# کتاب النحو

یعنی

عربی زبان کے علم نحو پر ایک نئی طرز کا رسالہ

مع کثیر التعداد امثلہ مشق و سوالات امتحانی و ترکیب و جملات


مؤلفہ

## حافظ عبد الرحمن صاحب امرتسری

مؤلف کتاب الصرف ۔ کتاب النحو عربی بول چال ۔ ہر دو حصہ ۔

الصدیق المرتضیٰ ۔ سفرنامہ بلاد اسلامیہ و سیاحت ہند



سنہ ۱۳۴۸ ف

# فہرست مضامین کتاب النحو

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

## دیباچہ طبع اوّل

**نحو جاننے کی ضرورت** عربی زبان ملک عرب میں تو ایک مدت دراز سے بولی جاتی تھی لیکن ساتویں صدی عیسوی میں جب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے تائید غیبی سے خدائے ذوالجلال کی وحدانیت کا اعلان کیا۔ اور اسی توحید کی اشاعت کا ذریعہ قرآن مجید قرار پایا تو عربوں کے علاوہ دیگر اقوام کو بھی اسکا سیکھنا ضروری ہو گیا۔ عربی چونکہ عربوں کی مادری زبان تھی اسلئے اکثر اشخاص اور خاصکر سمجھ دار آدمیوں کو فہم قرآن میں کوئی دقت نہ ہوتی تھی وہ اس زبان کو کسی قاعدہ و قانون سیکھنے کے بغیر سمجھتے تھے اور لطف سخن کا مذاق حاصل کرتے تھے۔ مگر جب اسلام نے عرب کی سرزمین سے قدم باہر رکھا اور خصائص انسانی کی اجنبیت غیر قوموں کے واسطے فہم قرآن میں سد راہ ہوئی بلکہ انکے میل ملاپ سے بعض عام عربوں کی بولچال میں بھی کبھی کبھی لحن (غلطی اعراب) واقع ہونا شروع ہوا تو علما کو اس زبان کے قواعد جمع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جو بعد میں **صرف و نحو** کے نام سے مشہور ہوئے۔

**نحو کے ابتدائی قواعد** مورخین نے قواعد نحو کا جامع ابوالاسود دؤلی کو قرار دیا ہے جسکو علیؓ مرتضیٰ نے پہلی صدی ہجری میں چند قواعد بتلائے تھے۔ ان قواعد کی بنیاد قدرت کے موجودات اور اُن کی حرکات پر قائم کی گئی۔ چنانچہ مفردات کی نسبت آپ نے کہا الکلام کلّہ ثلاث اسمٌ و فعلٌ و حرفٌ۔ فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبأ عن حرکۃ المسمی۔ والحرف ما انبأ عن معنی لیس باسم ولا فعلٍ پھر مسمی اور اُسکی حرکات سے جو کاروبار ظہور میں آتے ہیں۔ اُنکی شناخت کی اس طرح رہنمائی کی کلُّ فاعلٍ مرفوعٌ و کلُّ مفعولٍ منصوبٌ و کلُّ مضافٍ الیہ مجرورٌ مورخین کا اعتماد تو اسی روایت پر ہے مگر مغنی اللبیب کی ایک شرح الشرح

جو حال ہی میں مصر سے چھپ کر آئی ہے۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ قواعدِ نحویہ فراہم کرنے کی بنیاد عمر فاروقؓ کے زمانے سے شروع ہو گئی تھی۔
اسکی اصلیت یوں بیان کیگئی ہے کہ لوگ ایک شخص کو عمر فاروقؓ کے پاس پکڑ لائے جو آیۃ اِنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَ رَسُوْلُہٗ میں لفظ رسولہ کو لام کے زیر سے پڑھتا تھا۔ جب اُس سے وجہ پوچھی گئی تو اُس نے کہا مجھے مدینہ کے ایک آدمی نے اسی طرح پڑھایا ہے اسپر ابوالاسود دُؤلی کو بُلاکر قواعد نحو کے جمع کرنیکا حکم دیا
حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان کی بولچال کچھ ایسے انداز پر واقع ہوئی ہے کہ کلمات کے آخر میں زیر کی جگہ پیش اور پیش کی جگہ زیر پڑھنے سے فقرے کے معنے کچھ سے کچھ ہو جاتے ہیں۔ عام لوگوں کا تو کیا ذکر ہے ولید بن عبدالملک جو عرب کی نسل سے پہلی صدی ہجری کے آخر میں ایک مشہور خلیفہ گزرا ہے۔ اُسکو اعرابی غلطی کے باعث بارہا ندامت اُٹھانی پڑی۔ ایک اعرابی کے ساتھ خلیفہ کی جو گفتگو مجمع عام میں ہوتی وہ پڑھنے کے لائق ہے۔ اعرابی نے خلیفہ سے اپنے داماد کی شکایت کی۔ خلیفہ نے کہا مَا شَانَكَ (تجھ میں کیا برائی ہے) اُس نے کہا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْنِ میں برائی سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ یہ حال دیکھ کر ولید کے بھائی سلیمان نے کہا خلیفہ صاحب کہتے ہیں مَا شَانُكَ (تیرا کیا حال ہے) اعرابی نے کہا ظَلَمَ عَلَیَّ خَتَنِیْ (میرے داماد نے مجھ پر ظلم کیا ہے) ولید نے کہا مَنْ خَتَنَكَ (تیری ختنہ کس نے کی ہے) اعرابی نے کہا کسی حجام نے کی ہوگی سلیمان نے پھر تصحیح کر کے کہا مَنْ خَتَنُكَ (تیرا داماد کون ہے) دیکھو ان فقروں میں پیش کی جگہ زبر پڑھنے سے مطلب اور کا اور ہو گیا۔
غرض ان خصوصیات کی بنا پر عجمیوں بلکہ کم فہم عربوں کو بھی قواعد صرف و نحو کا جاننا باعث بصیرت سمجھا گیا ہے۔ ان علوم کے ابتدائی قواعد تو اسی قدر تھے جو ابوالاسود دُؤلی سے منقول ہوئے۔ مگر دوسری صدی ہجری کے اندر اندر خلیل اور سیبویہ نے بصرہ میں کسائی اور فراء نے کوفہ میں عربی زبان کے محاورات کا تتبع کر کے قواعد زبان کو اس جامعیت کے ساتھ وسعت دی کہ صرف و نحو اور

زبانداںی کے اندر نہ سیبوں کتابیں اُن دنوں میں تصنیف ہوگئیں۔ اور اِس وقت تو اُن کی تعداد سینکڑوں سے بھی بڑھی ہوئی ہے ؛

عربی زبان کا مخزن علوم ہونا

عربی کا ابتدائی زمانہ کچھ عربیت ہی کی ترقی کے واسطے مختص نہ تھا بلکہ عام طور پر عربی زبان علمی زندگی کے واسطے ابرِ رحمت کا ایک نمونہ تھا خلفاے عباسیہ کی کوشش سے بغداد میں اور خلفاے بنی امیہ کی سعی سے اندلس میں علوم حکمیہ اور فنون ادبیہ نے وہ ترقی کی کہ یونان مصر فارس اور ہند تک کے دفینوں سے جو کچھ اُن کے ہاتھ لگا ایک دفعہ سب کو عربی کا لباس پہنا دیا۔ اسکے سوا اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے علوم میں اور ممالک بعیدہ کی سیر و سیاحت سے جغرافیہ و تاریخ میں معلومات مفیدہ کا اضافہ کیا کہ آج تک عربی زبان کے عالم اسلامی دنیا کے سوا فرانس۔ انگلستان اور جرمنی میں بھی موجود ہیں جو باوجود اختلاف مذاہب اور اختلاف زبان کے عربی اور اُسکے علوم کو ایک خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پس یہ دوسرا رتبہ ہے جو عربی زبان کو روئے زمین کی نامور زبانوں کے مقابلہ میں حاصل ہے ؛

عربی زبان کی وسعت الفاظ

عربی زبان کو مخزن علوم و فنون ہونیکے علاوہ ایک خصوصیت یہ حاصل ہے کہ اس میں الفاظ کی وسعت بہت ہے۔ مختلف چیزوں کے نام۔ اُنکے رنگوں و قسموں اور اوصاف متعددہ کے باعث سینکڑوں بلکہ ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں۔ چنانچہ شہد کے واسطے اسی نام ہیں۔ اور اژدہے کے دوسَو۔ اور شیر کے پانسو نام اور اونٹ و شراب کے ہزار ہزار نام اور تلوار کے قریباً چار ہزار۔ اس وسعت لسانی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج علوم و فنون کے ترجمہ کے متعلق اُردو میں جس قدر نئی اصطلاحات بہم پہنچائی جانیکی ضرورت پیش آتی ہے عربی زبان کا دامن اُن سبکے واسطے نہایت فراخ ہے۔ ریاضی۔ طبعی۔ فلسفہ۔ قانون۔ طب۔ جغرافیہ اور تاریخ کے جسقدر الفاظ اُردو میں مستعمل ہیں وہ سب عربی سے ماخوذ ہیں۔

ہندوستانیوں کو عربی زبان جاننے کی ضرورت

اس وقت ہندوستان میں عربی زبان

کہیں بولی نہیں جاتی۔ نہ وہ [illegible] کا ذریعہ ہے اور نہ حکام وقت کے
دفاتر میں عام طور پر کچھ کام آسکتی ہے مگر مسلمانوں کو اس زبان سے مذہبی
لگاؤ ایسا لگا ہوا ہے کہ اس گئی گزری حالت میں بھی عربی کی سینکڑوں کتابیں
انہوں نے اپنے ذاتی شوق سے جاری کر رکھی ہیں۔ ہزاروں عالم اسکے دقائق سمجھنے
والے موجود ہیں۔ کوئی شہر ایسا کم ہوگا جس میں ہزار بارہ سو شریف مسلمانوں
کی بستی ہو اور وہاں کی خاک پاک سے ایک دو عالم ظہور پذیر نہ ہوئے ہوں۔

**کتاب النحو لکھنے کی ضرورت**

مسلمانوں کی مقدس کتاب کا عربی میں ہونا۔ ہر قسم کے
علوم وفنون کا اس میں پایا جانا۔ اصطلاحات جدیدہ کی ہمرسانی میں اس سے
مدد لینا۔ یہ سب ایسے امور ہیں جو مجھ کو عربی نحو لکھنے کا باعث ہوئے ہیں عربی زبان
میں نحو کی مجمل اور مفصل کتابیں تو بیشمار موجود ہیں لیکن اردو خوانوں کو ابتداءً ان کا
پڑھنا دشوار ہے۔ اس واسطے اس کتاب میں یہ لحاظ رکھا گیا ہے کہ ہدایۃ النحو
اور اس سے فروتر رسالوں کے اکثر مضامین در کافیہ و فوائد صمدیہ کے خاص
خاص مسئلے ایک مناسب ترتیب کے ساتھ اس میں آجائیں اور طرز بیان ایسا
سہل رکھا ہے کہ ہر ایک اردو خوان اسکو پڑھ سکے قواعد نحویہ کی مشق اور اجرا
میں مہارت پیدا کرنے کے واسطے ایک سلسلہ مشقی سوالات کا دیا ہے اور
اس میں زیادہ تر قرآن مجید کی آیتیں لکھی گئی ہیں کچھ فقرات کو بگاڑ کر لکھا ہے
تاکہ طلبا اپنی زور طبیعت سے ان کو درست کریں۔ غالباً اس سے پہلے
اس ترتیب اور سہولت اور جامعیت کی کوئی کتاب اردو میں نہیں لکھی گئی
خاتمہ کتاب میں ایک ضمیمہ محاورات روزمرہ کا سلسلہ وار درج کیا گیا
ہے جو موجودہ عربی زبان کی بول چال سیکھنے میں بہت کچھ رہنمائی کا
ذریعہ ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# کتاب النحو

## سبق نمبر (۱)

**نحو کی تعریف** نحو وہ علم ہے جس سے اسم فعل اور حرف کو باہم ترکیب دینے اور اُن کے آخر کے حالات جاننے کی کیفیت معلوم ہو۔

**فائدہ** اس علم کا یہ ہے کہ انسان روزمرہ کی بول چال اور تحریر عبارات میں ہر ایک قسم کی خطائے ترکیبی سے محفوظ رہے۔

**لفظ کی تعریف و تقسیم** جو بول انسان کے منہ سے نکلے۔ اسکو لفظ کہتے ہیں۔ پھر لفظ با معنے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مفرد دوسری مرکب۔

مفرد وہ اکیلا لفظ ہے جو اپنے معنے دے۔ اس کو کلمہ کہتے ہیں اور اس کی تین قسمیں ہیں (۱) اسم (۲) فعل اور (۳) حرف۔ جیسا کہ کتاب الصرف میں مذکور ہو چکا ہے۔

مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے مل کر بنے۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ مفید اور غیر مفید۔

مرکب مفید وہ ہے کہ جب متکلم بات کر کے چپ ہو جائے تو سننے والے کو کسی واقعہ کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو اس کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ جیسے جَآءَ زَیْدٌ (زید آیا) جِئْ بِالْمَآءِ (پانی لاؤ) پہلے جملہ سے سامع کو زید کے آنے کی اطلاع اور دوسرے جملہ سے متکلم کے پانی مانگنے کی خواہش معلوم ہوتی ہے۔

مرکب غیر مفید وہ ہے جس سے سننے والے کو خبر یا طلب کا فائدہ حاصل نہ ہو بلکہ کسی اور چیز کے سننے کا انتظار باقی رہے۔ اس کو مرکب ناقص بھی کہتے ہیں۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام)۔

## سبق نمبر (۳ و ۴)

**کلام کی تعریف و تقسیم** کلام ان دو مرکب کلموں کو کہتے ہیں جن میں اسناد یعنے فائدہ بخش نسبت پائی جائے جس کلمے کی طرف نسبت کریں اسکو مسند الیہ کہتے ہیں اور جس کو نسبت کریں۔ اس کو مسند۔ یہ کلمے یا تو دونوں اسم ہونگے یا ایک اسم اور ایک فعل۔

دیکھو زَیْدٌ کَاتِبٌ (زید نویسندہ ہے) ایک کلام ہے۔ اسکے دونو جزو اسم ہیں پہلا مسند الیہ اور دوسرا مسند۔ اس کو جملۂ اسمیّہ کہتے ہیں۔

ایسا ہی قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہے) ایک کلام ہے۔ اسکا پہلا جزو فعل اور دوسرا اسم۔ فعل مسند اور اسم مسند الیہ کہلاتا ہے اسکو جملۂ فعلیہ کہتے ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ مسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے اور مسند کبھی اسم۔ کبھی فعل۔ حرف کو نہ مسند ہونے کی صلاحیّت ہے نہ مسند الیہ ہونے کی۔

**مرکبِ غیر مفید کی تقسیم** مرکبّ غیر مفید یا ناقص کی کئی قسمیں ہیں۔

۱۔ مرکبّ اضافی۔ جس میں پہلا اسم مضاف اور دوسرا مضافٌ الیہ ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام)۔

۲۔ مرکبّ توصیفی۔ جس میں پہلا اسم موصوف اور دوسرا صفت ہو۔ جیسے رَجُلٌ فَاضِلٌ۔

ان کے سوا اور بھی کئی قسمیں مرکب غیر مفید کی ہیں جنکا بیان آگے مذکور ہوگا (دیکھو صفحہ ۴۶)

**کلمات ثلاثہ کے خواص** کوئی جملہ دو لفظوں سے کم نہیں ہوتا۔ خواہ لفظاً ہو۔ جیسے اوپر مذکور ہوا۔ یا تقدیراً۔ جیسے اِضْرِبْ کہ اَنْتَ اس میں دوسرا کلمہ مستتر ہے اور اس سے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ پس جب جملہ میں دو سے زیادہ کلمات ہوں تو اسم فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے تمیز کرنا اور انکی حالتوں اور باہمی تعلقات کا جاننا ضروری ہے تاکہ مسند اور مسند الیہ کی شناخت ہو سکے۔

اسم کا خاصہ یہ ہے کہ الف لام یا حرف جر اس کے اول میں داخل ہو۔ جیسے اَلرَّجُلُ - بِزَیْدٍ یا تنوین اُس کے آخر میں ہو جیسے زَیْدٌ یا مضاف ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ، یا مسند الیہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ، یا موصوف ہو جیسے رَجُلٌ عَاقِلٌ یا تثنیہ ہو۔ جیسے رَجُلَانِ یا جمع ہو۔ جیسے رِجَالٌ یا منسوب ہو۔ جیسے بَغْدَادِیٌّ - یا مصغر ہو۔ جیسے قُرَیْش، یا تاء تانیث متحرک آخر میں آئے۔ جیسے مُسْلِمَةٌ۔

فعل کا خاصہ یہ ہے۔ کہ قد یا س یا سوف اُس کے اول میں آئے جیسے قَدْ ضَرَبَ۔ سَیَضْرِبُ۔ سَوْفَ یَضْرِبُ، یا اس کے آخر میں جزم ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ یا مسند ہو۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ یا ضمیر مرفوع متصل اس سے ملے جیسے ضَرَبْتُ یا تاء تانیث ساکن لاحق ہو۔ جیسے ضَرَبَتْ :-

حرف کا خاصہ یہ ہے کہ اسم یا فعل کی کوئی علامت اُس میں نہ ہو اور دو اسموں یا ایک اسم اور فعل میں ربط کا کام دے جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ۔ کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ

## سوالات

(۱) نحو کے جاننے سے کیا مراد ہے؟
(۲) ایک کلمہ کو دوسرے کلمے کے ساتھ ترکیب دینے سے جملہ کب بنتا ہے؟
(۳) جملہ اسمیّہ اور فعلیّہ میں کیا فرق ہے؟
(۴) غُلَامٌ عَاقِلٌ اور غُلَامُ عَاقِلٍ میں تمہارے نزدیک کچھ فرق ہے یا نہیں
(۵) اسم اور فعل کی خاصیتوں کا فرق مقابلے کے طور پر بیان کرو؟
(۶) حرف کیا کام دیتا ہے۔

فقرات ذیل کو پڑھو اور اُن کے معانی پر غور کر کے کلمات ثلثہ کو علیحدہ علیحدہ مع وجوہات بیان کرو۔

(۱) اَلْاِنْصَافُ رَاحَةٌ۔ (۲) سَیَصْلٰی نَارًا۔
(۳) هِنْدٌ قَائِمَةٌ۔ (۴) اِنْصَرَفَ عَنْهُ اَصْحَابُهٗ۔
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔ (۶) لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

# سبق نمبر (۴)

**معرب اور مبنی کا بیان** آخر کی تبدیلی کے لحاظ سے کلمات کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) **معرب** وہ کلمہ ہے جو ماضی امر حاضر اور حرف سے مشابہ نہ ہو اسکے آخر میں ہمیشہ تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے یعنے کسی حالت میں ضمہ کسی حالت میں فتحہ اور کسی حالت میں کسرہ آتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ - رَأَیْتُ زَیْدًا - ذَھَبْتُ اِلیٰ زَیْدٍ ان مثالوں میں زید معرب ہے - جس کے آخر تین حالتوں میں تین مختلف حرکتیں پیدا ہوئیں ؛

(۲) **مبنی** وہ کلمہ ہے جو حرف سے مشابہ ہو - اور اس کے آخر میں تغیر نہیں ہوتا - یعنے کسی حالت میں بجائے ضمّہ کے فتحہ یا بجائے فتحہ کے کسرہ نہیں آتا - جیسے جَاءَ ھٰؤُلَاءِ - رَأَیْتُ ھٰؤُلَاءِ ذَھَبْتُ اِلیٰ ھٰؤُلَاءِ ان مثالوں میں ھٰؤُلَاءِ مبنی ہے - جس کا آخر تمام حالتوں میں یکساں ہے ؛

**معرب** اور مبنی کی بابت مختصراً یوں سمجھنا چاہیئے

معرب آں باشد کہ گردد بار بار  مبنی آں باشد کہ ماند برقرار

**تنبیہ** اسماء بیشتر معرب اور تھوڑے مبنی ہیں - فعلوں میں صرف مضارع معرب ہے - ماضی اور امر مبنی اور حرف سب مبنی ہیں - اس جگہ اسم معرب کے احکام لکھے جاتے ہیں - فعل کے احکام اپنے موقع پر درج ہوں گے ؛

**اعراب کا بیان** اعراب وہ شے ہے جس سے معرب کا آخر مختلف ہو جس چیز سے یہ اختلاف پیدا ہو - اُس کو **عامل** کہتے ہیں - اسم کے تین اعراب ہیں - رفع - نصب اور جر جس اسم پر رفع ہو اس کو مرفوع جس پر نصب ہو اس کو منصوب اور جسکو جر ہو اُس کو مجرور کہتے ہیں - امثلہ ذیل میں اسم کے عامل اور اعراب پر غور کرو :-

حالتِ رفعی جَاءَ زَیْدٌ اس میں جاء عامل اور زید کا اعراب رفع ہے ؛

حالتِ نصبی رَأَیْتُ زَیْدًا اس میں رَأَیْتُ عامل اور زید کا اعراب نصب ہے ؛

حالتِ جری ذَھَبْتُ بِزَیْدٍ اس میں بِ عامل اور زید کا اعراب جر ہے ؛

**فائدہ** معرب اور مبنی کی آخری حالت ظاہر کرنے کا طریق عام طور پر ایک ہے مگر حرکات کے ناموں میں فرق ہے - یہ حرکتیں جب معرب کو آئیں تو ان کو رفع نصب اور جر کہتے ہیں - اور جب مبنی کے آخر میں آئیں - تو ضمہ - فتحہ اور کسرہ کہلاتی ہیں ؛

## سبق نمبر (۵ و ۶)

**اعراب کی قسمیں** اسم معرب کا اعراب کبھی بالحرکتہ ہوتا ہے۔ یعنے پیش زبر اور زیر سے اور کبھی بالحرف یعنے و۔ الف اور ی سے۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) اسم مفرد صحیح* اور جاری مجرای صحیح اور جمع مکسر کا رفع پیش سے۔ نصب زبر سے اور جر زیر سے ہوتا ہے:

| | حالت رفعی | حالت نصبی | حالت جری |
|---|---|---|---|
| اسم مفرد صحیح | هٰذَا زَیْدٌ | رَأَیْتُ زَیْدًا | مَرَرْتُ بِزَیْدٍ |
| جاری مجرای صحیح | هٰذَا دَلْوٌ | رَأَیْتُ دَلْوًا | مَرَرْتُ بِدَلْوٍ |
| | هٰذَا ظَبْیٌ | رَأَیْتُ ظَبْیًا | مَرَرْتُ بِظَبْیٍ |
| جمع مکسر | هٰذِهٖ رِجَالٌ | رَأَیْتُ رِجَالًا | مَرَرْتُ بِرِجَالٍ |

(۲) تثنیہ۔ جیسے رجلان یا مشابہ تثنیہ لفظاً جیسے اثنانِ یا مشابہ تثنیہ معنے جیسے کلا ان کا رفع الف سے۔ نصب و جری ماقبل مفتوح سے آتا ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| تثنیہ | جاءَ رَجُلَانِ | رأیتُ رجلین | مررتُ برجلین |
| مشابہ تثنیہ | جاءَ اثنان | رأیتُ اثنین | مررتُ باثنین |
| | جآءَ کلاهما | رأیتُ کِلَیْهِمَا | مررتُ بکلیهما |

تنبیہ واضح ہو کہ کلا ہمیشہ ضمیر کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے:

(۳) جمع مذکر سالم۔ جیسے مسلمون یا مشابہ جمع لفظاً۔ جیسے عشرون یا مشابہ جمع معنے جیسے اولو۔ ان کا رفع واو ماقبل مضموم سے نصب جری یائے ماقبل مکسور سے آتے ہیں

| | | | |
|---|---|---|---|
| جمع مذکر سالم | جاءَ مُسْلِمُوْنَ | رأیتُ مُسْلِمِیْنَ | مررتُ بمسلمِیْنَ |
| مشابہ جمع مذکر | جآءَ عشرُوْن | رأیتُ عشرِیْنَ | مررتُ بعشرِیْن |
| | جاءَ اولو مالٍ | رأیتُ اولی مَالٍ | مررتُ باولی مال |

(۴) جمع مؤنث سالم۔ اس کا رفع پیش سے۔ نصب و جر زیر سے ہوتا ہے جیسے

| | | |
|---|---|---|
| جاءَنی مسلماتٌ | رأیتُ مُسْلِماتٍ | مررتُ بمسلماتٍ |

* نحویوں کی اصطلاح میں صحیح اُسے کہتے ہیں جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے زیدٌ اور جاری مجری صحیح وہ جس کے آخر و۔ ی ماقبل ساکن ہو۔ جیسے دَلْو (ڈول) ظَبْیٌ (ہرن)

تنبیہ۔ تفصیل مندرجہ ذیل پر غور کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ واحد تثنیہ اور جمع کی اعرابی حالتوں میں تبدیلی کس طرح ہوتی ہے۔

**مذکر**

| | حالتِ رفعی | حالتِ نصبی | حالتِ جری |
|---|---|---|---|
| واحد | مسلمٌ | مسلماً | مسلمٍ |
| تثنیہ | مسلمان | مسلمَین | |
| جمع | مسلمون | مسلمِین | |

**مؤنث**

| | حالتِ رفعی | حالتِ نصبی | حالتِ جری |
|---|---|---|---|
| واحد | مسلمةٌ | مسلمةً | مسلمةٍ |
| تثنیہ | مُسلمتان | مسلمتین | |
| جمع | مُسلماتٌ | مسلماتٍ | |

(۵) مندرجہ ذیل چھ اسم[1] اَبٌ (باپ) اَخٌ (بھائی) حَمٌ (دیور) ھَنٌ (شرم گاہ) فَمٌ[2] (منہ) ذُو (صاحب) جب یائے متکلم کے سوا کسی اور کلمہ کی طرف مضاف ہوں۔ تو ان کا رفع واؤ ماقبل مضموم سے نصب الف سے اور جری یا ماقبل مکسور آتے ہیں:

| | حالت رفعی | حالت نصبی | حالت جری |
|---|---|---|---|
| اَبٌ ...... | ھذا ابوك | رأیت اباك | مررت بابیك |
| فَمٌ ...... | ھذا فوك | رأیت فاك | وضعتُ فی فیك |
| ذُو ...... | ھذا ذو مالٍ | رأیت ذا مالٍ | مررت بذی مالٍ |

(۶) اسم مفرد غیر منصرف کا رفع پیش سے۔ نصب اور جر زبر سے ہوتا ہے۔

| جاءنی احمدُ | رأیت احمدَ | مررت باحمدَ |
|---|---|---|

(۷) اسم منقوص یعنی وہ اسم جس کے آخر میں یائے ماقبل مکسور ہو۔ اُس کا رفع ضمہ تقدیری سے اور جر کسرہ تقدیری سے اور نصب فتحۂ لفظی سے آتے ہیں۔ تقدیری کے یہ معنے ہیں۔ کہ اعراب کی علامت لفظوں میں نہ ہو:—

| جاءنی القاضی | رأیت القاضیَ | مررت بالقاضی |
|---|---|---|

(۸) اسم مقصور یعنی وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو اور نیز وہ اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔ اُن کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری آتا ہے:—

| | | | |
|---|---|---|---|
| اسم مقصور | جَاءَنی موسیٰ | رأیتُ موسیٰ | مررتُ بموسیٰ |
| مضاف یائے متکلم | جَاءَنی غلامی | رأیتُ غلامی | مررتُ بغلامی |

۱؎ نحوی ان کو اسمائے ستہ مکبرہ کہتے ہیں یعنی ایسے چھ اسم جو مصغر نہ ہوں:۔ ۲؎ فم کا میم واو سے بدل

## سبق نمبر (۷ و ۸)

منصرف وغیر منصرف کا بیان اسم معرب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک منصرف جس میں نہ تو دو سبب منجملہ[1] نو اسباب کے ہوں اور نہ ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو سکے اسکے آخر میں حرکات ثلاثہ اور تنوین آتی ہے۔ جیسے زَیْدٌ دوسرا غیر منصرف جس میں دو سبب منجملہ نو اسباب کے ہوں یا ایک جو قائم مقام دو کا ہو۔ اس کے آخر میں کسرہ و تنوین نہیں آتی۔ اور کسرہ کے مقام پر ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ عُمَرُ۔ رَاَیْتُ عُمَرَ۔ مَرَرْتُ بِعُمَرَ ؀

اسباب منع صرف کا بیان یہ نو سبب ہیں عدل۔ وصف۔ تانیث۔ معرفہ۔ عجمہ۔ جمع۔ ترکیب۔ الف نون زائدہ۔ وزن فعل ان کا بیان حسب ذیل ہے:۔

**عدل** وہ اسم ہے جو اصلی صیغہ سے بغیر کسی قاعدہ صرفی کے نکالا گیا ہو۔ کبھی تو عدد سے نکالا جاتا ہے۔ جیسے ثُلٰثُ و مَثْلَثُ کہ ہر ایک کے معنے ہیں تین تین اور قیاس یہ تھا کہ ان کے معنے صرف تین ہوتے اس سے معلوم ہوا کہ اصل میں ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌ تھا۔ کیونکہ معنے کا تکرار لفظ کے تکرار پر وکالت کرتا ہے۔ اس کو **عدل تحقیقی** کہتے ہیں اور اس میں دوسرا سبب صفت ہے کبھی عدلی کا وزن اسم سے نکالا جاتا ہے۔ جیسے عُمَرُ و زُفَرُ کہ یہ اسم عرب میں غیر منصرف استعمال ہوئے ہیں اور سوائے علمیت کے اور کوئی علت منع صرف کی ان میں نہیں۔ اس واسطے ان کو عامر اور زافر سے معدول مان لیا ہے۔ اس کو **عدل تقدیری** کہتے ہیں ؀

**صفت** جو اصل میں وصفی معنے کے واسطے وضع کی گئی ہو۔ جیسے اَحْمَرُ (سرخ رنگ) اَسْوَدُ (سیاہ رنگ) اس میں دوسرا سبب وزن فعل ہے ؀

**تانیث** ہر علم کے آخر میں ۃ تانیث لفظاً ہو۔ جیسے طَلْحَۃُ (نام مرد) مَکَّۃُ (نام شہر) یا اس میں تانیث معنوی ہو۔ اور کلمہ تین حرف سے زائد یا متحرک الاوسط ہو۔ جیسے زَیْنَبُ (نام عورت) سَقَرُ (نام دوزخ) یا تانیث الف مقصورہ کے ساتھ ہو۔ جیسے حُبْلٰی وزن حاملہ یا الف ممدودہ کیساتھ جیسے صَحْرَاءُ (جنگل) ان میں سے تانیث بالالف قائم مقام دو سببوں کے ہوتی ہے ؀

---

[1] نحوی ان کو اسباب تسعہ منع صرف کہتے ہیں

**معرفہ** صرف وہ اسم ہے جس میں علمیت پائی جائے۔ جیسے زَیْنَبُ اس میں دوسرا سبب تانیث ہے ؛

**عجمہ** جو اسم عربی کے سوا دوسری زبان میں علم ہو اور تین حرف سے زائد ہو جیسے اِبْرَاهِیْمُ (نام پیغمبر) یا ثلاثی متحرک الاوسط ہو۔ جیسے شَتَرُ (نام قلعہ، یار بکر) ؛

**فائدہ** جو مؤنث ثلاثی ساکن الاوسط غیر عجمی ہو۔ اس کو منصرف و غیر منصرف دونو طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے هِنْدُ و هِنْدُ (نام عورت) اگر عجمہ ہو تو پھر ضرور غیر منصرف ہوگا۔ جیسے مَاهُ جُوْرُ (ملک عجم میں دو شہروں کے نام ہیں) ؛

**جمع** جو منتہے الجموع کے وزن پر ہو یعنے ایسی جمع جس کے پہلے دو حرف مفتوح اور تیسری جگہ الف ہو جیسے مَسَاجِدُ و مَصَابِیْحُ یہ جمع قائم مقام دو سببوں کے ہے لیکن اگر آخر میں ۃ ہو جیسے صَیَامِلَۃٌ و بَرَامِکَۃٌ تو پھر یہ جمع غیر منصرف نہ ہو گی ؛

**ترکیب** یعنے وہ دو کلمے جو اضافت اور اسناد کے بغیر مرکب ہو گئے ہوں جیسے بَعْلَبَكُّ (نام شہر) کہ بعل اور بک سے مرکب ہے اس میں دوسرا سبب علمیت ہے ؛

**الف و نون زائدہ** جب علم کے آخر میں ہو جیسے عُثْمَانُ یا اُس صفت کے آخر میں ہو جو فَعْلَان کے وزن پر ہے اور اُس کی مؤنث میں ۃ نہ ہو جیسے سَکْرَانُ (متوالا) یا ایسا اسم ہو۔ کہ اس کی مونث ہی نہیں۔ جیسے رَحْمٰنُ ؛

**وزن فعل** ہر اسم جو فعل کے وزن خاص پر ہو۔ جیسے دُئِلُ (نام قبیلہ) شَمَّرَ (نام اسپ) یا مضارع کا کوئی حرف اس سے پہلے آئے جیسے اَحْمَدُ (نام مرد) تَغْلِبُ (نام قبیلہ) اس میں دوسرا سبب علمیت ہے ؛

**تنبیہ** منجملہ اسباب منع صرف کے پانچ سبب اسم نکرہ میں پائے جاتے ہیں ؛ عدل تحقیقی۔ وزن فعل۔ تانیث بالالف۔ منتہی الجموع۔ فَعْلَان صفتی جس کی مؤنث فَعْلَانَۃ نہ ہو۔ اور چھ سبب معرفہ میں پائے جاتے ہیں۔ عدل تقدیری۔ تانیث بالتاء۔ عجمہ۔ ترکیب۔ وزن فعل۔ فَعْلَان جب کہ علم ہو ؛

**فائدہ** ہر اسم غیر منصرف جب کہ اس پر الف لام آئے یا دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو۔ تو اُس کو کسرہ دیا جاتا ہے۔ جیسے ذَهَبْتُ اِلٰی مَسَاجِدِكُمْ وَاِلَی الْمَسَاجِدِ ؛

# سبق نمبر(۹)

## سوالات

الف (۱) اعراب کسے کہتے ہیں اور اُس کی کتنی قسمیں ہیں ؟

(۲) مبنی اور معرب میں کیا فرق ہے ؟

(۳) غیر منصرف کسے کہتے ہیں اور اُس کو کیا اعراب آتا ہے ؟

(۴) صرفیوں اور نحویوں نے صحیح کی تعریف میں کیا فرق رکھا ہے ؟

(۵) قاضی کا اعراب رفعی اور نصبی حالت میں کس طرح آئے گا ؟

ب فقرات ذیل کا ترجمہ کرو۔ اور جن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے۔ اُن کے اعراب کی تشریح کرو :۔

(۱) رَأَیتُ مُسلِمَاتٍ - ذَھَبتُ بِعُمَرَ - جاء غُلَامِی ؞

(۲) ذھب اثنانِ - کانتا تحت عبدین - خرجت بکلیھما ؞

(۳) لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء - وکان بالمؤمنین رحیما ؞

(۴) کان ابوھما صالحًا - جاؤا اباھم عشاءً - ارجعوا الی ابیکم ؞

(۵) حکی ان رجلا سمی احمد دخل فی بیت امرأۃ فقالت انصرف انصرف - فقال الرجل انا احمد واحمد لا ینصرف فقالت نعم اذا الکوا الصرف ؞

ج۔ ان فقرات کے اعرابوں کو صحیح کرو :۔

(۱) ھنّ مسلماتٍ - مررت باحمدٍ - رأیت غلامی ؞

(۲) جاء اباھما - رأیت ابیھم - ذھبت بابوك ؞

(۳) جاء الرجلین رأیتُ الرجلان - مررتُ بکلاھما ؞

(۴) یا عمّ ورمت رِجلیهِ - ثُمَّ قَالَ وصل الورم الی رُکبتاہُ ؞

# سبق نمبر (۱۰ و ۱۱)

## جملہ اسمیہ کا بیان

جملہ اسمیہ وہ ہے جس کا پہلا جزء اسم ہو جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ کہ اس میں زَیْدٌ مسند الیہ ہے۔ اور اس کو مبتدا کہتے ہیں۔ کَاتِبٌ مسند اور اس کو خبر کہتے ہیں۔

مبتدا اور خبر دونو مرفوع ہوتے ہیں۔ اور ان کا عامل* (رافع) ہمیشہ معنوی ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ میں سے ہر ایک مرفوع ہے اور ان کا عامل لفظوں میں کوئی نہیں ہے۔

## (مبتدا اور خبر کے احکام)

مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔ یا نکرہ مخصوصہ۔ صرف نکرہ کبھی مبتدا نہیں ہو سکتا خبر اکثر نکرہ اور کبھی معرفہ بھی ہوتی ہے۔ ذیل کی مثالوں میں مبتدا پر غور کرو

۱۔ معرفہ کے مبتدا ہونے کی مثالیں:۔

زَیْدٌ کَاتِبٌ اس میں زید مبتدا معرفہ ہے۔

اَلْعَدْلُ مَحْمُوْدٌ (انصاف پسندیدہ ہے) اس میں العدل مبتدا معرفہ ہے

۲۔ نکرہ مخصوصہ کے مبتدا ہونے کی مثالیں:۔

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ (بیشک مومن غلام مشرک سے بہتر ہے)

ان میں عبد نکرہ وصفیت سے خاص ہو گیا۔

اَرَجُلٌ فِی الدَّارِ اَمْ امْرَأَةٌ (اس گھر میں مرد ہے یا عورت) اس میں رجل نکرہ تقسیم سے خاص ہو گیا ہے

مَا اَحَدٌ خَیْرٌ مِّنْكَ (تم سے بہتر کوئی نہیں) اس میں احد نکرہ نفی کے تحت میں آنے سے خاص ہو گیا

سَلَامٌ عَلَیْكَ اصل میں تھا سَلَامِیْ عَلَیْكَ (تم پر میرا سلام ہو) اس میں سلام یائے متکلم کی طرف مضاف ہونے سے خاص ہو گیا۔

۳۔ خبر عموماً مفرد ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں مذکور ہوا اگر کبھی جملہ بھی آجاتی ہے اس صورت میں ایک ضمیر بارز یا مستتر اکثر مبتدا کی طرف اس میں راجع ہوتی ہے جیسے

زَیْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ (زید کا باپ کھڑا ہے) اس میں ابوہ کی ضمیر بارز زید کی طرف راجع ہے۔

زَیْدٌ یَضْرِبُ (زید مارتا ہے) اس جگہ یضرب میں ضمیر مستتر ھو زید کی طرف عائد ہے۔

---

* عامل کی تعریف سبق نمبر ۲ میں مذکور ہو چکی ہے۔

۴۔ خبر جب اسم مشتق یا منسوب ہو تو تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں مبتدا کے موافق ہو گی۔
خبر مفرد مذکر کی مثال اَلرِّزْقُ مَقْسُوْمٌ (روزی بٹی ہوئی ہے)
خبر مفرد مؤنث „ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ (خدا کی زمین فراخ ہے)
خبر تثنیہ مذکر „ طَلْحَۃُ وَزُبَیْرٌ صَحَابِیَّانِ (طلحہ اور زبیر دونوں صحابی ہیں)
خبر جمع مذکر „ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ (مرد عورتوں پر حاکم ہیں)
خبر جمع مؤنث „ نِسَاءُ الْحَیِّ جَمِیْلَاتٌ (اس قبیلہ کی عورتیں خوبصورت ہیں)

۵۔ مفصلہ ذیل صورتوں میں مبتدا کا مقدم لانا واجب ہے:۔
(۱) مبتدا ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا ضرور ہے جیسے مَنْ اَبُوْكَ (تمہارا باپ کون ہے)
(۲) مبتدا اور خبر دونو معرفہ ہوں۔ جیسے زَیْدٌ اَخُوْكَ (زید تمہارا بھائی ہے)
(۳) مبتدا اور خبر تخصیص میں برابر ہوں۔ جیسے اَفْضَلُ مِنِّیْ اَفْضَلُ مِنْكَ (جو مجھ سے بہتر ہے وہ تم سے بھی بہتر ہے)
(۴) مبتدا کی خبر فعل واقع ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَامَ (زید کھڑا ہے)

۶۔ مفصلہ ذیل صورتوں میں خبر کی تقدیم واجب ہے:۔
(۱) خبر ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا واجب ہے جیسے اَیْنَ زَیْدٌ (زید کہاں ہے)
(۲) جبکہ خبر ظرف یا جار مجرور اور مبتدا نکرہ ہو۔ جیسے عِنْدِیْ مَالٌ۔ فِی الدَّارِ رَجُلٌ ۔
(۳) متعلق خبر کی ضمیر مبتدا میں ہو جیسے عَلَی التَّمْرَۃِ مِثْلُهَا زُبْدًا (چھوہارا پر اتنا ہی مکھن ہے)

۷۔ کبھی ایک مبتدا کی کئی خبریں بھی آجاتی ہیں۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ عَاقِلٌ ۔

۸۔ جب مبتدا میں شرط کے معنے پائے جائیں۔ تو خبر پرفَ لائی جاسکتی ہے جیسے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ (جو شخص نیک کام کرتا ہے اپنے فائدے کیلئے کرتا ہے)

۹۔ جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو اسکے پہلے کوئی فعل یا شبہ فعل مقدر مانا جاتا ہے جیسے۔ عِنْدِیْ مَالٌ اے موجودٌ۔ زَیْدٌ فِی الدَّارِ اے مستقرٌ ۔

۱۰۔ جب قرینہ پایا جائے۔ تو مبتدا کا حذف کرنا جائز ہے جیسے اَلْهِلَالُ وَاللّٰہِ اس جگہ ھٰذَا مبتدا محذوف ہے۔ یعنے خدا کی قسم یہ نیا چاند ہے ۔
اسی طرح کبھی خبر بھی محذوف ہوتی ہے جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ اس جگہ وَاقِفٌ خبر محذوف ہے یعنے میں باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں درندہ کھڑا تھا ۔

# سبق نمبر (۱۲)

## مشق جملہ اسمیہ

(۱) ان فقرات میں پہلے مُبتدا اور خبر کو پہچانو پھر اُردو میں اُن کا ترجمہ کرو۔ کلمات ربط (ہے۔ ہیں۔ ہوں) اپنی طرف سے بڑھاؤ:

اَللّٰہُ غَنِیٌّ۔ اَلشَّمْسُ طَالِعَۃٌ۔ اَلثَّوْبُ جَدِیْدٌ۔ اَلعِمَامَۃُ عَتِیْقَۃٌ۔ اَیْنَ بَیْتُ مَحْمُوْدٍ۔ مَنْ فِی الحَدِیقَۃِ۔ فِی السَّمَاءِ رِزْقُکُم۔ ابونا آدم۔

(۲) ان فقروں میں جو لفظ محذوف ہو اس کو ظاہر کرو۔

عندنا کتابٌ۔ من بالباب۔ نحن فوق الارض۔ انتم تحت السماء

(۳) زیدٌ قام ابوہُ میں خبر کونسی ہے؟ من جاء فلہ درھمٌ میں فَ کیسی ہے

(۴) نیچے کی مثالوں میں خبر کو درست کرو:۔

زَیْنَبُ صَالِحٌ۔ طَلْحَۃُ قَائِمَۃٌ۔ ھُمْ ظَالِمٌ۔ ھُوَ مُؤْمِنُوْنَ۔ نحن عالمین زینبُ ودقیۃٌ قاعداتٌ۔ رِجَالُ الحبش اسودُ:

(۵) فقرات ذیل کا عربی میں ترجمہ کرو۔ مُبتدا کو مقدم اور خبر کو مؤخر لاؤ۔ کلمات ربط (ہے۔ ہیں۔ ہوں) کا ترجمہ عربی میں کچھ نہیں ہوگا:

یہ کپڑا پرانا ہے۔ وہ پگڑی نئی ہے۔ تمہارا گھر دور ہے۔ میری کتاب اچھی ہے۔ آسمان ہمارے سر پر ہے۔ زمین اُن کے پاؤں کے نیچے ہے۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ احمد باغ میں کھڑا ہے۔ زینب دروازے پر بیٹھی ہے۔ خدا کی زمین فراخ ہے:

---

۱؎ زینب عورت کا نام ہے اور طلحۃ مرد کا نام ہے۔ اس لئے پہلے کی خبر صالحۃ اور دوسرے کی خبر قائم آئے گی:

۲؎ ھم جمع اور ھو مفرد ہے۔ اس لئے ھم کی خبر ظالمون اور ھو کی خبر مومن آئیگی

۳؎ زینب و رقیۃ تثنیہ ہیں اس لئے خبر قاعدتان آئے گی:

۴؎ رجال جمع ہے اس واسطے خبر سُوْدٌ آئے گی:

# سبق نمبر (۱۳ و ۱۴)

## نواسخ جملہ کا بیان

جملہ اسمیہ پر بعض قسم کے افعال اور حرف بھی داخل ہوتے ہیں۔ اس وقت مبتدا کو اُن کا اسم اور خبر کو اُن کی خبر کہتے ہیں۔ اور یہ سب نواسخ جملہ کہلاتے ہیں۔ ان کی پانچ قسمیں ہیں (۱) افعال ناقصہ (۲) افعال مقاربہ (۳) حروف مشبہ بالفعل (۴) ما و لا مشابہ بلیس (۵) لا نفی جنس ؛

**افعالِ ناقصہ** وہ فعل ہیں جو صرف فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بنتے بلکہ اُن کے فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت رہتی ہے۔ فاعل کو اسم اور صفت کو خبر کہتے ہیں۔ تمام افعالِ ناقصہ اور ان کے مشتقات اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ یہ تعداد میں تیرہ ۱۳ ہیں۔ اور استعمال کی صورت یہ ہے۔

كَانَ اپنے اسم کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرنے کے واسطے آتا ہے خواہ وہ خبر منقطع ہو جیسے كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا) خواہ دائمی ہو جیسے كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا (خدا علیم ہے) مضارع مجزوم کا نون حذف کرنے میں کان کو خصوصیت ہے جبکہ ضمیر منصوب اور ساکن سے متصل نہ ہو۔ جیسے لَمْ اَكُ بَغِيًّا (میں کبھی بدکار نہ تھی) کہ اصل میں لَمْ اَكُنْ تھا مگر لَمْ يَكُنْهُ اور لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ میں نون حذف نہ ہوگا کہ پہلی جگہ ضمیر منصوب سے اور دوسری جگہ ساکن سے متصل ہے ؛

صَارَ واسطے تبدیل حالت کے آتا ہے جیسے صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا (مٹی ٹھیکرہ بن گئی)

اَصْبَحَ و اَمْسٰى و اَضْحٰى تینوں فعل جملہ کے مضمون کو اپنے اپنے اوقات، یعنے صباح (صبح کا وقت) مساء (شام کا وقت) ضحٰے (چاشت کا وقت) کے مقارن کرنے کے واسطے آتے ہیں۔ جیسے اَصْبَحَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید صبح کے وقت کھڑا ہوا) باقی بھی اسی طرح ؛

ظَلَّ۔ بَاتَ جملہ کے مضمون کو اپنے دونوں وقتوں یعنے روز اور شب سے ملانے کے واسطے آتے ہیں جیسے ظَلَّ زَيْدٌ صَائِمًا (زید تمام دن روزہ دار رہا) بَاتَ زَيْدٌ نَائِمًا (زید تمام رات سویا رہا) ؛

فائدہ ۔ اوپر والے پانچوں فعل کبھی صار کے معنے میں آجاتے ہیں ۔ جیسے أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید دولت مند ہوگیا) اس جگہ صرف تبدیل حالت مقصود ہے ۔ وقت صبح سے کوئی تعلق نہیں ؛

تنبیہ ۔ چند اور فعل بھی ہیں جو صار کے معنے دینے کی وجہ سے ملحقات صار کہلاتے ہیں ۔ مثل اِرْتَدَّ و تَحَوَّلَ وغیرہ جیسے فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۔ (پس وہ بینا ہوگیا)

مَازَالَ و مَابَرِحَ و مَافَتِئَ و مَا انْفَكَّ یہ چاروں فعل خبر کے استمرار کے واسطے آتے ہیں اور مَا ان میں نافیہ ہے ۔ جیسے، مَازَالَ زَيْدٌ غَنِيًّا ـــ (زید ہمیشہ غنی رہا) یعنے کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا ۔ کہ زید اس میں غنی نہ ہو ؛

مَادَامَ میں مَا مصدریہ ہے ۔ اور کسی کام کی تعیین وقت کے واسطے آتا ہے ۔ جو اس کی خبر کے زمانے کے برابر ہو اور اسی واسطے جملۂ سابقہ کا ہمیشہ محتاج ہوتا ہے ۔ جیسے ۔ اَوْصَانِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَيًّا مجھ کو حکم دیا کہ جب تک میں زندہ رہوں ۔ نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں ) ؛

لَيْسَ واسطے نفی مضمون جملہ کے آتا ہے ۔ جیسے لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا ۔ (زید کھڑا نہیں) جب اس کی خبر پر بِ آئے ۔ تو وہ مجرور ہوتی ہے ۔ جیسے اَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں) یہ اصل میں لَيِسَ تھا ۔ کثرت استعمال سے لَيْسَ ہوگیا ۔ ماضی کے سوا اس سے کوئی فعل نہیں آتا ؛

فائدہ كَانَ کبھی تامہ ہوتا ہے ۔ یعنے صرف فاعل پر تمام ہو جاتا ہے ۔ اور اس وقت ثَبَتَ و حَصَلَ کے معنے دیتا ہے ۔ جیسے اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ (اگر تنگدست ہو) یہی حال اَصْبَحَ وغیرہ پانچوں فعلوں کا ہے ۔ جب کہ ان سے دخول فی الوقت مراد ہو ۔ جیسے اَصْبَحَ زَيْدٌ اسے دَخَلَ فِي الصَّبَاحِ (زید نے صبح کی) ؛

---

## سبق نمبر (۱۵)

**افعال مقاربہ** یہ چار فعل ہیں عسیٰ - کاد - کرب - اوشک اور واسطے قرب خبر کے وضع کیئے گئے ہیں۔ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے ۔ استعمال کی تین صورتیں ہیں :-

۱۔عسیٰ واسطے امید کے آتا ہے ۔ اور اس کی خبر کے ساتھ اَنْ اکثر ہوتا ہے ۔ جیسے عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ (نزدیک ہی امید ہے کہ اللہ فتح دے) یہ فعل غیر متصرف ہے اور اس سے ماضی کے سوا کوئی صیغہ نہیں آتا ۔

۲۔ کاد واسطے قرب حصول خبر کے آتا ہے ۔ اور اس کی خبر اکثر بغیر اَنْ کے ہوتی ہے ۔ جیسے کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا (قریب ہے کہ لوگ اس کو جمیٹ جائیں)

**تنبیہ** ۔ عسیٰ کی خبر سے کبھی اَنْ حذف ہوتا ہے اور کاد کی خبر کے ساتھ کبھی آ جاتا ہے ۔ مگر پہلے کی خبر پر اَنْ کا لانا اور دوسرے کی خبر سے اَنْ کا حذف کرنا زیادہ بہتر ہے

۳۔کَرَبَ و اوشک شروع کے واسطے آتے ہیں۔ پہلے کی خبر بغیر اَنْ کے اور دوسرے کی خبر مع اَنْ کے ہوتی ہے ۔ جیسے کَرَبَ الْقَلْبُ یَذُوْبُ (نزدیک ہے کہ دل پگھل جائے) اَوْشَکَ زَیْدٌ اَنْ یَّاْتِیَ (نزدیک ہے کہ زید آئے) ۔

(فائدہ) طَفِقَ - جَعَلَ - اَخَذَ بھی افعال مقاربہ ہیں اور مضارع پر آتے ہیں۔ مگر ان کی خبر پر اَنْ کا لانا منع ہے ۔ جیسے طَفِقَا یَخْصِفَانِ عَلَیْھِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّۃِ (آدمؑ اور حوا دونوں اپنے بدن پر بہشت کے پتے سینے لگے) جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَمْسَحُ رَأْسَہٗ (رسول خدا صلعم عمار بن یاسر کا سر سہلانے لگے) اَخَذْتُ اَکْتُبُ (میں لکھنے لگا)

## سوالات

۱۔ کَانَ اور صَارَ ایک معنی میں مستعمل ہو سکتے ہیں۔ یا نہیں ؟ مع وجہ بیان کرو ۔

۲۔ مَا دَامَ زَیْدٌ یَجْلِسُ کو پورا جملہ بنانے کے لئے کس چیز کی ضرورت ہے ؟

۳۔ اَصْبَحَ زَیْدٌ قَائِمًا اور اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا میں اَصْبَحَ کن کن معنوں میں مستعمل ہوا ہے ؟

۴۔ عسیٰ اور کاد کے استعمال میں کیا فرق ہے ؟

۵۔ جَعَلَ اور اَوْشَکَ میں علیحدہ علیحدہ کیا کیا خصوصیتیں پائی جاتی ہیں ؟

## سبق نمبر (۱۶)

**حروف مشبہ بفعل** یہ چھ ہیں اِنَّ ۔ اَنَّ (بے شک) کَاَنَّ (گویا کہ) لٰکِنَّ (لیکن) لَعَلَّ (شاید کہ) لَیْتَ (کاش کہ) ان کو مشبہ بفعل اس واسطے کہتے ہیں ۔ کہ ان میں فعل کے معنے پائے جاتے ہیں ۔ اور اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں ۔ استعمال کی صورت یہ ہے :۔

اِنَّ و اَنَّ واسطے تحقیق جملہ کے آتے ہیں ۔ جیسے اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (خدا بیشک بخشنے والا مہربان ہے) بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (مجھے معلوم ہوا کہ زید ضرور کھڑا ہے)

کَاَنَّ واسطے تشبیہ کے ۔ جیسے کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (زید گویا شیر ہے)

لٰکِنَّ واسطے استدراک کے یعنے دور کرنے وہم مضمون جملہ سابق کے آتا ہے ۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًوا جَالِسٌ (زید کھڑا ہوا ۔ مگر عمرو بیٹھا ہے) ؛

لَیْتَ واسطے تمنّی کے آتا ہے ۔ یعنے آرزو کرنا ایک چیز کی خواہ ہو سکتی ہو ۔ جیسے لَیْتَ زَیْدًا قَائِمٌ (کاش زید کھڑا ہوتا) خواہ نہ ہو سکتی ہو ۔ جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ رَاجِعٌ (کاش جوانی پھر آتی) ؛

لَعَلَّ واسطے رجا یعنے ممکن الحصول آرزو کے آتا ہے ۔ جیسے لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ (شاید قیامت قریب ہو) ؛

ان چھیوں حرفوں کے بعد جب مَا کافہ آئے ۔ تو اُن کے عمل کو زائل کر دیتا ہے جیسے اِنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ (تمہارا معبود ایک ہی خدا ہے) اور اس وقت یہ حروف افعال پر بھی داخل ہوتے ہیں ۔ جیسے اِنَّمَا قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہے) کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ (گویا اُن کو موت کی طرف دھکیلا جاتا ہے) ؛

## سبق نمبر (۱۷)

اِنَّ و اَنَّ کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ اِنَّ (مکسورہ) صدر کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم و خبر سے مل کر کلام تام بن جاتا ہے ۔ جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ اس جگہ اِنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہے ۔ اَنَّ (مفتوحہ) وسط کلام میں آتا ہے ؛

اور اپنے اسم وخبر سے مل کر مفرد کے حکم میں ہوتا ہے اور ایک فعل یا اسم کا اسکے پہلے آنا ضروری ہے جس کا یہ اَنَّ فاعل یا مفعول یا کوئی اور جز و بن سکے جیسے بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ وَ عَلِمْتُ اَنَّ زَیْدًا فَاضِلٌ پہلی جگہ اَنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر بَلَغَ کا فاعل اور دوسری جگہ عَلِمْتُ کا مفعول ہے ؛

فائدہ اِنَّ (مکسورہ) کی خبر پر کبھی لام تاکید مفتوحہ آتا ہے جیسے اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ اور علم اور اس کے مشتقات کے بعد جب اَنَّ (مفتوحہ) کی خبر پر لام آئے تو اس وقت اَنَّ بھی مکسورہ ہو جاتا ہے جیسے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ (اللہ تعالی جانتا ہے کہ تم بے شک اس کے رسول ہو) ؛

## سوالات

(۱) لَیْتَ اور لَعَلَّ کے استعمال میں کیا فرق ہے ؟

(۲) اِنَّ اور اَنَّ کی شناخت کا کیا قاعدہ ہے ؟

(۳) ان فقروں میں اسم اور خبر کو پہچانو پھر اردو میں ان کا ترجمہ کرو۔

اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَھُمْ۔ عِنْدِیْ اَنَّکَ قَائِدٌ۔ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ ؛

## سبق نمبر ۱۸ و ۱۹

**ما و لا مشابہ بلیس** یہ دونوں حرف نفی اور جملہ اسمیہ پر داخل ہونے میں لیس کے مشابہ ہیں۔ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ استعمال کی صورت یہ ہے ؛

مَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں) مَا رَجُلٌ مُنْطَلِقًا (کوئی آدمی چلنے والا نہیں) ؛

لَا ہمیشہ نکرہ پر آتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْکَ (تم سے بہتر کوئی آدمی نہیں)

جب مَا کی خبر اس کے اسم سے مقدم ہو یا خبر پر اِلَّا کا لفظ آئے تو پھر مَا کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ؛

جب لَا کے آخر میں تَ لاحق ہو۔ تو پھر لفظ حِیْنَ کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔ جیسے لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ (یہ وقت بچاؤ کا وقت نہیں) اس جگہ لَاتَ کا اسم اَلْحِیْنُ محذوف ہے۔ پس تقدیر یوں ہو گی لَاتَ الْحِیْنُ حِیْنَ مَنَاصٍ ؛

**لا نفی جنس** یہ حرف واسطے نفی جنس اسم نکرہ کے آتا ہے۔ اسم کو نصب بلا تنوین اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ اکثر یہ نکرہ مضاف یا مشابہ مضاف ہوتا ہے۔ جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ۔ لَا عِشْرِیْنَ دِرْهَمًا لَكَ۔ اگر لا کے بعد نکرہ مفرد ہو تو مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ اور جب اس کے بعد معرفہ ہو۔ تو لا کا تکرار دوسرے معرفہ کے ساتھ لازم ہے۔ اس وقت لا کا عمل کچھ نہیں ہوگا۔ اور معرفہ مرفوع ہوگا۔ جیسے لَا زَیْدٌ فِی الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو۔ اگر لا کے بعد نکرہ مفرد دوسرے نکرہ کے ساتھ مکرر ہو۔ تو پھر اختیار ہے خواہ نصب بلا تنوین دیں۔ جیسے لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ (حج کے دنوں میں نہ عورتوں کی رغبت کرے اور نہ گناہ) خواہ رفع تنوین۔ جیسے یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ (وہ دن جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ یاری)۔

نحویوں نے اسی اصل پر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ میں، پانچ وجہیں جائز رکھی ہیں:۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ | (فتحہ ہر دو) | دونو جگہ لا نفی جنس۔ |
| ۲۔ لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ | (رفع ہر دو) | دونو جگہ لا بمعنے لیس۔ |
| ۳۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ | (فتحہ اول رفع دوم) | پہلا لا نفی جنس اور دوسرا بمعنی لیس |
| ۴۔ لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ | (رفع اول فتحہ دوم) | پہلا لا بمعنے لیس اور دوسرا نفی جنس۔ |
| ۵۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً | (فتحہ اول نصب دوم) | پہلا لا نفی جنس اور دوسرا زائدہ |

# سوالات

(۱) لا مشابہ بلیس اور لا نفی جنس میں کس طرح تفریق ہو سکتی ہے؟

(۲) ان فقروں میں اسم اور خبر کو پہچانو اور پھر اردو میں ان کا ترجمہ کرو:۔
مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ لَا عَلَیْكَ۔

(۳) ان فقروں میں ما و لا نے اپنا عمل کیوں نہیں کیا؟
مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ۔ لَا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ۔

# سبق نمبر ۲۰ و ۲۱ جملہ فعلیہ کا بیان

جملہ فعلیہ وہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ کہ اس میں قَامَ مسند ہے اور اس کو فعل کہتے ہیں زَیْدٌ مسند الیہ اور اس کو فاعل کہتے ہیں۔

ہر فعل لازم ہو یا متعدی اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے اور بصورت متعدی ہونے کے مفعول کو نصب بھی جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرواً ؀

## فاعل اور فعل کے احکام

۱۔ فاعل وہ اسم ہے جسکے پہلے فعل یا شبہ فعل بطریق اسناد آئے اور اس فعل یا شبہ فعل کا قیام اس سے ہو۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوہُ پہلی مثال میں قَامَ فعل اور دوسری میں قَائِمٌ شبہ فعل ہے جنہوں نے اپنے فاعل کو رفع دیا ہے

۲۔ فاعل کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اسم ظاہر اور دوسری اسم ضمیر۔

جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا۔ اور تذکیرو تانیث میں دونو مطابق ہوں گے۔ جیسے۔ قام الرجل۔ قام الرجلان۔ قام الرجال۔ قامت المرأۃ قامت المرأتان۔ قامت النساء۔

جب فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل وحدت تثنیہ و جمعیت اور تذکیرو تانیث میں فاعل کے مطابق ہوگا۔ جیسے۔

الرجل قامَ۔ الرجلان قاما۔ الرجال قاموا

المرأۃ قامت۔ المرأتان قامتا النساء قُمْنَ۔

اس صورت میں الرجل مبتدا۔ قام فعل ضمیر (ھو) راجع طرف مبتدا وہ ہمارا فاعل

۳۔ جب فاعل مؤنث حقیقی فعل سے متصل ہو تو فعل ہمیشہ مؤنث ہوگا۔ جیسے قالت امرأۃ عمران۔ مگر جب فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو فعل مذکر اور مؤنث دونو طرح سے آسکتا ہے۔ جیسے اِذَا اَصَابَتْہُمْ مُصِیْبَۃٌ یا فمن جاءَہٗ موعظۃٌ من ربہ ؀

---

* شبہ فعل سے مراد اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، مصدر اور اسم تفضیل۔ ہے۔ ؀

۴- فاعل مؤنث غیر حقیقی میں بھی فعل کی دو صورتیں ہیں:-
اگر فعل فاعل سے پہلے ہو تو فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہے۔ جیسے طَلَعَتِ الشَّمْسُ و طلع الشَّمْسُ۔ قرآن مجید میں ہے۔ وجُمِعَ الشَّمْسُ والقمرُ۔
اگر فعل فاعل سے پیچھے ہو تو فعل کا مؤنث لانا واجب ہے۔ جیسے الشمس طلعت
۵۔ جب فاعل جمع مکسّر ہو تو خواہ ذوی العقول سے ہو خواہ غیر ذوی العقول سے تو اس کا حال مؤنث غیر حقیقی کا سا ہوگا جیسے قامت الرجال۔ قام الرجال ذھبت الایام۔ ذھب الایام۔ مگر یہاں الرجال قاموا بھی کہہ سکتے ہیں

## (فاعل کب مقدم ہوگا)

فاعل عموماً مفعول سے پہلے آتا ہے مگر مفصلہ ذیل حالتوں میں فاعل کی تقدیم واجب ہے
۱۔ اگر فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصور ہوں اور اشتباہ کا اندیشہ ہو۔ جیسے ضربَ موسیٰ عیسیٰ
۲۔ فاعل ضمیر متصل ہو جیسے ضربتُ زیداً ؛
۳۔ مفعول الّا کے بعد واقع ہو جیسے ما ضرب زیدٌ الّا عمراً

## (فعل اور فاعل کس جگہ حذف ہوں گے)

جب قرینہ پایا جائے تو فعل کا حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے کوئی شخص کہے من ضرب اور تم کہو زیدٌ تو اس جگہ ضرب فعل محذوف ہوگا کبھی یہ وجوباً حذف ہوتا ہے جیسے وانْ احدٌ من المشرکین استجارک اس جگہ احدٌ کے پہلے استجارک فعل محذوف ہے
جب سوال کا جواب نعم یا بلیٰ سے ہو تو فعل اور فاعل دونو حذف ہو جاتے ہیں جیسے ا قام زیدٌ کے جواب میں کہا جاتے نعم تو یہاں سے فعل اور فاعل دونوں محذوف ہیں

## مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ

یہ ایسے فعل کا مفعول ہے جسکے فاعل کا نام نہیں لیا گیا۔ فعل مجہول اسکی طرف نسبت کیا جاتا ہے اور یہ احکام میں فاعل کا قائم مقام ہوتا ہے اور اسے نائب فاعل بھی کہتے ہیں۔
ہر فعل مجہول مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ کو رفع دیتا ہے۔ جیسے ضُرِبَ زیدٌ
تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں اس کا حال مثل فاعل کے ہوتا ہے ؛

# سبق نمبر (۲۲)

## جملہ فعلیہ کی مشق

(۱) ان فقروں میں پہلے فعل اور فاعل کی تذکیر پر غور کرو۔ اور پھر اردو میں اُن کا ترجمہ کرو۔

جاءَ زیدٌ۔ ذھبَ بکرٌ۔ تغیرَ الموسمُ۔ طلع النھارُ
اِسْوَدَّ اللّیلُ۔ انکسرَ الاناءُ:

(۲) ان فقروں میں پہلے فعل اور فاعل کی تانیث پر غور کرو اور پھر اردو میں ترجمہ کرو
تَبَسَّمَت المرأۃ قد دحرجت الکرۃ۔ اشتعلتِ النّارُ۔ انشقّتِ الارضُ

(۳) ان فقروں میں فاعل جمع ہے۔ اس کے لحاظ سے فعل کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت پر غور کرو اور پھر اردو میں ترجمہ کرو:۔

۱۔ ابیضّتِ الثیابُ۔ انکسرت الاوانی۔
۲۔ اشتھرت الاخبار۔ ختلفت الاقوال۔
۳۔ قال نِسوۃٌ فی المدینۃ۔ اذا جاءَکَ المؤمنات۔

(۴) ان فقروں میں فاعل ضمیر ہے۔ اس کے لحاظ سے فعل کی تذکیر و تانیث پر غور کرو:۔

۱۔ زیدٌ یمشی۔ اثنان لا یشبعان۔ الرجالُ قامُوْا۔
۲۔ زینبُ تضحک۔ اختاک لم تد ھبا۔ نساءُ البلد اجتمعْن۔

(۵) ان فقروں کو درست کرو۔

ھندٌ جاءَ۔ اخواتک قاموا۔ آباءُکم ماتا۔

(۶) فقرات ذیل کا عربی میں ترجمہ کرو

وہ سوگیا۔ لڑکا ہنس پڑا۔ رات آئی۔ کپڑا کالا ہوگیا۔ چہرے گرد آلود ہوئے۔ زمین پھٹ گئی۔ سورج نکل آیا۔ دشمن مرگئے۔ میرے بھائی آگئے۔ عورتیں شہر میں اکٹھی ہوئیں:

# سبق نمبر (۲۳ و ۲۴)

## مفاعیل خمسہ

مفعول پانچ ہیں مفعول بہ مفعول مطلق مفعول فیہ مفعول لہ مفعول معہ، اور یہ سب فعل سے منصوب ہوتے ہیں۔ ان کا مختصر بیان حسب ذیل ہے۔

### (۱) مفعول بہ

مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو مارا) کبھی یہ مفعول فعل پر مقدم آتا ہے۔ جیسے زَیْدًا ضَرَبْتُ۔

جب قرینہ پایا جائے تو مفعول بہ کے عامل (فعل) کا حذف کرنا ضروری ہوتا ہے اور اس کی کئی صورتیں ہیں:۔

**منادٰے** وہ اسم جس پر حرف ندا آئے۔ یہ حرف قائم مقام اَدْعُوْ محذوف کے ہوتا ہے۔ جیسے یَا زَیْدُ کہ اصل میں تھا اَدْعُوْ زَیْدًا (میں زید کو بلاتا ہوں) اَدْعُوْ کو کثرت استعمال کے باعث حذف کرکے حرف ندا کو اس کا قائم مقام کیا۔ پس منادے مفعول بہ ہے اور یہ کئی طرح سے آتا ہے۔

۱۔ اگر مفرد معرفہ یا نکرہ معین ہو تو مبنی بر رفع ہوتا ہے جیسے یَا زَیْدُ۔ یَا رَجُلُ جب منادٰی پر لام استغاثہ (فریاد رسی) داخل ہو تو مجرور ہوتا ہے۔ جیسے یَا لَلْاَمِیْرِ لِزَیْدٍ (یا امیر اغث لزید) اور اخیر میں الف استغاثہ کے لاحق ہونے سے مفتوح مگر اس وقت اس پر لام نہیں ہوتا جیسے یَا زَیْدَاہ ویا زیداہ۔

فائدہ جب منادٰے مضموم لفظ ابن سے موصوف ہو جو دو علموں کے درمیان واقع ہوتا ہے تو منادے مع ابن کے مفتوح پڑھا جائے گا جیسے یَا زَیْدَ بْنَ عَمْرٍو اگر دو علموں میں نہ ہو تو پھر مثل عام اسموں کے پڑھا جائے گا

۲۔ جب منادی مضاف یا شبہ مضاف یا نکرہ غیر معین ہو۔ تو منصوب ہوتا ہے۔ جیسے یَا اَہْلَ الْکِتَابِ یَا طَالِعًا جَبَلًا۔ یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ اگر معرف باللام ہو تو اَیُّہَا۔ اَیَّتُہَا۔ حرف ندا اور منادے کے درمیان سے آتے ہیں۔ جیسے یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ ۔ یَا اَیَّتُہَا الْمَرْاَۃُ مگر لفظ اللہ پر صرف یا آتا ہے

۳۔ لفظ رب۔ اب۔ ام اور رضا وغیرہ جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو یَا غُلَامِیْ یا غُلَامِ

یا غلامِ یا غلامَ کی مانند چاروں طرح انکا پڑھنا درست ہے جیسے یا رب بجا یا ربی کے یا رب بجائے یا ابی کے مگر یا ابی اور یا امی کی ی کبھی ت سے بدلکر یا ابتِ و یا امتِ بھی پڑھی جاتی ہے۔

۴. کبھی منادے کے آخر کا حرف تخفیف کیلئے گرا دیتے ہیں جیسے یا حارِ یا حارث میں اور یا عبّ یا عبّاس میں اور اس کو ترخیم کہتے ہیں۔ کبھی حرف ندا کا حذف ہوجاتا ہے۔ جیسے یُوسُفُ اعرض من ھٰذا یعنے یا یوسفُ ایسا ہی اَلسَّلامُ علیكَ ایھا النبیُّ دعا کے موقع پر حرف ندا کے عوض لفظ اللہ کے آخر میں میم مشدد لاتے ہیں۔ جیسے اَللّٰھُمَّ اغفِرْ لِیْ ؛

۵۔ جب کسی مردے کو یا یا وا کے ساتھ پکار کر روئیں تو اس کو مندوب کہتے ہیں یہ مندوب ہر امر میں مثل منادے کے ہوتا ہے جیسے یا زیدا (ہائے زید) مگر کبھی اس کے آخر میں ہائے وقف بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے وا مصیبتاہ (وائے مصیبت) وا مندوب کے ساتھ خاص ہے اور یا منادے اور مندوب دونوں میں مشترک ہے۔

**اضمار علیٰ شرط تفسیر** وہ اسم جس کا عامل ناصب فعل (بشرط تفسیر) مضمر (مقدر) ہو۔ اس کے بعد جو فعل آئے وہ اپنے مابعد میں عمل کرنے سے اسی میں انجھا رہتا ہے اور ماقبل میں کچھ عمل ہی نہیں کرتا جیسے زَیْدًا ضَرَبْتُہٗ اس فقرے میں زیدًا اسم منصوب اور اسکے بعد فعل ضربت ہے جو اپنے مابعد کے عمل میں الجھ رہا ہے اور اس سبب سے زید میں عمل نہیں کرتا۔ پس اس میں عمل کرنے کے واسطے ایک فعل مقدر ٹھیرایا جائے گا جیسے ضَرَبْتُ زیدًا ضَرَبْتُہٗ مگر اس میں تکرار فعل لازم آتی ہے۔ اس واسطے فعل کو مقدر اور مضمر کیا۔ قرآن مجید میں آیا ہے وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاہُ مَنَازِلَ یعنی قَدَّرْنَا القَمَرَ قَدَّرْنَاہُ ایسے اسم سے پہلے اگر اذا کے سوائے کوئی حرف شرط کا مثل۔ لَوْ۔ اِن۔ متیٰ۔ اینما۔ حیثما کے آئے یا کوئی حرف تحضیض کا ہو تو اس کو ضرور نصب آئیگا؛

**تحذیر** تحذیر کے معنے ڈرانے کے ہیں جس چیز سے ڈرائیں اس کو محذر منہ کہتے ہیں یہ مفعول اِتَّقِ یا بَعِّدْ وغیرہ افعال کے مقدر ماننے سے آتا ہے جیسے ایاكَ والاسدَ کہ اصل میں تھا اِتَّقِكَ والاسد (اپنے آپ کو شیر سے بچا) کبھی محذر منہ مکرر لایا جاتا ہے جیسے الطریقَ الطریقَ کہ اصل میں تھا بَعِّدِ الطریقَ (راستہ سے بچ)؛

تنبیہ۔ ایاك والاسدَ کو یوں بھی کہ سکتے ہیں ایاك من الاسد لکن ایاك الاسد کہنا کسیطرح صحیح نہیں ہے

# سبق نمبر (۲۵)

## باقیماندہ مفعول

**۲ مفعول مطلق** وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور اس کا مادہ فعل کا ہم معنے ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے مار ماری) یہ مفعول تین طرح سے مستعمل ہوتا ہے (۱) تاکید کے واسطے جیسے اوپر کی مثال میں مذکور ہوا (۲) بیان نوع کے واسطے جیسے جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِیْ (میں قاری کی نشست بیٹھا) (۳) بیان عدد کے واسطے جیسے جَلَسْتُ جَلْسَةً (میں ایک نشست بیٹھا)۔

جب قرینہ پایا جائے تو مفعول مطلق کے پہلے فعل محذوف ہوتا ہے۔ جیسے باہر سے آنے والے کے واسطے کہیں خَیْرَ مَقْدَمٍ کہ اس پر قَدِمْتَ محذوف ہے جیسے دعا کے موقع پر کہتے ہیں رَعْیًا اور مراد یہ ہوتی ہے رعاک اللّٰہ رعیًا (خدا تیرا حامی مددگار ہو)

**۳ مفعول فیہ** وہ زمان یا مکان جس میں فعل واقع ہو۔ اس کو ظرف بھی کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ظرف زمان جس میں وقت کے معنی ہوں جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا)

(۲) ظرف مکان جس میں جگہ کے معنے ہوں جیسے قُمْتُ خَلْفَكَ (میں تیرے پیچھے کھڑا ہوا)

ظرف زمان خواہ محدود ہو خواہ غیر محدود یہ دونوں فی کے مقدر ہونے سے منصوب ہوتے ہیں جیسے سَافَرْتُ شَهْرًا قُمْتُ دَهْرًا اے فی شہرٍ ودہرٍ۔ لیکن ظرف مکان محدود میں فی کا ذکر کرنا ضروری ہے جیسے جلست فی الدار فی السوق۔ فی المسجد کہ اس جگہ جلستُ الدار وغیرہ نہیں کہ سکتے البتہ باب دَخَلْتُ کے بعد یہ الفاظ بلحاظ وسعت کلام کے منصوب مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے دَخَلْتُ الدَّارَ والمسجدَ؛

**(۴) مفعول لہٗ** وہ اسم ہے جس کے واسطے فعل واقع ہو جیسے ضَرَبْتُہٗ تادیبًا (میں نے اس کو ادب دینے کے واسطے مارا) اس جگہ تادیبًا مفعول لہٗ ہے۔ ایسا ہی حَارَبْتُ شَجَاعَةً (میں بسبب شجاعت کے لڑا)

**(۵) مفعول معہٗ** وہ اسم ہے جو بعد واو (بمعنے مع) واسطے مصاحبت فاعل یا مفعول کے آئے جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالطَّیَالِسَةَ (جاڑا چادروں کے ساتھ آیا) اس جگہ طیالسۃ مفعول معہٗ ہے۔ ایسا ہی کفاک وزیدًا درہمٌ (تجھ کو زید سمیت ایک درہم کافی ہے)

# سبق نمبر (۳۶)

**حال** وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی ہیئت کو بیان کرے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا (زید آیا اس حال میں کہ سوار تھا) اس جگہ رَاکِبًا نے زید کی ہیئت فاعلیت کو بیان کیا۔ ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا (میں نے زید کو مارا ایسا کہ بندھا ہوا تھا) اس جگہ مَشْدُوْدًا نے زید کی حالتِ مفعولیت کو بیان کیا۔ لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ (میں زید سے ملا جس حال میں کہ ہم دونوں سوار تھے) اس جگہ رَاکِبَیْنِ دونوں سے حال ہے فاعل اور مفعول کو ذو الحال (صاحب حال) کہتے ہیں حال ہمیشہ نکرہ اور ذو الحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ لیکن جب ذو الحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم لانا واجب ہے جیسے جَاءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ (میرے پاس ایک شخص سوار ہو کر آیا)

کبھی حال جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور اس وقت واؤ اور ضمیر یا صرف واؤ کا ہونا اس میں ضروری ہے۔ جیسے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ

جب حال جملہ فعلیہ اور فعل اس میں مضارع مثبت ہو تو صرف ضمیر کافی ہے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ یَسْعٰی (زید دوڑتا ہوا آیا) جب فعل ماضی حال ہو تو اس پر حرف قد کا آنا ضروری ہے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ قَدْ خَرَجَ غُلَامُہٗ:

**تمیز** تمیز ایک اسم نکرہ ہے جو کسی مبہم شے کے بعد اس کے ابہام اور پوشیدگی کو دور کرے۔ جیسے حَسُنَ زَیْدٌ نَسَبًا (زید از روئے نسب بزرگ ہے) فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا (ہم نے زمین کو از روئے چشموں کے جاری کیا)۔ ان مثالوں میں نسبًا اور عیونًا تمیز ہیں:

**فائدہ**۔ تمیز صرف فعلوں کا معمول نہیں۔ بلکہ اسم تام* کا معمول بھی ہوتی ہے۔ کبھی مفرد مقدار** سے آتی ہے۔ جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا (بیس آدمی) قَفِیْزَانِ بُرًّا (دو پیمانے گیہوں) رِطْلٌ زَیْتًا (آدھ سیر روغن زیتون) اور کبھی مفرد غیر مقدار سے جیسے خَاتَمٌ فِضَّۃً مگر اکثر اس کو مجرور باضافت پڑھتے ہیں یعنے خَاتَمُ فِضَّۃٍ (چاندی کی انگوٹھی)

* اسم تام اس کو کہتے ہیں جو چار چیزوں یعنے تنوین یا نون تثنیہ یا نون جمع یا اضافت میں سے کسی ایک کے ساتھ تمام ہو جائے۔

** نحویوں کی اصطلاح میں مقدار سے مراد چار چیزیں ہیں عدد[1] پیمانہ[2] وزن[3] مساحت[4]

# سبق نمبر (۲۷)

مستثنیٰ وہ اسم ہے جس کو اِلَّا یا اس جیسے الفاظ کے ساتھ ماقبل کے حکم سے خارج کریں جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (میرے پاس قوم آئی مگر زید نہیں آیا) اس میں زید مستثنیٰ ہے جو قوم میں داخل تھا مگر اِلَّا کے ساتھ اس سے الگ ہوا اور آنے کا حکم جو قوم پر جاری تھا۔ اس سے مستثنیٰ ہو گیا۔ پس قوم مستثنیٰ منہ ہے۔ یعنی وہ جس سے کوئی چیز الگ کی گئی۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک متصل جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو جیسے اوپر کی مثال میں زید قوم کی جنس سے تھا دوم منقطع جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا (میرے پاس قوم آئی مگر گدھا نہیں آیا) اس میں حمارًا مستثنیٰ قوم کی جنس سے نہیں ؛

مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے مگر مستثنیٰ متصل جب اِلَّا کے بعد آئے اور کلام مثبت تام ہو یعنے نفی اور نہی اور استفہام انکاری اس میں نہ ہو تو منصوب ہو گا۔ جیسے فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا۔ اور اگر کلام غیر مثبت ہو تو اس کے اعراب کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) اگر مستثنیٰ منہ مذکور اور متصل ہو تو اس کو منصوب پڑھنا اور مستثنیٰ منہ کے موافق اعراب دینا دونو جائز ہیں۔ جیسے وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ۔ اس جگہ شهداء کے لحاظ سے اِلَّا اَنْفُسُهُمْ کو بھی مرفوع پڑھتے ہیں ؛

(۲) اگر مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو پھر مستثنیٰ کا اعراب عامل کے موافق ہو گا جیسے لَا يُهْلَكُ اِلَّا الْفَاسِقُ لَا تَقُوْلُوْا اِلَّا الْحَقَّ پہلی مثال میں اَحَدٌ مستثنیٰ منہ محذوف ہے جو فاعل واقع ہوا ہے اس واسطے اِلَّا الْفَاسِقُ مرفوع ہو گا۔ دوسری مثال میں شَيْئًا مستثنیٰ منہ محذوف ہے جو مفعول واقع ہوا ہے۔ اس واسطے اِلَّا الْحَقَّ منصوب ہو گا۔ اگر مستثنیٰ لفظ خَلَا وعَدَا کے بعد آئے تو اکثر منصوب ہوتا ہے۔ جیسے اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ اور اگر غیر اور سوا کے بعد آئے تو ہمیشہ مجرور ہو گا جیسے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ ؛

# سبق نمبر (۲۸)

**تمیز اسمائے اعداد** اسمائے اعداد کی تمیز تین طرح سے آتی ہے:-

۱۔ ثَلٰثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک مجرور اور مجموع خواہ عدد مذکر ہو۔ یا مؤنث۔ جیسے سَبْعَ لَیَالٍ وَّ ثَمَانِیَةَ اَیَّامٍ (سات راتیں اور آٹھ دن)۔

۲۔ اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ تک منصوب اور مفرد۔ جیسے رَأَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا (میں نے گیارہ ستارے دیکھے) فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا (اس میں سے بارہ چشمے پھوٹے)۔

۳۔ مائۃٌ۔ الفٌ اور ان کے تثنیہ وجمع کی مجرور و مفرد۔ جیسے عِنْدِی مِائَةُ دِرْهَمٍ ومائتا ثوب ومأت فرس۔ الف بقرٍ والفا عبدٍ والاف حمار۔

**فائدہ۔** تمیز اعداد کے متعلق یہ دو بیتیں یاد رکھنی کافی ہیں:-

| | |
|---|---|
| ممیز از عدد بر شہ جہت دال | ز سہ تا دہ ہمہ مجموع و مکسور |
| ز دہ تا صد ہمہ منصوب و مفرد | ز صد بر تر ہمہ فرد است و مجرور |

**تنبیہ۔** واحد اور اثنان بغیر معدود (تمیز) کے مستعمل ہوتے ہیں۔ اور ان میں مذکر کے واسطے عدد مذکر اور مؤنث کے واسطے عدد مؤنث آتا ہے۔ جیسے اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ۔ مگر ثلثۃ سے عشرۃ تک مذکر ت سے اور مؤنث بغیر ت کے آتا ہے۔ جیسے ثَلٰثَةُ رِجَالٍ وَّ ثَلٰثُ نِسَاءٍ اس کے بعد اَحَدَ عَشَرَ اور اِثْنَا عَشَرَ کی تذکیر و تانیث موافق قیاس کے ہوتی ہے۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔ اِحْدٰی عَشْرَةَ امْرَأَةً تیرہ سے ننانوے تک پھر خلاف قیاس۔ جیسے ثَلٰثَةَ عَشَرَ مذکر کے واسطے اور ثَلٰثَ عَشْرَةَ مؤنث کے واسطے اس ترکیب میں مذکر کے لئے عَشَرَ اور مؤنث کے لئے عَشْرَةَ کا استعمال قائم رہے گا۔

عقود یعنی دہائیوں میں مذکر اور مؤنث دونوں برابر ہوتے ہیں جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا۔ وعِشْرُوْنَ امْرَأَةً اور عقود کے ساتھ جب اکائی لگائی جائے۔ تو واؤ عاطفہ بڑھائی جاتی ہے۔ جیسے اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا۔ واِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً۔

# سبق نمبر (۲۹ و ۳۰)

## مجرورات

مجرور وہ اسم ہے جس کو بواسطہ حرف جر کے زیر آئے۔ اگر حرف جر لفظ میں ظاہر ہو تو اس کو جار مجرور کہتے ہیں۔ جیسے فِي الدَّارِ فی جار الدار مجرور۔ اگر لفظ میں ظاہر نہ ہو اس کو مضاف مضاف الیہ کہتے ہیں۔ جیسے کِتَابُ زَيْدٍ کتاب مضاف زید مضاف الیہ۔ گویا مضاف کے بعد لام حرف جر چھپا ہوا ہے کہ مضاف الیہ کو زیر دیتا ہے۔

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور رہتا ہے۔ مگر مضاف کی حرکت عامل کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے۔ کبھی اس کو رفع آتا ہے کبھی نصب اور کبھی جر۔ امثلۂ ذیل میں مضاف کی تینوں حرکتوں پر غور کرو:-

(۱) ذَهَبَ صَاحِبُ الْكَرَمِ (صاحب بخشش گیا) اس جگہ صاحب مضاف اور فاعل ہے۔ اس واسطے اس کو رفع آیا۔

(۲) قَرَأَ خَالِدٌ كِتَابَ اللهِ (خالد نے خدا کی کتاب پڑھی) اس جگہ کتاب مضاف اور مفعول ہے۔ اس واسطے اس کو نصب آیا۔

(۳) مَرَرْتُ بِوَلَدِ الرَّشِيْدِ (میں رشید کے بیٹے کے ساتھ گزرا) اس جگہ ولد مضاف اور مجرور ہے۔ اس واسطے اس کو جر آیا۔

مضاف ہمیشہ ال تعریف سے خالی ہوتا ہے۔ اور اضافت کے وقت تنوین و نون تثنیہ و نون جمع اس سے گر جاتا ہے۔ جیسے خَرَجَ غُلَامَا زَيْدٍ (زید کے دو غلام نکلے) غلاما اصل میں غلامان تھا۔ یا جَاءَ مُسْلِمُو الْمِصْرِ (مصر کے مسلمان آئے) مُسْلِمُوْ اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا۔ اضافت کی دو قسمیں ہیں:-

(۱) معنوی جس میں اسم فاعل، اسم مفعول اور صفت مشبہ کے سوا کوئی اور اسم مضاف ہو۔ یہ اضافت بہ تقدیر حرف جر کئی طرح سے آتی ہے۔ کبھی تقدیر مِنْ سے جب کہ مضاف جنس مضاف الیہ سے ہو۔ جیسے خَاتَمُ فِضَّةٍ یعنے خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ کبھی تقدیر فِيْ سے جب کہ مضاف الیہ ظرف ہو۔ جیسے ضَرْبُ الْيَوْمِ

یعنے ضربٌ فی الیوم اور کبھی تقدیر لؔ سے جبکہ اوپر کی دونو صورتیں نہ ہوں جیسے کتابُ زیدٍ یعنے کتابٌ لزیدٍ اس اضافت کا فائدہ یہ ہے کہ اگر اسم نکرہ معرفہ کی طرف مضاف ہو تو تعریف حاصل کرتا ہے۔ اور نکرہ کی طرف مضاف ہو تو تخصیص مگر لفظ مثلؔ غیرؔ سواؔ اور ان کے اشباہ کے مضاف ہونے سے تعریف یا تخصیص نہیں ہوتی۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ غیرِ زیدٍ ؞

(۲) لفظی جو صفت کا صیغہ اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو۔ جیسے ضاربُ زیدٍ اس اضافت کا فائدہ صرف تخفیف لفظی ہے۔ یعنے تنوین وغیرہ گر جاتے ہیں۔ تعریف یا تخصیص حاصل نہیں ہوتی۔ اسی واسطے اس میں مضاف پر الف لام بھی آجاتا ہے۔ جیسے الضاربُ الرجلِ ؞

فائدہ۔ موصوف صفت کی طرف باوجود قیام معنی وصفی مضاف نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ترکیب توصیفی اور ترکیب اضافی دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں جو ایک دوسرے کی جگہ مستعمل نہیں ہو سکتیں مسجد الجامع۔ جانبُ الغربی۔ صلوٰۃ الاولیٰ۔ بقلۃ الحمقاءِ گو بظاہر موصوف صفت کی طرف مضاف ہے مگر یہاں حقیقت میں موصوف محذوف مانا گیا ہے یعنی یہ الفاظ اصل میں تھے مسجد الوقت الجامع۔ جانب المکان الغربی۔ صلوٰۃ الساعۃ الاولیٰ۔ بقلۃ الحبۃ الحمقہ پس اس صورت میں یہ اضافت موصوف کی صفت کی طرف نہ ہوئی۔ ایسا ہی جردُ قطیفۃٍ (چادر کہنہ) اَخلاقُ ثیابٍ (پارچات کہنہ) کہ اصل میں قطیفۃ جرد اور ثیاب اخلاق تھا۔ گویا صفت کو موصوف پر مقدم کرکے مضاف کیا ہے۔ اس جگہ جردؔ اور اخلاقؔ صفت نہیں بلکہ مطلق اسم ہیں اور قطیفہ اور ثیاب ان کی تمیز جو واسطے رفع ابہام کے اضافت کے طور پر آئے ہیں۔ پس یہ اضافت ممیز کی تمیز کی طرف ہوئی۔ نہ صفت کی اضافت موصوف کی طرف ؞

جب ایک اسم دوسرے اسم کا ہم معنی ہو یا دونو کا مصداق ایک ہو تو ان میں بھی اضافت جائز نہیں۔ کیونکہ اضافت سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ مثل لیث و اسد (شیر)، منع و حبس (روکنا) انسان و ناطق۔ پس لیث اسدٍ یا اسد لیثٍ کہنا بے فائدہ ہوگا۔ یہی حال باقی الفاظ کا ہے ؞

# سبق نمبر (۱۳)

## اجزائے جملہ کی تقسیم بلحاظ رفع نصب و جر کے

اوپر کے سبقوں میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ اس کی اصلی جزویں صرف دو ہوتی ہیں۔ مسند الیہ اور مسند۔ ان کے سوا باقی جس قدر ہوں۔ وہ متعلقات جملہ کہلاتی ہیں۔ ان میں سے بعض مرفوع ہوتی ہیں بعض منصوب اور بعض مجرور۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

**اول مرفوعات** - یہ آٹھ ہیں۔ (۱) مبتدا (۲) خبر (۳) فاعل (۴) نائب فاعل (۵) اسم کان اور اس کے ساتھیوں کا (۶) خبر اِنَّ اور اس کے ساتھیوں کی (۷) اسم ما و لا مشابہ بلیس (۸) خبر لائے نفی جنس۔

**دوم منصوبات** - اور یہ بارہ ہیں (۱) مفعول بہ (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول فیہ (۴) مفعول لہٗ (۵) مفعول معہٗ (۶) حال (۷) تمیز (۸) مستثنیٰ (۹) خبر کان اور اس کے ساتھیوں کی (۱۰) اسم اِنَّ اور اس کے ساتھیوں کا (۱۱) خبر ما و لا مشابہ بلیس (۱۲) اسم لائے نفی جنس

**سوم مجرورات** - اور یہ دو ہیں (۱) مضاف الیہ (۲) مجرور۔

منجملہ ان کے جہاں مسند الیہ اور مسند دونو مرفوع ہیں۔ موجودہ کتب نحو میں ان کا بیان ایک جگہ لکھا ہے۔ اور جہاں ایک مرفوع اور دوسرا منصوب ہے اس کو رفع و نصب کے لحاظ سے دو جگہ درج کیا ہے۔ یہ آٹھ ہیں:-

۱۔ کانَ کا اسم مرفوعات میں اور خبر منصوبات میں۔ جیسے کانَ اللّٰہُ غفوراً۔

۲۔ اِنَّ کا اسم منصوبات میں اور خبر مرفوعات میں۔ جیسے ان زیداً قائمٌ۔

۳۔ ما و لا مشابہ بلیس کا اسم مرفوعات میں اور خبر منصوبات میں جیسے ما زید بشراً۔ لا رجل ظریفاً۔

۴۔ لائے نفی جنس کا اسم منصوبات میں اور خبر مرفوعات میں جیسے لا غلام رجل ظریف مگر اس کتاب میں تسہیل مطالب کی غرض سے ان آٹھوں کا بیان اپنے اپنے موقع پر سلسلہ وار ایک جا درج کیا گیا ہے۔

# سبق نمبر (۳۲)

## ایک مشقی حکایت

اس حکایت کا ترجمہ کرو۔ اور مرفوعات منصوبات اور مجرورات کو علیحدہ علیحدہ مع قسم کے بیان کرو۔

۱۔ قیل انّ بعض الادباء مرّ ذاتَ یومٍ[1] علی نحویٍّ یدرّس فی دارۃٍ له وبین یدیه صبیٌّ یقرءُ النحو۔ فوقف بازاءِ[2] بابه لیسمع قراءۃ الصبیّ فسمعه یقول یا سیّدی اذا قلتُ خرج الناس الا زیدًا فقیل لی لایّ سبب لم یخرج زیدٌ فما اقول۔ فقال الشیخ قل انه مشتغلٌ بضرب عمروٍ۔ فقال الصبیّ احسنتَ۔ فاذا قلتُ قام القومُ الّا حمارًا وقیل لی لایّ علّۃٍ لم یقمِ الحمارُ فما اقول۔ فقال الشیخ قل انه مشتغلٌ باکل العلف۔ قال الصبیّ احسنتَ۔ فاذا قلتُ جاء الامیر والجیش وقیل لی ما الّذی جاء بالامیر وجیشه فما اقول۔ قال الشیخ قل انهم جاؤا لحکمِ هذا الشیخ یضربنی۔ فصرخ[3] الصبیّ ونادی یا اُمّۃَ محمّدٍ ادرکونی[4]۔ ای اخی اغثْ اخاك۔ یا ابتِ الوحا الوحا[5]۔ هیّا[6] قوم العجلَ العجلَ[7]۔ فان الشیخ قد جُنّ[8]۔ ولذا امر بضربی۔ ثمّ ولّی هاربًا۔ فضحك الادیب منه ومضی لشأنه۔

---

[1] ذاتَ یوم۔ ایک دن۔

[2] ازاء۔ مقابل۔

[3] صرخ۔ چیخا چلایا۔

[4] ادرکونی۔ میرے پاس پہنچو۔

[5] الوحا الوحا۔ جلدی کرو۔ جلدی کرو۔

[6] هیا۔ حرف ندا ہے۔ اصل میں ایا تھا۔

[7] العجل العجل۔ جلدی کرو جلدی کرو۔

[8] جُنّ۔ دیوانہ ہو گیا۔

# سبق نمبر (۳۳)

## سوالات

الف (۱) مفعول کتنے ہیں۔ ان کے نام اور تعریف لکھو؟
(۲) منادیٰ کی رفع ونصب کی حالتیں بیان کرو؟
(۳) حال کسے کہتے ہیں۔ اس کی ایک مثال دو؟
(۴) مستثنیٰ کن صورتوں میں منصوب ہوتا ہے؟
(۵) کن اعداد کی تمیز مجرور ہوتی ہے؟
(۶) جار مجرور اور مضاف مضاف الیہ میں کیا فرق ہے؟
۷۔ اضافت سے تنوین اور تثنیہ وجمع پر کیا اثر پڑتا ہے؟

ب۔ ان فقروں کا اردو میں ترجمہ کرو اور جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے اُن کے اعراب بیان کرو؟
(۱) یا جبالُ اَوِّبی معہ والطیر یا حسرةً علی العباد؟
(۲) انّا کل شیئٍ خلقناہ بقدر۔ وربّكَ فكبّر؟
(۳) خرجت مخافةَ الشر۔ دخلت المسجد؟
(۴) ذاالنون اذ ذهب مغاضبًا؟
(۵) ما فعلوہ الا قلیلٌ منهم۔ لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم؟
(۶) علیها تسعةَ عشر۔ ان هذا اخی له تسع وتسعون نعجة؟
(۷) تبت یدا ابی لهب۔ یا بنی اسرائیل؟

ج۔ (۱) فقرات ذیل کو صحیح کرو:۔
یا الزیدا ہ۔ ما جاءنی احدٌ زیدا۔ رایت احد عشر امراۃ؟
(۲) فقرات ذیل کا تسلسل درست مان کر ان کے اعراب درست کرو؟
یا عبدُ اللہ۔ جاءنی زیدًا الّا حمارٌ۔ رائیت احد عشر رجلٍ؟

# سبق نمبر ۱۴۳ توابع کا بیان

تابع اس لفظ کو کہتے ہیں جس کا اعراب ایک جہت سے موافق اسم سابق کے ہو اور اسم سابق کو متبوع کہتے ہیں۔ **توابع** پانچ ہیں۔ صفت۔ عطف۔ تاکید۔ بدل۔ عطف بیان۔ ہر ایک کی تفصیل حسب ذیل ہے ؛

**صفت** صفت وہ تابع ہے جو متبوع کی بھلائی یا برائی بیان کرے۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اس مثال میں رب کا لفظ اللہ کی صفت واقع ہے۔ اور اعراب میں اپنے اسم سابق (اللہ) کے تابع ہے پس اللہ متبوع اور ربّ اس کا تابع ہے ؛

صفت کو نعت بھی کہتے ہیں اور تخصیص کا فائدہ دیتی ہے جبکہ دونو نکرہ ہوں جیسے تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ مُّؤْمِنَۃٍ اور توضیح کا فائدہ اس سے حاصل ہوتا ہے جبکہ دونو معرفہ ہوں جیسے زامرأتہ حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ اور کبھی صرف تاکید ہوتی ہے۔ جیسے نفخۃٌ واحدۃٌ

ہر لفظ جو وصفی معنی پر دلالت کرے نعت واقع ہو سکتا ہے۔ پس صفات مثل اسم فاعل اسم مفعول اور صفت مشبہ بلحاظ اصل وضع کے نعت مستعمل ہونگے۔ جیسے رجلٌ صالحٌ۔ زیدٌ المضروب زمانٌ طویلٌ۔ ایسا ہی اسمائے جامد جبکہ ان سے وصفی معنی حاصل ہو۔ خواہ استعمال عام ہو۔ جیسے شہرٌ تمریٌ۔ رجلٌ ذو مالٍ یا خاص۔ جیسے ھٰذا الرجل۔ جاءنی رجلٌ ایّ رجلٍ ؛

صفت کی دو قسمیں ہیں ایک باعتبار اس وصف کے جو خود موصوف میں ہو جیسے رَجُلٌ صالحٌ اور اس کو صفت بحال موصوف کہتے ہیں۔ دوسری باعتبار اس وصف کے جو متعلق موصوف میں ہو جیسے جاء زیدٌ العالمُ ابوُہٗ کہ اس جگہ علم زید کے باپ کی ذات میں قائم ہے خود زید میں نہیں اور اس کو صفت بحال متعلق موصوف کہتے ہیں پہلی قسم دس باتوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے۔ رفع۔ نصب۔ جر۔ تعریف۔ تنکیر۔ وحدت۔ تثنیہ۔ جمع۔ تذکیر۔ تانیث جیسے رجلٌ عالمٌ۔ رجلانِ عالمانِ۔ رجالٌ عالمونَ۔ زیدٌ نِ العالمُ۔ امرأۃٌ عالمۃٌ۔

دوسری پہلی پانچ باتوں میں۔ جیسے ھو رجل عالمۃٌ ابنتہ (وہ ایسا شخص ہے کہ اس کی بیٹی عالم ہے) ھٰذا الرجل العالم غلمانہ (یہ اس شخص کا ہے جس کے غلام عالم ہیں) ؛

**فائدہ**۔ کبھی نکرہ کی صفت میں جملہ خبریہ واقع ہوتا ہے۔ اور اس جملہ میں ضمیر ہوتی ہے جو موصوف کی طرف پھرا کرتی ہے جیسے جاء رَجُلٌ اَبُوْہٗ عالمٌ ؛

## سبق نمبر (۳۵)

**عطف** وہ تابع ہے جو متبوع کے بعد بواسطہ حرف عاطفہ آتا ہے اور یہ تابع اپنے متبوع کے ساتھ نسبت میں مقصود ہوتا ہے جیسے جَآءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو اس میں زید معطوف علیہ اور عمرو معطوف ہے۔ جب ضمیر مرفوع متصل پر عطف کیا جائے تو پہلے ضمیر منفصل سے اس کی تاکید لانی چاہئے۔ جیسے ضَرَبْتُ اَنَا وَزَيْدٌ اس جگہ اَنَا ضمیر منفصل ہے جو حرف عطف سے پہلے تاکید کے واسطے آئی ہے۔ مگر جب بیچ میں فاصلہ ہو جائے تو پھر اس تاکید کا ترک کر دینا بھی جائز ہے جیسے۔ مَا اَشْرَكْنَا وَلَا اٰبَاؤُنَا۔ اور جب ضمیر مجرور پر عطف کریں۔ تو جار کا اعادہ واجب ہوتا ہے جیسے مَرَرْتُ بِكَ وَبِزَيْدٍ اس جگہ زید مجرور (کَ) پر معطوف ہے۔ اس واسطے ب جارہ کا اعادہ کرکے بِزَيْدٍ کہا معطوف ہمیشہ معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ ایک عامل کے دو معمولوں پر ایک حرف سے عطف کرنا بالاتفاق جائز ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا وَبَكْرٌ خَالِدًا البتہ دو مختلف عاملوں کے معمولوں پر عطف کرنا اس وقت جائز ہو گا جبکہ مجرور مرفوع پر مقدم ہو۔ جیسے فِی الدَّارِ زَيْدٌ وَالْحُجْرَةِ عَمْرٌو ٭

**تاکید** وہ تابع ہے کہ اپنے متبوع کو پختہ کرتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک لفظی جس میں لفظ مکرر ہو جیسے كَلَّا اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا۔ دوسری تاکید معنوی جو لفظ نفس۔ عین کلا۔ کلتا۔ کل اور اجمع میں سے کسی کے ساتھ آئے۔ ان میں سے نفس اور عین واحد تثنیہ وجمع کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں مطابقت ضمیر تینوں میں شرط ہے اور مطابقت صیغہ صرف واحد و جمع میں۔ اور تثنیہ کے واسطے جمع کا صیغہ آئے گا۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ نَفْسُهٗ قَامَ الزَّيْدَانِ اَنْفُسُهُمَا۔ قَامَ الزَّيْدُوْنَ اَنْفُسُهُمْ قَامَتْ هِنْدٌ نَفْسُهَا۔ قَامَتِ الْهِنْدَانِ اَنْفُسُهُمَا قَامَتِ الْهِنْدَاتُ اَنْفُسُهُنَّ یہی کیفیت عین کے استعمال کی ہے کلا تثنیہ مذکر اور کلتا تثنیہ مؤنث کے واسطے آتا ہے۔ جیسے جَآءَ الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا۔ جَآءَتِ الْمَرْاَتَانِ كِلْتَاهُمَا کل اور اجمع دونوں واحد، جمع کے واسطے مستعمل ہیں۔ کل مطابقت ضمیر سے تاکید واقع ہوتا ہے۔ اور اجمع مطابقت صیغہ سے جیسے قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهٗ۔ وَجَآءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ۔ اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ اَجْمَعَ وَجَآءَ النَّاسُ اَجْمَعُوْنَ۔ اَكْتَعُ۔ اَبْتَعُ وَاَبْصَعُ بھی تاکید کے واسطے ہیں اور کل کے معنی دیتے ہیں مگر یہ تینوں اجمع کے تابع ہوتے ہیں جب تک اجمع نہ آئے ان میں سے کوئی نہیں آتا جیسے جَآءَ النَّاسُ اَجْمَعُوْنَ۔ اَكْتَعُوْنَ۔ اَبْتَعُوْنَ۔ اَبْصَعُوْنَ

# سبق نمبر (۳۶)

**بدل** وہ تابع ہے کہ مقصود نسبت سے یہی ہوتا ہے۔ متبوع صرف توطیہ و تمہید کے طور پر آتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْكَ (تیرا بھائی زید آیا) اس میں زید مبدل منہ اور اخوک اس کا بدل ہے۔ اس کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) بدل کل جس میں بدل اور مبدل منہ کا مدلول ایک ہو۔ جیسے جاء زیدٌ اخوك اسی قسم سے ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ ۔

(۲) بدل بعض کہ مبدل منہ کا جز ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ زَيْدًا رَأْسَهٗ ۔ اسی قسم سے ہے لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۔

(۳) بدل اشتمال کہ مبدل منہ سے علاقہ رکھتا ہو جیسے سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهٗ ۔ اسی قسم سے ہے۔ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۔

(۴) بدل غلط کہ سبقت لسانی سے کوئی بات منہ سے نکل جائے۔ جیسے جَاءَ رَجُلٌ حِمَارٌ (آدمی آیا۔ نہیں نہیں۔ گدھا) ۔

فائدہ۔ بدل مبدل منہ کبھی دونوں معرفہ ہوتے ہیں، جیسے جاءَ زیدٌ اخوك کبھی دونو نکرہ جیسے جاءَنی رجلٌ غلامٌ لك اور جب بدل نکرہ اور مبدل منہ معرفہ ہو تو اس کی نعت لانا ضروری ہے جیسے لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ کہ اس جگہ دوسرا ناصیہ بدل نکرہ اور کاذبہ سے موصوف ہے۔

بدل کل میں بدل کی مطابقت تذکیر و تانیث اور صیغہ میں مبدل منہ سے لازم ہے بدل بعض اور بدل اشتمال میں صرف ضمیر کی مطابقت اور وہ بھی تذکیر و تانیث اور واحد و تثنیہ و جمع میں کر لیتے ہیں اور بدل غلط میں سوائے اتحاد اعراب کے اور کچھ شرط نہیں ہے

**عطف بیان** وہ اسم ہے جو صفت نہ ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے جیسے جاءنی زید ابو عبد اللہ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ پہلی مثال میں ابو عبد اللہ اور دوسری میں البیت الحرام عطف بیان ہے کبھی اس سے تخصیص مقصود ہوتی ہے۔ جیسے او كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ کبھی توضیح یا تخصیص مقصود نہیں ہوتی۔ بلکہ صرف ازالہ وہم مد نظر ہوتا ہے جیسے اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ فرعون کے ساحروں نے رب موسیٰ و ہارون کا لفظ اس واسطے بڑھایا کہ فرعون بھی دعوی ربوبیت کرتا تھا۔

# سبق نمبر (۲۷)

## اسمائے مبنیہ کا بیان

اسم مبنی کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) مضمرات (۲) اسمائے اشارات (۳) موصولات (۴) اسمائے افعال۔ (۵) اصوات (۶) مرکبات امتزاجی (۷) کنایات (۸) ظروف۔ ان اسموں کا آخر عامل بدلنے سے متغیر نہیں ہوتا۔ تفصیل یہ ہے:

مضمرات (ضمیر) کی تین قسمیں ہیں مرفوع۔ منصوب اور مجرور۔ ان تینوں کی تفصیل کتاب اسمرٹ کے صفحہ ۱۰ میں مذکور ہو چکی ہے۔ ضمیر مرفوع فاعل یا مبتدا کے موقع پر آتی ہے۔ ضمیر منصوب مفعول کے موقع پر اور ضمیر مجرور مضاف الیہ کے موقع پر۔ یہ سب ضمیریں وحدت تثنیہ جمعیت اور تذکیر و تانیث میں مرجع سے مطابق ہوتی ہیں۔ امثلۂ ذیل پر غور کرو۔

| | | غائب | مخاطب |
|---|---|---|---|
| ضمیر مرفوع | مذکر | ھو عالمٌ ھم مسلمون | انت شاعرٌ۔ انتم صالحون |
| | مؤنث | ھی عالمۃٌ ھن مسلماتٌ | انتِ شاعرۃ۔ انتنّ صالحات |
| ضمیر منصوب | مذکر | ضربتہٗ۔ ضربتھم۔ | ضربتُکَ۔ ضربتُکم۔ |
| | مؤنث | ضربتھا۔ ضربتھنّ | ضربتُکِ۔ ضربتُکنّ |
| ضمیر مجرور | مذکر | رأیہٗ صائبٌ۔ کتابھم کامل | درسُکَ سھل۔ بلدکم بعیدٌ۔ |
| | مؤنث | رأیھا ضعیف۔ کتابھن ناقصٌ | درسُکِ صعبٌ۔ بلدکُنّ قریبٌ |

جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں یا خبر اسم تفضیل من سے مستعمل تو مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر مرفوع منفصل مطابق مبتدا کے لاتے ہیں اور اس کو ضمیر فصل کہتے ہیں جو گویا خبر اور صفت کے بیچ میں فاصل ہے۔ جیسے اولٰئک ھم المفلحون۔ زیدٌ ھو افضل من عمرو۔

جملہ کے پہلے کبھی ایک ضمیر غائب بلا مرجع آیا کرتی ہے۔ جب مذکر ہو اسکو ضمیر الشان اور جب مؤنث ہو تو ضمیر القصہ کہتے ہیں یہ مبہم ہوتی ہے اور جملہ مابعد اس کی تفسیر کرتا ہے۔ جیسے ھو زیدٌ قائمٌ۔ کانہ زیدٌ قائمٌ۔ انھا ھندٌ قاعدۃٌ۔

## سبق نمبر (۳۸) اسماء الاشارۃ و موصولات

اسماء الاشارہ | اسم اشارہ کی تقسیم اور تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۰۳ میں مذکور ہو چکی ہے۔ قرب و بعد کے لحاظ سے اس کی مثالوں پر غور کرو:-

| | | واحد | تثنیہ | جمع |
|---|---|---|---|---|
| اسم اشارہ قریب | مذکر | هٰذَا اَخٌ | هٰذَانِ اَخَوَانِ | هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُ یَعْقُوْبَ |
| | مؤنث | هٰذِهٖ اُخْتٌ | هَاتَانِ اُخْتَانِ | |
| اسم اشارہ بعید | مذکر | ذٰلِكَ مُسَافِرٌ | ذَانِكَ مُسَافِرَانِ | اُولٰٓئِكَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ |
| | مؤنث | تِلْكَ غَرِیْبَةٌ | تَانِكَ غَرِیْبَتَانِ | |

جس کی طرف اشارہ کیا جائے اس کو مشار الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ ترکیب کلام میں موصوف ہوتا ہے۔ اور مشار الیہ اس کی صفت۔ جیسے ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ کبھی اسم اشارہ مبتدا ہوتا ہے اور مشار الیہ خبر جیسے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ:

موصولات | اسم موصول کی تقسیم اور تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۲۰ میں مذکور ہو چکی ہے اسم موصول تنہا بغیر صلہ اور عاید کے جملہ کا پورا جزو نہیں ہو سکتا۔ صلہ اس کا جملہ خبریہ ہوتا ہے اور عاید ایک ضمیر جو موصول کی طرف پھرے جیسے الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ اس میں الذی موصول یوسوس فعل ضمیر راجع بطرف موصول اس کا فاعل فعل مع فاعل کے جملہ صلہ ہوا۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ ۔ اس میں التی موصول تجادلک جملہ صلہ ہے ضمیر عاید جب مفعول ہو تو اس کا حذف بھی جائز ہے جیسے قَامَ الَّذِیْ ضَرَبْتُ ای ضَرَبْتُهٗ:

مَنْ۔ مَا۔ اَیٌّ بمعنے الَّذِیْ۔ اَیَّةٌ بمعنے الَّتِیْ۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کا الف لام بمعنی الذی یہ سب موصول کے معنوں میں آتے ہیں:

مَنْ اکثر ذوی العقول کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ مَا اکثر غیر ذوی العقول کے واسطے جیسے اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ۔ اسم فاعل اور مفعول کی مثالیں یہ ہیں: جَاءَ الضَّارِبُ زَیْدًا۔ یعنے جَاءَ الَّذِیْ ضَارِبٌ زَیْدًا۔ قَامَ الْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ۔ یعنے قَامَ الَّذِیْ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهٗ:

## سبق نمبر (۳۹)

**اسماء الافعال** یہ نو اسم ہیں :- رُوَیْدَ۔ بَلْهَ۔ عَلَیْكَ۔ حَیَّھَلْ۔ ھَا۔ دُونَكَ۔ ھَیْھَاتَ۔ شَتَّانَ۔ سَرْعَانَ۔ اور فعل کے محل میں مستعمل ہوتے ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں :-

**۱ بمعنی امر حاضر** - یہ اسم کو نصب دیتے ہیں اور تعداد میں چھ ہیں (۱) دونك بمعنی خُذْ۔ جیسے دُونَكَ اللَّبن (دودھ لے) (۲) بلہ بمعنے دع۔ بلہ التفکر فیما لا یعنیك (بے فائدہ چیز میں فکر کرنا چھوڑ) (۳) عَلَیْكَ بمعنے اِلْزَمْ جیسے عَلَیْكَ الرفق (نرمی اختیار کر) (۴) حَیَّھَلْ بمعنی اِئْتِ جیسے حَیَّھَلْ الثَّرِیدَ (ثرید لاؤ) ثرید وہ کھانا کہ روٹی دودھ یا شوربے میں ملی ہو (۵) ھَا بمعنی خُذْ جیسے ھَا زیداً (زید کو پکڑ) یہ لفظ تین طرح سے آتا ہے۔ ھَا۔ ھَاءِ۔ ھَاءَ۔ ان میں سے پچھلا فصیح تر ہے اور اس سے واحد، تثنیہ و جمع کے صیغے مستعمل ہوتے ہیں۔ جیسے ھاء ھاءُمْ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ھاءُمُ اقْرَءُوْا کِتَابِیَهْ (۶) رُوَیْدَ بمعنے اَمْھِلْ جیسے رُوَیْدَ زَیْداً (زید کو جانے دو) کبھی یہ مصدر کے معنے میں مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے امھلھم رویداً

**۲ بمعنی ماضی** - یہ اسم کو رفع دیتے ہیں اور تعداد میں تین ہیں (۱) ھیھات بمعنے بَعُدَ جیسے ھیھات زیدٌ (زید دور ہوا) (۲) شتان بمعنے افترق جیسے شَتَّانَ زَیْدٌ وعَمْرٌو (زید و عمر الگ ہوئے) (۳) سَرْعَانَ بمعنے اَسْرَعَ جیسے سرعان زید (زید نے جلدی کی) :-

**تنبیہ** - بعض اسموں میں فعل کی نسبت کسی قدر مبالغہ ہوتا ہے۔ جیسے شَتَّانَ مَا بَیْنَ خَمْرٍ وخَلٍّ :-

**فائدہ** ان کے سوا چند اور اسم بھی اسماء الافعال کے معنی دیتے ہیں جیسے آمین (اِسْتَجِبْ) مہ (اکفف) صہ (اسکت) فقط (اکتف) الیك (تبعدّ عنی) علیّ بہ (جِئْنِی بہ) دھیت لك (ھلم) ھات (اعط) ایک نحوی کا قول ہے کہ ھات اصل میں اٰتِ ہے صیغہ امر کا باب اٰتی یُؤْتِی سے اور اس سے واحد اور تثنیہ و جمع کے صیغے مستعمل ہیں۔ جیسے ھاتیا ھاتوا خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ ھَاتُوا بُرْھَانَکُمْ :-

# سبق نمبر (۴۰)

## ایک مشقی حکایت

شکی بعض الشیوخ[1] سوء الهضم الی الطبیب فقال له رُوَیْدَ سوء الهضم فانه من خواص الشیخوخة[2]۔ فشکی له ضُعف البصر۔ فقال له بَلهْ ضعف البصر فانه من خواص الشیخوخة۔ فشکی له ثقل[3] السمع۔ فقال هیهات السمعُ من الشیوخ فان ضعف السمع من خواص الشیخوخة۔ فشکی له قلّة الرّقاد[4]۔ فقال له شتان الرقادُ والشیوخ۔ فان قلة الرقاد من خواص الشیخوخة۔ فشکی له ضعف الباه۔ فقال سرعان ضعف الباه[5] الی الشیوخ۔ فان ضعف الباه من خواص الشیخوخة فقال الشیخ لاصحابه دونکم الاحمق وعلیکم الجاهل وهاکم البلید[6] الذی لا فهم له فانه لا فرق بینه وبین الدرّة[7] الّا بالمصوّرة[8] الانسانیة لانه لا یستطیع ان یتکلم الّا بهاتین الکلمتین فتبسم الطبیب وقال حیهل الغضب یا شیخ فان هذا ایضًا من خواص الشیخوخة۔

---

[1] شیخ۔ بوڑھا۔ مجازاً بزرگ آدمی۔

[2] شیخوخة۔ بڑھاپا۔

[3] ثقل السمع۔ کم سننا۔

[4] رقاد۔ نیند۔

[5] باه۔ قوت مردمی۔

[6] بلید۔ کند ذہن۔

[7] دُرّة۔ طوطی۔

[8] مصوّرة۔ تصویر۔
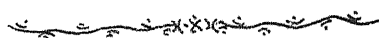
# سبق نمبر (۴۱)

**اسماء الاصوات** وہ اسم ہیں جن سے کسی جانور یا بے جان چیز کی آواز کی حکایت کی جائے جیسے غاق غاق (کوے کی آواز کی نقل) اِنِّخ اِنِّخ (وہ آواز جس سے اونٹ کو بٹھاتے ہیں) اُح اُح (وہ آواز جو کھانستے وقت آدمی کے منہ سے نکلتی ہے)۔

**مرکبات امتزاجی** وہ دو کلمے جو مرکب ہو کر ایک اسم بن گئے ہوں اور ان دونوں میں کچھ نسبت اضافی یا اسنادی نہ ہو اور اس کی تین صورتیں ہیں (۱) اگر دوسرا جزو متضمن حرف ہو تو دونو جزو مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں جیسے احد عشر سے تَسْعَۃَ عَشَرَ تک سوائے اثنا عشر کے کہ اس میں جزو اول معرب ہے (۲) اگر دوسرا جزو اسم صوت ہو تو پہلا جزو مبنی بر فتحہ اور دوسرا جزو مبنی بر کسرہ ہوگا۔ جیسے سِیْبَوَیْہِ جو سیب اور ویہ سے مرکب ہے (۳) اگر دوسرا اسم صوت نہ ہو تو پہلا جزو مبنی بر فتحہ ہوگا۔ اور دوسرا جزو معرب باعراب غیر منصرف۔ جیسے بَعْلَبَکُّ کہ مرکب ہے بعل (نام بت) اور بک (نام بانی شہر) سے۔

**کنایات** وہ اسم ہیں جو مبہم چیز کی تعبیر کے واسطے آئیں یہ چار لفظ ہیں۔ ان میں سے کم و کذا کنایہ عدد مبہم سے اور کَیْتَ و ذَیْتَ کنایہ امر مبہم سے ہوتا ہے کم کے واسطے صدر کلام ضروری ہے۔ اگر استفہامیہ ہو تو اس کی تمیز منصوب مفرد ہوگی۔ جیسے کم دِرْھَمًا عِنْدَکَ (تیرے پاس کس قدر درہم ہیں) اگر خبریہ ہو تو اس کی تمیز مجرور مفرد ہوگی جیسے کَمْ دِیْنَارٍ عِنْدِی (میرے پاس بہت اشرفیاں ہیں) یا مجرور مجموع۔ جیسے کم رجال لقیتھم مِنْ جارہ دونو کی تمیز پر آتا ہے۔ جیسے کَمْ مِنْ رَجُلٍ ضربت و کم من ملکٍ فی السمٰوٰت جب قرینہ پایا جائے تو کم کی تمیز حذف ہوتی ہے۔ جیسے کم مالک (کم دینارًا مالک)، کم ضربتُ (کم ضربۃٍ ضربتُ)

کَذَا ہمیشہ مکرر آتا ہے۔ اس کے واسطے صدر کلام کی ضرورت نہیں اور اس کی تمیز منصوب مفرد آتی ہے۔ جیسے قبضتُ کذا و کذا درھمًا (میں نے اتنے درہم لئے)

---

بود ترکیب نزد نحویاں شش ۔۔۔ بیادش گیر گر خائف ز فوقی
چو اسنادی و توصیفی و مزجی ۔۔۔ اضافی دان و تعدادی و صوتی

# سبق نمبر (۴۲ و ۴۳)

**ظروف مبنیہ** بعض ان میں سے ضمہ پر بعض فتحہ پر اور بعض سکون پر مبنی ہیں ؛

۱۔ اسمائے جہات ستہ مثل قَبلُ۔ بَعدُ۔ تَحتُ۔ فَوقُ۔ قُدّام۔ خَلف مبنی بر ضمہ ہوتے ہیں جبکہ ان کا مضاف الیہ محذوف اور دل میں مقصود ہو جیسے سُنّۃَ اللّٰہِ الّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ اے من قبل ھذا الزمان پس ھذا الزمان قبل کا مضاف الیہ تھا جو اسجگہ سے محذوف ہے ان ظروف مقطوع الاضافۃ کو نحویوں کی اصطلاح میں غایات کہتے ہیں۔

فائدہ۔ اسمائے جہات ستہ کے مضاف الیہ کا حذف کرنا سماعی ہے۔ قیاسی نہیں اسی واسطے لفظ یمین اور شمال کہ ان کی قطع اضافت مسموع نہیں۔ ظروف مبنیہ کے شمار سے خارج ہیں ؛

۲۔ حیث ظرف مکان مبنی بر ضمہ اور لازم الاضافۃ ہے اور اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے اِجلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ۔ قُمْ حَیْثُ قَامَ زَیْدٌ ؛

۳۔ اِذَا مستقبل کے واسطے آتا ہے۔ اگرچہ ماضی پر داخل ہو اور اس میں شرط کے معنے ہوتے ہیں جیسے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ کبھی اس سے استمرار زمانی مراد ہوتا ہے۔ جیسے وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ یعنی ھذا وابہم دعاہم المستمرۃ کبھی مفاجات کے معنی دیتا ہے اور اس وقت اس کے بعد مبتدا کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ ؛

۴۔ اذ ماضی کے واسطے آتا ہے۔ اگرچہ مضارع پر داخل ہو اس کے بعد کبھی جملہ اسمیہ ہوتا ہے جیسے وَاذْکُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ اور کبھی جملہ فعلیہ۔ جیسے وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ کبھی مفاجات کے معنی دیتا ہے۔ جبکہ بَیْنَ و بَیْنَمَا کے جواب میں واقع ہو۔ جیسے بَیْنَا اَنَا جَالِسٌ اِذْ اَقْبَلَ زَیْدٌ ؛

۵۔ اَیْنَ و اَنّٰی دونو ظرف مکان کے واسطے آتے ہیں۔ خواہ استفہامیہ ہوں جیسے اَیْنَ الْمَفَرُّ۔ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا خواہ شرط کے واسطے جیسے اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ۔ اَنّٰی تَکُنْ اَکُنْ لیکن اَنّٰی کبھی کَیْفَ کے معنی دیتا ہے جیسے اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ؛

۶۔ مَتٰی زمان کے واسطے آتا ہے کبھی استفہامیہ ہوتا ہے۔ جیسے مَتٰی تُسَافِرُ؟ اور کبھی شرطیہ۔ جیسے مَتٰی تَقُم اَقُم ؛

۷۔ اَیَّانَ مبنی بر فتحہ زمان کے واسطے آتا ہے۔ اور استفہام کے معنی دیتا ہے جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ؛

فائدہ۔ اَیَّانَ زمان مستقبل سے خاص ہے اور امور عظیمہ کے واسطے مستعمل ہوتا ہے۔ مگر مَتٰی عام ہے ؛

۸۔ کَیْفَ مبنی بر فتحہ اور استفہام حال کے واسطے آتا ہے۔ جیسے کَیْفَ اَنْتَ ؛

۹۔ مُذْ مُنْذُ کبھی یہ دونوں اول مدت کے معنی دیتے ہیں۔ اور اس صورت میں ان کے بعد مفرد معرفہ آتا ہے۔ جیسے مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ (ان) مُنْذُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ اور کبھی تمام مدت کے معنی اور اس صورت میں اُن کے بعد مقصود بالعدد ہوتا ہے خواہ مفرد ہو یا تثنیہ یا جمع۔ جیسے مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ (و) مُنْذُ یَوْمٌ۔ یَوْمَانِ۔ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ ؛

فائدہ۔ جمہور نحوی مُذْ اور مُنْذُ کو ترکیب میں مبتدا اور اس کے مابعد کو خبر کہتے ہیں ؛

۱۰۔ لَدٰی۔ وَلَدُنْ یہ دونوں عِنْدَ کے معنی دیتے ہیں۔ جیسے اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ اور ان کا استعمال عند کے مقابلہ میں خاص ہے۔ کیونکہ چیز کی موجودگی ان میں شرط ہے اور عِنْدَ میں شرط نہیں۔ پس اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ ہر حالت میں کہہ سکتے ہیں۔ خواہ مال زید کے سامنے موجود ہو یا اس کے گھر میں رکھا ہوا ہو۔ مگر اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ صرف اس وقت کہیں گے۔ جبکہ مال زید کے سامنے موجود ہو ؛

۱۱۔ قَطُّ مبنی بر ضم واسطے استغراق زمانہ ماضی منفی کے آتا ہے جیسے مَا رَاَیْتُہٗ قَطُّ ؛

۱۲۔ عَوْضُ مبنی بر ضم واسطے استغراق زمانہ مستقبل منفی کے آتا ہے۔ جیسے لَا اُعْطِیْہِ عَوْضُ یہ لفظ بسبب قطع اضافت کے مبنی بر ضم ہے مثل اسمائے جہاتِ ستہ ؛

فائدہ۔ ظروف غیر مبنی کو جب جملہ کی طرف اضافت کریں تو مبنی بر فتحہ ہو جاتے ہیں۔ جیسے هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُھُمْ۔ یَوْمُ اور حِیْنَ کو جب اِذْ کی طرف مضاف کریں تو اِذْ تنوین جری کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ جیسے یَوْمَئِذٍ کہ اصل میں تھا یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا۔ اسی طرح الفاظ مثل وغیرہ جبکہ مَا یا اَنْ یا اَنَّ کے پہلے آئیں ؛

# سبق نمبر (۴۴)

## سوالات

الف (۱) اسمائے مبنیہ کی حرکات کے کیا نام ہیں ؟

(۲) ضمیر فصل کا استعمال کس جگہ ہوتا ہے ؟

(۳) اسم اشارہ خطابی کے واسطے کتنے حروف ہیں اور کتنے صیغوں کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں ؟

(۴) اسم موصول کے جزو تام بننے کے واسطے کتنی چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے

(۵) اسماء الافعال اور فعل کے معنے میں کچھ فرق ہے یا نہیں ؟

(۶) مرکب امتزاجی کا دوسرا جز مبنی بر کسرہ کس صورت میں ہوتا ہے ؟

(۷) کذا کے استعمال کے واسطے کتنی شرطیں ہیں ؟

(۸) متیٰ اور ایّان کے استعمال میں کیا فرق ہے ؟

(۹) لَدُی کی جگہ عِندَ کب مستعمل ہو سکتا ہے ؟

(۱۰) قَطُّ اور عَوضُ کس کس جگہ مستعمل ہوتے ہیں ؟

ب۔ ان فقروں کا اردو میں ترجمہ کرو اور جن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے۔ ان کا استعمال بیان کرو:۔

(۱) قُل هو الله احد - انها زینب قائمة :

(۲) تلك الرسل - ذلك الكتب

(۳) انا الذی سمتنی امی حیدرہ - لننزعن من کل شیعة ایهم اشد علی الرحمن عتیا

(۴) غلقت الابواب وقالت هیت لك یقال للعبد یوم القیمة اتذکر یوم کذا وکذا

(۵) اذ اخرجه الذین کفروا ثانی اثنین اذ هما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن :

ج - فقرات مندرجہ ذیل کو صحیح کرو:۔

انه هذا قاعدة - هذه کتاب - جاء التی ضربته - علیك الرفق

هذا سیبویة - عندك کم درهم - ایان تسافر - لا اراه قط :

# سبق نمبر (۴۵)

## اسم کے متفرق احکام

**معرفہ ونکرہ** اسم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک معرفہ دوسری نکرہ یعنے ایک خاص اور دوسری عام :

**معرفہ** وہ اسم ہے جو ایک معین چیز کیواسطے بنایا گیا ہو۔ اس کی چھ قسمیں ہیں۔

۱۔ علم وہ اسم جو کسی خاص شخص یا شہر یا چیز کا نام ہو جیسے زَیْدٌ۔ مدینۃ۔ فراتٌ

۲۔ مضمرات وہ اسم جو متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کریں جیسے اَنَا اَنْتَ۔ ھُوَ :

۳۔ اسماء الاشارہ وہ اسم جن سے کسی چیز کی طرف اشارہ کریں جیسے ھٰذا۔ ذٰلکَ :

۴۔ اسمائے موصولہ وہ اسم جو صلہ کے بغیر جملہ کا جزو تام نہ ہوسکیں جیسے الذی۔ التی

۵۔ معرف باللام وہ اسم جس کے پہلے الف لام آئے۔ جیسے۔ الرَّجلُ

۶۔ وہ اسم جو ان پانچوں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے غلامُ زیدٍ۔ کتابُ الرجلِ :

(ان سب قسموں کی تفصیل وتشریح کتاب الصرف کے صفحہ ۱۱۷۔۱۲۰ میں لکھی جاچکی ہے)

نکرہ۔ وہ اسم ہے غیر معین چیز کے واسطے بنایا گیا ہو جیسے رجلٌ وامرأۃٌ :

**مذکر ومؤنث** مطلق اسم کی دو قسمیں ہیں ایک مذکر اور دوسری مؤنث مونث وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظاً یا تقدیراً ہو اور مذکر وہ ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت نہ ہو۔ پھر مونث کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی جس کے مقابلہ میں نر جاندار ہو جیسے اِمْرَأۃٌ وناقۃٌ کہ پہلے کے مقابلہ میں رجلٌ اور دوسرے کے مقابلہ میں جملٌ ہے دوسری سماعی جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں نہ ہو جیسے دارٌ (گھر) :

(ان سب کی تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۶ میں تحریر ہوچکی ہے) :

**واحد تثنیہ وجمع** افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ واحد تثنیہ اور جمع۔ پھر جمع کی دو قسمیں ہیں۔ ایک جمع سالم جس میں واحد کی بنا قایم رہے۔ جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ دوسری جمع مکسر جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جائے جیسے قولٌ سے اقوالٌ

(ان سب کی تفصیل کتاب الصرف کے صفحہ ۱۰۷ و ۱۰۸ میں لکھی جاچکی ہے) :

# سبق نمبر (۴۶) مؤنثات سماعیہ

**(۱) واجب التانیث (۴۰)**

(۱) اعضائے انسانی کے نام عَیْنٌ (آنکھ) اُذُنٌ (کان) خَدٌّ (رخسارہ) ثَدْیٌ (پستان) کَتِفٌ (کندھا) عَضُدٌ (بازو) یَدٌ (ہاتھ) کَفٌّ (ہتھیلی)۔ وَرِکٌ (سرین) فَخِذٌ (ران) سَاقٌ (پنڈلی)۔ رِجْلٌ (پاؤں) قَدَمٌ (گام) عَقِبٌ (ایڑی) سِنٌّ (دانت) کَبِدٌ (جگر) کَرِشٌ (اوجھ) اِسْتٌ (مقعد) اِصْبَعٌ (انگلی)؂

(۲) حیوانوں کے نام عَقْرَبٌ (بچھو)۔ ثَعْلَبٌ (لومڑی) اَرْنَبٌ (خرگوش) اَفْعٰی (اژدہا) فَرَسٌ (گھوڑی) عَنْکَبُوْتٌ (مکڑی)؂

(۳) قدرتی اشیاء اَرْضٌ (زمین)۔ رِیْحٌ (ہوا)۔ نَارٌ (آگ) لظٰی (شعلہ) مِلْحٌ (نمک)۔ ذَهَبٌ (سونا) ضَرَبٌ (شہد) عَیْنٌ و یَنْبُوْعٌ (چشمہ) شَمْسٌ (سورج)۔ یَمِیْنٌ (دایاں)۔ شِمَالٌ (بایاں)؂

(۴) مصنوعی اشیاء دَارٌ (گھر)۔ دَلْوٌ (ڈول) عَصَا (لاٹھی)۔ فُلْکٌ (کشتی) ذِرَاعٌ (گز) فاس (تبر) قَوْسٌ (کمان) مَنْجَنِیْقٌ (گوپیا)۔ خَمْرٌ (شراب) بئر (کنواں)۔ دِرْعٌ (زرہ)۔ فرش (بچھونا) کَاسٌ (پیالہ) مواسی (استرہ) سراویل شلوار؂

(۵) دوزخ کے نام جَهَنَّمُ۔ سعیر۔ جحیم۔ سقر؂

(۶) متفرقات نَفْسٌ (جان)۔ غُوْلٌ (مصیبت)۔ فِرْدَوْسٌ (باغ) عَرُوْضٌ (میزان شعر) حَرْبٌ (لڑائی)۔ ضَبُعٌ (بجو)؂

**جائز التانیث (۱۶)**

عنق (گردن) قفا (گدی)۔ لسان (زبان)۔ رحم (بچہ دان) بیت (گھر) قِدْر (ہنڈیا) سلم (صلح) صلاح (بہتری) حال (وقت) ضحٰی (چاشت) مسک (مشک) سما (آسمان) ثریٰ (خاک نمناک) طریق وسبیل (راستہ) سکین (چھری) سرطان (کیکڑا)؂

تنبیہ۔ پہلی قسم کی مؤنثات کی طرف جب کوئی فعل یا اسم اسناد کیا جائے۔ یا کوئی ضمیر اُن کی طرف راجع ہو۔ تو اُس عامل یا ضمیر کا مؤنث لانا واجب ہوتا ہے جیسے ما تدری نفس بای ارض تموت اور مؤنثات قسم دوم کی اسناد میں کلمہ کی تذکیر و تانیث اختیاری ہے جیسے هذه سبیلی ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوه سبیلا

# سبق نمبر (۴۷)

## تذکیر و تانیث کے متعلق فقرے و حکایتیں

ان فقروں اور کہانیوں کا اردو میں ترجمہ کرو۔ اور مؤنثات سماعی اور قیاسی کو پہچانو:-

الف (۱) اتصلت السفينة الى الجزيرة ❊

(۲) انظر الى الدجاجة كيف تجمع فروخها تحت اجنحتها ❊

(۳) لما القى موسىٰ عصاه فاذا هى حية تسعىٰ ❊

۴ عند احتكاك الاحجار تظهر النار ❊

(۵) اوحينا الى ام موسىٰ ان ارضعيه فاذا خفت عليه فالقيه فى اليم ❊

ب - صبى مرة كان يصيد الجراد - فنظر عقرباً فظن انها جرادة كبيرة فمد يده ليأخذها ثم تبعد عنها - فقالت العقرب لو انك قبضتنى فى يدك لخليتك عن صيد الجراد ❊

ج - البطن والرجلان تخاصموا فيما بينهم ايهم يحمل الجسم - فقالت الرجلان نحن بقوتنا نحمل الجسم - وقال الجوف انا ان لم اغذ من الطعام شيئاً فلا كنتما تستطيعان على المشى فضلاً عن ان تحملا شيئاً ❊

د - سلحفاة وارنب مرة تسابقتا فى العدو وجعلتا الحد بينهما الجبل لتتسابقا اليه - فاما الارنب فلاجل دلتها وخفتها وسرعتها توانت فى الطريق ونامت - واما السلحفاة فلاجل ثقل طبيعتها لم تكن تستقر ولا تتوانى فى الجرى فوصلت الى الجبل - فعند ما استيقظت الارنب من نومها وجدت السلحفاة قد سبقت فندمت حيث لا تنفعها الندامة ❊

# سبق نمبر (۴۸ و ۴۹)

## اسمائے عاملہ مشابہ بفعل

یہ پانچ اسم ہیں۔ مصدر - اسم فاعل - اسم مفعول - صفت مشبہہ - اسم تفضیل - اور یہ پانچوں فعل کی طرح رفع و نصب کا عمل کرتے ہیں۔ ان کا بیان حسب ذیل ہے :-

**مصدر** اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہے - اگر لازم ہو - تو فاعل کو رفع اور اگر متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے - مگر اکثر اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے جیسے اعجبنی قیامُ زیدٍ (زید کے کھڑے ہونے نے مجھے تعجب میں ڈالا) اس جگہ قیام مصدر لازم اپنے فاعل زید کی طرف مضاف ہے اور زید اگرچہ مضاف الیہ ہونے کے لحاظ سے مجرور ہے - مگر حقیقت میں محل رفع میں سمجھا جاتا ہے - کیونکہ وہ مصدر کا فاعل ہے ؛

عجبت من دق القصارِ الثوبَ (میں حیران ہوا دھوبی کے کپڑا کوٹنے سے) اس جگہ قصار (فاعل لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہے ؛

عجبت من ضرب اللصِ الجلادُ (میں حیران ہوا جلاد کے چور کو مارنے سے) اس جگہ لص (مفعول) لفظاً مجرور اور محلاً منصوب ہے ؛

**اسم فاعل** یہ اسم اپنے فعل معروف کی مانند عمل کرتا ہے جیسے اَذاھِبٌ غلامُکَ (کیا تیرا غلام جانے والا ہے) الضارب زیدٌ عمرًا (زید عمرو کو مارنے والا ہے)

اسم فاعل بھی اکثر اوقات اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے جیسے کامل الجود - ضاربُ عمرٍو ؛

**اسم مفعول** یہ اپنے فعل مجہول کی مانند عمل کرتا ہے - یعنے اُس اسم کو جو قائم مقام اس کے فاعل کا ہو رفع دیتا ہے - جیسے المضروب زیدٌ (زید مارا گیا) یہ بھی اکثر باضافت مستعمل ہوتا ہے - جیسے مقطوع الانف (جس کی ناک کٹی ہو - ہندی نکٹا) ؛

**تنبیہ** - اسم فاعل اور اسم مفعول کے عمل کرنے کے واسطے شرائط

ذیل کا ہونا ضروری ہے:

۱- یہ کہ حال یا استقبال کے معنے میں ہوں۔

۲- یہ کہ مبتدا۔ ذوالحال۔ موصوف۔ اسم موصول (ال بمعنے الذی) ہمزہ استفہام۔ حرف نفی میں سے کسی ایک کے پیچھے آئیں۔ امثلۂ ذیل پر غور کرو۔

| بیان شرط | امثلۂ اسم فاعل | امثلۂ اسم مفعول |
|---|---|---|
| مبتدا کے بعد | زید قائم ابوہ الآن او غداً<br>زید اُس کا باپ کھڑا ہونیوالا ہے اسوقت یا بروز آئندہ | زید مضروب غلامہ الآن او غداً<br>زید اُسکا غلام مارا گیا ہے۔ اس وقت یا بروز آئندہ |
| ذوالحال کے بعد | جاء زید راکبا غلامہ الآن او غداً<br>زید ایسے حال میں آیا کہ اسکا غلام سوار ہونیوالا ہے اسوقت یا بروز آئندہ | جاء زید مضروبا غلامہ الآن او غداً<br>زید اس حال میں آیا کہ اُسکا غلام مارا گیا اس وقت یا بروز آئندہ |
| موصوف کے بعد | ھذا رجل ضارب ابوہ الآن او غداً<br>یہ ایسا شخص ہے کہ اُس کا باپ مارنیوالا ہے۔ اسوقت یا بروز آئندہ | ھذا رجل مضروب ابوہ الآن او غداً<br>یہ ایسا شخص ہے کہ اسکا باپ مارا گیا ہے اس وقت یا بروز آئندہ |
| اسم موصول کے بعد | جاء الضارب ابوہ خالداً الآن او غداً<br>وہ شخص آیا جسکا باپ خالد کو مارنیوالا ہے اسوقت یا بروز آئندہ | جاء المضروب ابوہ الآن او غداً<br>وہ شخص آیا جس کا باپ مارا گیا ہے اسوقت یا بروز آئندہ |
| ہمزہ استفہام کے بعد | اقائم زید الآن او غداً<br>کیا زید کھڑا ہونیوالا ہے۔ اسوقت یا بروز آئندہ | امضروب ابوہ الآن او غداً<br>کیا اُس کا باپ مارا گیا ہے اس وقت یا بروز آئندہ |
| حرف نفی کے بعد | ما ضارب زید خالداً الآن او غداً<br>زید خالد کو مارنے والا نہیں اس وقت یا بروز آئندہ | ما مضروب ابوہ الآن او غداً<br>اُس کا باپ نہیں مارا گیا۔ اس وقت یا بروز آئندہ |

فائدہ۔ جب اسم فاعل نکرہ ہو۔ اور ماضی کے معنے اُس سے مقصود ہوں تو اُس کا مضاف لانا ضروری ہے۔ جیسے زیدٌ ضاربُ عمرٍو امس اور جب معرف باللام ہو تو پھر اُس میں تمام زمانے برابر ہوتے ہیں۔ جیسے زید الضارب ابوہٗ عمرًا الآن او غدًا او امس۔

## سبق نمبر ۵۱

**صفت مشبہ** یہ صفت اپنے فعل لازم کی طرح فاعل کو رفع کر دیتی ہے جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ وَجْہُہٗ اور اس کے عمل کے واسطے صرف یہ شرط ہے کہ مبتدا۔ ذو الحال موصوف۔ استفہام۔ حرف نفی میں سے کسی کے پیچھے آئے۔ اس کا صیغہ کبھی معرف باللام ہوتا ہے کبھی غیر معرف باللام اور ہر صورت میں اس کا معمول مضاف ہو گا۔ یا معرف باللام یا ان دونوں سے خالی۔ یہ چھ قسمیں ہیں لیکن ان میں سے ہر ایک کا معمول باعتبار فاعل شبیہ بمفعول اور مضاف الیہ ہونے کے یا مرفوع ہو گا یا منصوب یا مجرور۔ پس اس لحاظ سے صفت کی اٹھارہ صورتیں ہوئیں۔ ان کی مفصل کیفیت نقشہ میں دیکھو:-

| | قسم معمول / بیان حالت | حالت رفعی | حالت نصبی | حالت جری |
|---|---|---|---|---|
| صفت مشبہ بغیر الف لام | جبکہ معمول مضاف ہو | حسنٌ وجہُہٗ ا | حسنٌ وجہَہٗ ح | حسنُ وجہِہٖ ح |
| | جبکہ معمول معرف باللام ہو | حسنُ الوجہُ ق | حسنُ الوجہَ ا | حسنُ الوجہِ ا |
| | جبکہ معمول ان دونوں سے خالی ہو | حسنٌ وجہٌ ق | حسنٌ وجہاً ا | حسنُ وجہٍ ا |
| صفت مشبہ معرف الف لام | جبکہ معمول مضاف ہو | الحسنُ وجہُہٗ ا | الحسنُ وجہَہٗ ح | الحسنُ وجہِہٖ مم |
| | جبکہ معمول معرف باللام ہو | الحسنُ الوجہُ ق | الحسنُ الوجہَ ا | الحسنُ الوجہِ ا |
| | جبکہ معمول ان دونوں سے خالی ہو | الحسنُ وجہٌ ق | الحسنُ وجہاً ا | الحسنُ وجہٍ مم |

**فائدہ** جب صفت کا معمول مرفوع ہو تو اس میں ضمیر نہیں ہوتی کیونکہ اس وقت اس کا معمول اس کا فاعل ہوتا ہے۔ پس صفت کا صیغہ اس صورت میں ہمیشہ واحد آئے گا۔ خواہ معمول واحد ہو یا تثنیہ یا جمع۔ اور اگر معمول منصوب یا مجرور ہو تو صفت میں ضمیر ہو گی۔ جو موصوف کی طرف راجع اور اس کا فاعل ہو گی یہ ضمیر تذکیر و تانیث اور تثنیہ و جمع میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ پس نو صورتیں جن میں ایک ضمیر ہے احسن کہلاتی ہیں۔ اور دو صورتیں جن میں دو ضمیریں ہیں حسن اور چار صورتیں ہیں جن میں کوئی ضمیر نہیں قبیح ان کے علاوہ ایک مختلف فیہ اور دو ممتنع ہیں۔ نقشہ میں احسن کے واسطے ا۔ حسن کے واسطے ح۔ قبیح کے واسطے ق۔ مختلف فیہ کے واسطے مخ اور ممتنع کے واسطے مم لکھا گیا۔

## سبق نمبر (۵۱)

اسم تفضیل یہ اسم اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہے۔ اس کا استعمال تین طرح سے ہے:۔
۱۔ مِنْ سے جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو وَھِنْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔
۲۔ اَلْ سے جیسے زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ (زید سب سے بہتر ہے)۔ اس صورت میں اسم تفضیل کی مطابقت اپنے موصوف کے ساتھ صیغہ میں ضروری ہے جیسے زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ وَھِنْدُ نِ الْفُضْلٰی:۔
۳۔ اضافت سے۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم سے بہتر ہے) اس صورت میں اسم تفضیل کی مطابقت موصوف سے اختیاری ہے۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ وَھِنْدٌ فُضْلَی النِّسَاءِ یا یوں کہیں۔ زَیْدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ وَھِنْدٌ اَفْضَلُ النِّسَاءِ:۔

**تنبیہ۔** اسم تفضیل کا استعمال مذکورہ بالا صورتوں کے سوا جائز نہیں مگر جب مفضل علیہ معلوم اور معین ہو تو اس وقت اُس کا حذف جائز ہوتا ہے۔ جیسے اللہ اکبر یعنے اکبر کل شیءٍ یا اکبر من کل شیءٍ اور منجملہ تین صورتوں کے دو کا جمع کرنا بھی ناجائز ہے۔ جیسے زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو:۔

**فائدہ۔** تینوں صورتوں میں اسم تفضیل کا فاعل ضمیر ہوتی ہے۔ اور اسم تفضیل اسم مضمر میں عمل کرتا ہے۔ اسم مظہر میں نہیں کرتا۔ مگر ایسی صورت میں کہ اسم تفضیل باعتبار لفظ کے صفت کسی چیز کی ہو۔ اور باعتبار معنے کے صفت ایسی چیز کی ہو۔ کہ پہلی شےءٔ اور اُس کے غیر میں مشترک ہے اور نیز اسم تفضیل منفی ہو۔ جیسے مَارَاَیتُ رجلا احسن فِیْ عَیْنِہِ الْکُحْلُ مِنْہُ فِیْ عَیْنِ زَیْدٍ اس نے کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا۔ کہ اس کی آنکھ میں سرمہ بہت اچھا ہو۔ اس سرمہ سے جو زید کی آنکھ میں ہے اس مثال میں اَحْسَنَ باعتبار لفظ کے رجلا کی صفت ہے اور حقیقت میں کحل کی جو۔ باعتبار چشم رجل کے مفضل اور باعتبار چشم زید کے مفضل علیہ ہے پس احسن نے اس جگہ کحل اسم مظہر میں عمل کیا۔ یہ فقرہ یوں بھی کہا جا سکتا ہے:۔ مَارَاَیْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ فِیْ عَیْنِہِ الْکُحْلِ مِنْ عَیْنِ زَیْدٍ:۔

## سبق نمبر ۵۲: سوالات۔

الف (۱) جب مصدر مضاف ہو تو حالت فاعلیت میں اس کے معمول پر کیا اعراب آئے گا؟

(۲) اسم فاعل اور اسم مفعول کے عامل ہونے کے واسطے کیا شرط ہے؟

(۳) صفت مشبہ کے کون کون سے صیغے احسن ہیں۔ اور ان کے احسن کہلانے کی کیا وجہ ہے؟

(۴) جب اسم تفضیل مِنْ سے مستعمل ہو تو وحدت و جمعیت کی کیا صورت ہوگی؟

(۵) جب اسم فاعل معرف باللام ہو تو اس سے کونسا زمانہ مفہوم ہوگا؟

(ب)۔ فقرات ذیل کا ترجمہ کرو۔ اور جن الفاظ میں اسماء مشبہہ بفعل نے عمل کیا ہے۔ اُن کو ظاہر کرو:۔

(۱) اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ؞

(۲) خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُهَا ۔ اَشَدُّ تَنْكِيْدًا ؞

(۳) دفع الله النَّاسَ ۔ والمقيمي الصَّلٰوةَ ؞

(۴) اَنَّ المتيّم حَسَنَةٌ اسْوارہ ۔ جادلهم بالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ ؞

(۵) قال السَّمَّاكُ قَدْ اَعْجَبَنِي هجوم السَّمَكِ فِي الدجلة و لٰكِنِّي يلعم السمك الشِّصَّ ؞

(۶) الطريقُ مندرسة جادته ۔ والسَّيلُ مندرسٌ ۔ انحدارہُ ۔

(۷) الصَّياد ذو الشَّبكة مقطوعة امراسه اليوم او غدًا ؞

ج ۔ فقرات ذیل کو صحیح کرو۔ اور ہر ایک کی درستی کی وجہ بیان کرو:۔

(۱) زيد الافضل من عمرو ۔ الزيدان افضلان من عمر ؞

(۲) زيدٌ حَسَنٌ وجهُ ۔ زيدٌ حسنٌ وجهه ؞

(۳) قائم زيد الآن او غدًا ۔ مضروب ابوہ الآن او غدًا ؞

(۴) عجبت قيام زيد ۔ اعجبني زيد ضرب عمرًا ؞

---

ترجمہ: ... مبتدا اور احسن خبر اس جگہ اسم تفضیل کا استعمال اضافت سے ہے۔ اور الطرق مضاف الیہ محذوف ۔ پس ضمیر عاید اور مبتدا کی مطابقت ضروری نہ ہوگی ؞

## سبق نمبر ۳۵ (۵۳۹۵)

فعل کی تقسیم کئی طرح سے کی گئی ہے۔

**اوّل بلحاظ زمانہ** فعل کی تین قسمیں ہیں۔ ماضی مضارع۔ اور امر۔ ان تینوں کی تعریفیں اور مثالیں کتاب الصرف کے صفحہ ۲ میں مذکور ہو چکی ہیں:

**دوم بلحاظ لازم و متعدی** لازم وہ فعل ہے۔ جو صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کرے۔ جیسے جَلَسَ زَیْدٌ متعدی وہ جس کا اثر فاعل سے گزر کر مفعول تک پہنچے جیسے۔ ضَرَبَ زَیْدٌ خَالِدًا:

نسبت کے لحاظ سے فعل متعدی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک معروف جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔ دوسری مجہول جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو مفعول کے لحاظ سے متعدی کی تین قسمیں ہیں:۔

۱۔ متعدی بیک مفعول۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ خَالِدًا:

۲۔ متعدی بدو مفعول۔ جیسے اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْهَمًا:

۳۔ متعدی بسہ مفعول۔ جیسے اَعْلَمَ اللهُ زَیْدًا خَالِدًا عَالِمًا:

**سوم بلحاظ معرب و مبنی** فعلوں میں سے ماضی و امر مبنی ہیں۔ اور مضارع معرب۔ ماضی مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ امر مبنی بر جزم اور مضارع کے تین اعراب ہیں۔ رفع۔ نصب اور جزم۔ جیسا کہ ابھی لکھا جائے گا:

**مضارع کے معرب ہونے کی وجہ** مضارع کے معنی لغت میں مشابہ کے ہیں اور اسم فاعل کے ساتھ (جو معرب ہے) لفظاً و معنے دونو طرح سے مشابہ ہے۔ لفظی مشابہت تو یہ ہے۔ کہ ان دونوں میں تعداد حروف میں مساوات اور حرکات میں موافقت ہوتی ہے۔ جیسے یَضْرِبُ (بر وزن ضَارِبٌ معنوی مشابہت یہ ہے کہ وہ اسم فاعل کی طرح زمانہ حال و استقبال میں مشترک ہوتا ہے۔ جیسے یضرب (وہ مارتا ہے یا مارے گا) ضَارِبٌ (وہ مارنے والا ہے آج یا کل)

مضارع س یا سوف سے مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔ جیسے سیضرب و سوف یضرب اور لام مفتوحہ کے آنے سے حال کیساتھ جیسے انی لیحزننی (دیکھو صفحہ ۴ کتاب الصرف)

**مضارع کا اعراب** - اعراب کے لحاظ سے مضارع کے صیغے مندرجہ ذیل تین حصوں میں منقسم ہیں۔

(۱) واحد مذکر غائب۔ واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر مخاطب۔ واحد متکلم۔ متکلم مع الغیر۔ جبکہ صحیح ہوں۔ ان پانچوں کا رفع ضمہ سے نصب فتحہ سے اور جزم سکون سے آتا ہے۔ جیسے یَضرِبُ۔ لَن یَضرِبَ لم یَضرِبْ (دیکھو کتاب الصرف صفحہ ۱۹ و ۲۰)

(۲) ناقص واوی و یائی کے انہی پانچوں صیغوں کا رفع تقدیر ضمہ سے نصب فتحہ لفظی اور جزم لام کلمہ کے حذف سے ہوتا ہے۔ جیسے یَدْعُوْ و یَرْمِیْ لَنْ یدعوَ۔ لن یرمیَ۔ لم یدعُ و لم یرمِ۔ (دیکھو کتاب الصرف صفحہ ۶۷ و ۷۰)

ناقص الفی کے انہی پانچ صیغوں کا رفع تقدیر ضمہ سے نصب تقدیر فتحہ سے اور جزم حذف لام کلمہ سے ہوتا ہے جیسے یرضی۔ لن یرضی۔ لم یرضَ۔ (دیکھو کتاب الصرف صفحہ ۶۸ و ۷۰)

(۳) صحیح اور ناقص کے چار تثنیے۔ دو صیغے جمع مذکر غائب و حاضر اور ایک صیغہ واحد مؤنث مخاطب۔ ان ساتوں کا رفع اثبات نون سے۔ نصب اور جزم اس کے حذف سے آتا ہے۔ جیسے یفعلان۔ یدعوان۔ یرمیان۔ یرضیان کا رفع باثبات نون۔ لن یفعلا۔ لن یدعوا۔ ولن یرمیا۔ لن یرضیا کا نصب بحذف نون لم یفعلا۔ لم یدعوا۔ ولم یرمیا۔ لم یرضیا۔ کا جزم بحذف نون۔

**تنبیہ** - جمع مؤنث غائب اور مخاطب کے دو صیغے نون ضمیر کے ساتھ متصل ہونے سے مبنی بر سکون ہوتے ہیں۔ ناصب اور جازم کے داخل ہونے سے ان میں کچھ تغیر نہیں ہوتا۔

**فائدہ** - سبق نمبر ۴۔ اور اس سبق کے احکام اعراب یک جا پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ اسم کا اعراب رفع۔ نصب و جر ہے۔ اور فعل مضارع کا اعراب رفع۔ نصب اور جزم۔ گویا رفع و نصب دونوں میں مشترک ہے۔ اور جر کو اسم سے اور جزم کو مضارع سے خصوصیت ہے۔

# سبق نمبر (۵۵)

## حالت نصبی

مضارع کے عامل ناصب پانچ ہیں:-

(۱) اَنْ یہ حرف مضارع کو مصدر کے معنے میں کرتا ہے۔ جیسے اُحِبُّ اَنْ تقومَ ای احب قیامك۔

۲- لَنْ یہ حرف مضارع کو نفی تاکید مستقبل کے معنے میں کرتا ہے۔ جیسے لَنْ اَفعلَ۔

۳- کَیْ یہ حرف واسطے تعلیل و سببیت کے آتا ہے۔ یعنے اُس کا مابعد ماقبل کا سبب ہوتا ہے۔ جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الجَنَّۃَ۔

۴- اِذَنْ یہ حرف واسطے جواب اور جزا کے مضارع مستقبل کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے اَسْلِمْ اِذَنْ تدخل الجنّۃ۔

۵- اَنْ مقدرہ اور یہ چھ مقام پر آتا ہے۔

(۱) بعد حتّٰی جیسے سِرْتُ حتی ادخُلَ البَلَدَ۔

(۲) بعد لام کَیْ جیسے سرت لادخل المدینۃ۔

(۳) بعد لام جحد۔ جیسے مَاکان اللّٰہ لیعذ بھم۔

(۴) بعد اُس فَ کے جو امر کے پیچھے آئے۔ جیسے زرنی فاکرمك یا نہی کے بعد جیسے لا تطغوا فیہ۔ فیحل علیکم غضبی یا استفہام کے بعد۔ جیسے اَیْنَ بیتك فازُوْرَكَ یا نفی کے بعد۔ جیسے مَا تَأتینا فتحدثنا یا تمنا کے بعد۔ جیسے لیت لی مالا فانفقہ یا عرض کے بعد۔ جیسے الا تنزل بنا فتصیب خیراً۔

(۵) بعد اُس واؤ کے جو مواضع مذکورہ بالا کے پیچھے آئے جیسے اسلم وتسلم وغیرہ

(۶) بعد اُس واؤ کے جو اِلّٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے معنے میں ہو جیسے لالزمنك وتعطینی حقی۔

**تنبیہ** جو اَنْ مشتقات علم کے بعد واقع ہو مضارع کو نصب نہیں دیتا بلکہ وہ مخففہ اَنَّ مثقلہ سے ہوتا ہے۔ جیسے علمت ان سیکون منکم مرضی اور جو اَنْ ظن کے بعد آئے۔ اس کی دو حالتیں ہیں۔ اگر مصدریہ ہے تو نصب دیگا۔ جیسے حَسِبْتُ اَنْ تَرجِعَ اور اَنَّ مثقلہ سے مخففہ ہے تو رفع جیسے ظَنَنْتُ اَنْ سَیَقُوْمُ۔

# سبق نمبر (۵۶)

## حالت جزمی

مضارع کے عامل جزم پانچ حرف ہیں:-

۱- لم یہ حرف مضارع کو ماضی منفی کے معنے میں کر دیتاہے۔ جیسے لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (ای ما ولد ولا وُلِد)

۲- لما یہ حرف مثل لَمْ کے عمل کرتا ہے جیسے لَمَّا یضرب ای مَا ضَرَبَ فرق دونو میں اسقدر ہے۔ کہ لما کی نفی ماضی کے تمام زمانوں کو مستغرق ہوتی ہے پس لَمَّا یضرِبْ کے یہ معنے ہونگے۔ کہ ضارب نے کبھی کسی زمانہ میں ازمنہ گذشتہ سے نہیں مارا

۳- لام امر یہ حرف مضارع پر داخل ہوکر معنے طلب فعل کے پیدا کرتا ہے۔ جیسے لِیَضْرِبْ زَیْدٌ جب اس لام کے پہلے واو یا ف آئے تو ساکن ہوتاہے۔ جیسے فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلاً وَلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا ؂

۴- لائے نہی یہ حرف مضارع پر داخل ہوکر معنے ترک فعل کے پیدا کرتاہی جیسے لَا یَضْرِبْ زَیْدٌ

۵- انْ شرطیہ۔ یہ حرف دو فعلوں پر آتاہے۔ جن میں سے پہلا فعل دوسرے فعل کا سبب ہوتاہے جیسے انْ تضرب اَضرِب پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ یہ حرف ہمیشہ مستقبل کے معنے دیتاہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو۔ جیسے ان ضربتَ ضربتُ اور اس جگہ جزم تقدیری ہوگی۔ کیونکہ ماضی بنی ہے۔ اور اسکو اعراب نہیں آسکتا؂

جب شرط اور جزا دونو مضارع ہوں۔ یا صرف شرط مضارع ہو تو مضارع میں جزم واجب ہوگا۔ جیسے انْ تضرب اَضْرِبْ۔ ان تضرب ضربتُ اگر شرط ماضی اور جزا مضارع ہو تو جزا میں جزم اور رفع دونو جائز ہیں جیسے ان جئتنی اکرمْکَ او اکرمُکَ ؂

جب جزا فعل ماضی بغیر قد کے ہو تو اس کے پہلے ف کا لانا جائز نہیں جیسے اِنْ ضربتَ ضربتُ مگر جب جزا فعل مضارع مثبت یا منفی بہ لا ہو تو ف کا لانا اور نہ لانا دونو جائز ہیں جیسے ان یکن منکم الف یغلبوا الفین۔ ومن عاد فینتقم اللّٰہ منہ۔ اگر یہ دو نو صورتیں نہ ہوں تو ف کا لانا واجب ہے۔ جیسے ان یسرق فقد سرق اخ لہ من قبل۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ ؂

# سبق نمبر (۵۷)

## کلم المجازات (کلمات شرط وجزا)

یہ نو کلمے ہیں۔ جو ان کے معنے پر شامل ہونے سے مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ اور ہمیشہ دو جملوں پر آتے ہیں۔ جن میں سے پہلا شرط اور دوسرا جزا ہوتا ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے:۔

(۱) مَنْ اس کا استعمال ذوی العقول پر ہوتا ہے۔ جیسے مَنْ یَعْمَلْ سُوْءً یُجْزَ بِہٖ (جو برائی کرے وہ اس کی سزا پائے گا)

(۲) ما اس کا استعمال غیر ذوی العقول پر ہوتا ہے۔ جیسے مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَعْلَمْہُ اللّٰہُ (تم جو نیکی کرو خدا اس کو جانتا ہے)

(۳) ای۔ ذوی العقول اور غیر ذوا العقول دونو پر اس کا استعمال ہو سکتا ہے۔ اور باضافت مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے ایَّ رجلٍ تضرب اضرب (جسے تو مارے گا میں اسکو مارونگا) اَیًّا مَّا تدعوا فلہ الاسماء الحسنٰی (جس نام سے چاہو پکارو خدا تعالیٰ کے نام اچھے ہیں)

(۴) متیٰ جیسے متیٰ اضع العمامۃ تعرفونی۔ (تم مجھے اسوقت پہچانوگے جب میں پگڑی سر سے اتارونگا)

(۵) انّیٰ جیسے انّیٰ تکُنْ اَکُنْ (جہاں تو رہیگا میں رہوں گا)

(۶) اَیْنَمَا جیسے اینما تکونوا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ (موت تمہیں پکڑ لے گی خواہ تم کہیں ہو)

(۷) مَہْمَا جیسے مہما تأتنا بہ من اٰیۃٍ لتسحرنا بہا فانحن لک بمؤمنین۔ (نشانیوں میں سے تم جو کچھ ہمارے پاس لاؤ تاکہ تم ان سے ہمپر جادو کرو پس ہم تم پر ایمان نہیں لائینگے)

(۸) اِذْ مَا جیسے اذ ما دخلت علی الرسول فقل لہ حقا (جب تم پیغامبر کے پاس جاؤ تو سچ کہو)

(۹) حَیْثُمَا جیسے حیثما تقعد اقعد (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)

**تنبیہ** ان میں سے مَنْ۔ مَا۔ ایُّ۔ مَتیٰ۔ اَنّیٰ یہ پانچ استفہام کے معنوں میں بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ اور اس وقت صرف ایک جملہ ہوتا ہے۔ جیسے مَنْ اَنْتَ۔ مَا ھٰذَا۔ ایُّ شیئٍ ھٰذا۔ متی تسافر۔ انّیٰ زیدٌ؟

**فائدہ۔** متاخرین ایُّ شیئٍ کی جگہ اکثر ایش کا استعمال کرتے تھے مگر اب مصر شام میں ایش کی جگہ ایہ بولتے ہیں اور برخلاف قواعد نحوی کے اسکو آخر میں لاتے ہیں جیسے اسمک ایہ؟

## سبق نمبر (۵۸)

**افعال قلوب** یہ سات فعل ہیں: حَسِبْتُ۔ ظَنَنْتُ۔ خِلْتُ شک کے واسطے عَلِمْتُ رَأَیْتُ۔ وَجَدْتُ یقین کے واسطے اور زَعَمْتُ شک و یقین دونوں میں مشترک ہے ان کو افعال قلوب اس واسطے کہتے ہیں کہ ان کا تعلق دل سے ہے۔ اور ہاتھ پاؤں کو ان کے صدور میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔ اور چونکہ ان میں شک و یقین کے معنے پائے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کو افعال شک و یقین بھی کہتے ہیں۔

یہ فعل مبتدا اور خبر پر آتے ہیں۔ اور دونو کو بوجہ مفعولیت کے نصب دیتے ہیں۔ جیسے حَسِبْتُ الْجُودَ خَیْرًا۔ ظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا۔ خِلْتُ الدَّارَ خَالِیَةً۔ عَلِمْتُ زَیْدًا اَمِیْنًا۔ رَأَیْتُ اللّٰہَ اَکْبَرَ کُلِّ شَیْءٍ۔ وَجَدْتُ عَمْرًا بَخِیْلًا۔ زَعَمْتُ اللّٰہَ غَفُوْرًا۔ زَعَمْتُ الشَّیْطَانَ کَفُوْرًا۔

**تنبیہ**۔ افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے جب ایک کا ذکر کیا جائے۔ تو دوسرے کا ذکر کرنا واجب ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ دونو مفعول بمنزلہ ایک مفعول بہ کے ہوتے ہیں۔ مگر جب ظَنَّ بمعنے اِتَّہَمَ و عَلِمَ بمعنے عَرَفَ و رَأٰی بمعنے اَبْصَرَ و وَجَدَ بمعنے اَصَابَ کے ہوں۔ تو صرف ایک مفعول کو نصب آئیگا۔ اور اس وقت یہ افعال قلوب سے نہ ہونگے۔ جیسے ظَنَنْتُ زَیْدًا اَیْ اِتَّہَمْتُہٗ عَلِمْتُ بَکْرًا اَیْ عَرَفْتُ شَخْصَہٗ وغیرہ۔

جب یہ مبتدا و خبر کے بیچ میں آئیں۔ یا دونو سے مؤخر ہوں۔ تو اس وقت ان کا عمل زائل ہوجاتا ہے جیسے زَیْدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ۔ زَیْدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ ایسا ہی جب ہمزہ استفہام یا کا نفی یا لام ابتدا کے پہلے واقع ہوں۔ تو اس وقت بھی عمل باطل ہوتا ہے۔

**فائدہ**۔ صَیَّرَ۔ اِتَّخَذَ۔ جَعَلَ۔ خَلَقَ۔ تَرَکَ۔ افعال تصییر کہلاتے ہیں۔ یعنے وہ فعل جو ایک چیز کو اس کے اصلی حال سے پھرائیں۔ یہ بھی دو اسموں پر آتے ہیں۔ اور دونو کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے صَیَّرْتُ الطِّیْنَ خَزَفًا اِتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرَاہِیْمَ خَلِیْلًا۔ جَعَلَ الْاَرْضَ فِرَاشًا۔ خَلَقَ اللّٰہُ الْاِنْسَانَ ہَلُوْعًا۔ تَرَکْتُہٗ حَیْرَانَ۔

# سبق نمبر (۵۹)

**افعال مدح وذم** یہ چار فعل ہیں:۔ نِعْمَ۔ حَبَّذَا۔ بِئْسَ۔ سَاءَ پہلے دو فعل مدح اور توصیف کے واسطے آتے ہیں اور آخری دو ہجو اور ذم کے واسطے۔ ان میں سے نِعْمَ۔ بِئْسَ اور سَاءَ کا فاعل اکثر اسم ذواللام ہوتا ہے۔ یا وہ اسم جو ذواللام کی طرف مضاف ہو۔ اور اس کے بعد ایک اور اسم مرفوع ہوتا ہے جس کی توصیف یا ہجو مقصود ہوتی ہے۔ اور اس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں۔ جیسے نعم الرجل زیدٌ۔ نعم غلام الرجل زیدٌ۔ بئس الرجل بکر۔ بئس غلام الرجل بکر اور یہی حال سَاءَ کا ہے۔ کبھی نِعْمَ کے ساتھ مَا آتا ہے۔ جو شئ کے معنے میں نعم کا فاعل ہوتا ہے جیسے فَنِعِمَّا هِیَ اے نعم شئٍ هِیَ ؏

حَبَّذَا مرکب ہے حَبَّ فعل ماضی اور ذا اسم اشارہ سے جو اس حَبَّ کا فاعل ہے۔ اور اس کے بعد مخصوص بالمدح آتا ہے۔ جیسے حَبَّذَا زَیْدٌ ؏

**فائدہ** ترکیب میں مخصوص بالمدح یا بالذم مبتدا مؤخر ہوتا ہے۔ اور فعل مع فاعل کے خبر مقدم۔ بعض کے نزدیک مخصوص بالمدح والذم خبر مبتدا محذوف کی ہے۔ جو ایک ضمیر منفصل ہوتی ہے۔ اس صورت میں نعم الرجل زیدٌ کی تقدیر ہوگی۔ نعم الرجل ھو زیدٌ ؏

**افعال تعجب** فعل تعجب کے دو صیغے ہیں (۱) مَا اَفْعَلَهٗ جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا یعنے زید کیا ہی اچھا ہے۔ یہ اصل میں تھا اَیُّ شَئٍ اَحْسَنَ زَیْدًا اسمیں مَا بمعنے اَیُّ شَیْئٍ مبتدا ہے۔ اور اَحْسَنَ خبر۔ اس کا فاعل ھُوَ اس میں مستتر اور زَیْدًا مفعول بہ ہے (۲) اَفْعِلْ بِہٖ جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ یہ اصل میں تھا احسن زیدٌ اسمیں اَحْسِنْ صیغہ امر بمعنے ماضی ہے۔ اور زَیْدٌ فاعل ب زائدہ ؏

**فائدہ**۔ اگر ثلاثی مزید فیہ یا رباعی سے فعل تعجب کے معنے ادا کرنے ہوں تو لفظ اشدّ اس فعل کے مصدر کے پہلے ذکر کیا جاتا ہے جس سے فعل تعجب بنانا مقصود ہو۔ جیسے ما اشد اخضرارہٗ و اَشْدِدْ باخضرارہٖ ؏

# سبق نمبر (۶۰)

## ایک مشقی حکایت

اِس حکایت کا ترجمہ کرو اور جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے۔ اُن کے نام مع قسم کے لکھو۔

توحمت زوجۃُ فقیہ بخیل علی السمک واخبرت بذلک زوجہا۔ فقال لہا بئس الغذاء السمک وساء السمک من غذاء فانّ سِمِنَ سمٌ ومیمہٗ مرضٌ وکافہٗ کربۃ فرھنت شنفہا وھو لا یشعر واستدعت لہا بشیٔ منہ وبینما ھی جالسۃ علی المائدۃ اذا بہ قد اقبل فلما راٰھا تاکل قال لہا ما تاکلین یا حبیبتی فقالت سمکا ارسلتہ الیّ جارتی فلانۃ۔ فقال لہا ھلمی بشیٔ منہ الیّ فان نعم الغذاء السمکُ وحبذا السمکُ من غذاء۔ لانّ سِیْنَہٗ سِمَنٌ ومیمہٗ میمنۃ وکافہٗ کفایۃ فقالت لہ بئس معرفٌ السمک انت یا رجلُ۔ اذ کنت تذمّہٗ امس فکیف تمدح الیوم۔ فقال لہا نعم محدّدُ السمک انا۔ لانی صیّرتہ نوعین۔ نوع یقتنیٰ بالدینار وھو النوع القبیح ونوعٌ یُھدیٰ الی الجارِ الجادُ وھو النوع الملیح۔ فخجلت زوجتہ من خطابہ وتعجبت من سرعۃ جوابہ۔

| | | |
|---|---|---|
| ۱ توحمت | خواہش کی۔ | |
| ۲ کربۃ | اندوہ وغم گیر۔ | |
| ۳ شنفٌ | کان کا گوشوارہ۔ | |
| ۴ مائدۃ | دسترخوان۔ | |
| ۵ جار | پڑوسی۔ | |
| ۶ ھلمّ | آؤ ہلم بشیٔ لاؤ۔ | |
| ۷ سِمَنٌ | فربہی۔ | |
| ۸ معرفٌ | بیان کنندہ۔ | |
| ۹ محدّد | بیان کنندہ۔ | |
| ۱۰ صیّرتہ | میں نے اُس کو کیا۔ | |
| ۱۱ یقتنیٰ | خرید کیا جاتا ہے۔ | |
| ۱۲ ملیحٌ | عمدہ۔ | |

# سبق نمبر (۶۱)

**جملہ کی تقسیم** جملہ کی چار قسمیں ہیں :-

۱- جملہ اسمیہ جس کا پہلا جزو اسم ہو- جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ ۔

۲- جملہ فعلیہ جس کا پہلا جزو فعل ہو- جیسے قَامَ زَیْدٌ ۔

(حرف چونکہ نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ- اس واسطے یَا زَیْدُ- اِنَّ زَیْداً قَائِمٌ میں حرف کا کچھ لحاظ نہ ہوگا لیکن چونکہ حرف ندا قائم مقام اَدْعُوْ کے ہے اس لئے پہلا جملہ فعلیہ ہوا- اور دوسرا جملہ اسمیہ) ۔

۳- جملہ ظرفیہ جس کا پہلا جزو ظرف اور دوسرا جزو مظروف ہو- جیسے عِنْدِیْ مَالٌ ۔

۴- جملہ شرطیہ جسکے پہلے حرف شرط اور دو جملوں سے مرکب ہو جملہ اوّل کو شرط کہتے ہیں اور جملہ ثانی کو جزا- یہ دونو جملے فعلیہ ہوتے ہیں جیسے اِنْ تُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْكَ یا ایک فعلیہ اور دوسرا اسمیہ جیسے ان تضربنی فانا ضاربك

فائدہ- اس تقسیم سے ظاہر ہے کہ درحقیقت جملہ کی دو قسمیں ہیں- ایک اسمیہ دوم فعلیہ کیونکہ ظرفیہ ایک طرح سے جملہ فعلیہ اور بقول بعض جملہ اسمیہ ہے اور شرطیہ وہ جملہ فعلیہ یا ایک فعلیہ اور ایک اسمیہ سے مل کر بنتا ہے ۔

**جملہ خبریہ و انشائیہ** مفہوم کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں :-

۱- خبریہ جسکے کہنے والے کو جھوٹا یا سچا کر سکیں- جیسے جاءَ اَحْمَدُ ۔

۲- انشائیہ جسکے کہنے والے کی طرف جھوٹ یا سچ کی نسبت نہ ہو سکے جیسے اِضْرِبْ ۔

پس جس جملہ میں کسی قسم کی خبر پائی جائے وہ جملہ خبریہ ہے اور جس میں کسی طرح کی خواہش پائی جائے وہ جملہ انشائیہ- جملہ انشائیہ میں امر یا نہی یا استفہام یا تمنے یا ترجی یا عقود یا ندا یا عرض یا قسم یا تعجب یا دعا میں سے کسی چیز کا ہونا ضرور ہے- بغیر اس کے جملہ انشائیہ نہیں ہو سکتا ۔

# سبق نمبر (۶۲)

## جملۂ انشائیہ کی تقسیم

جملۂ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں۔ جیسا کہ امثلۂ ذیل سے ظاہر ہوگا:۔

(۱) امر۔ جیسے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ (نماز کا پابند رہ)۔

(۲) نہی۔ جیسے لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ (اونچی نہ بولو)۔

(۳) استفہام۔ جیسے ءَاِنَّکَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ (کیا آپ ہی یوسف ہیں)۔

(۴) تمنّی۔ جیسے یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا (کاش کہ میں مٹی ہوتا)۔

(۵) ترجی۔ جیسے لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیْبٌ (شاید کہ قیامت قریب ہو)۔

(۶)۔ عقود۔ وہ جملے جو کسی معاملہ کے انعقاد کے متعلق ہوں جیسے اِشْتَرَیْتُ نَکَحْتُ وغیرہ۔ اگرچہ ان میں فعل ماضی ہے مگر یہ بسبب حاضری فریقین کذب کا احتمال باقی نہیں رہتا۔

(۷)۔ ندا۔ جیسے یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ (اے یحییٰ کتاب کو مضبوط پکڑ)۔

۸۔ عرض۔ وہ جملہ جس میں کسی چیز کی درخواست نرمی سے کی جائے۔ جیسے۔ اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا (آپ ہمارے ہاں کیوں نہیں ٹھیرتے کہ آپ کی بہتری ہو)۔

(۹) قسم۔ جیسے تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ (خدا کی قسم میں تمہارے بتوں پر ضرور ہی اپنا داؤ چلاؤں گا)۔

(۱۰)۔ تعجب۔ جیسے قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَکْفَرَہٗ (انسان ہلاک ہو بڑا ہی ناشکرا ہے)۔

---

# عوامل کا بیان

نحو میں سَو عامل ہیں۔ اِن میں سے بعض حرف ہیں بعض فعل اور بعض اسم ایک فاضل مصنّف نے اِن سب کو نظم کیا ہے جو طلبا کی آسانی کی غرض سے اس جگہ درج کی جاتی ہے:۔

عامل اندر نحو صد باشد چنیں فرمودہ اند
شیخ عبد القاہر جرجانئے پیر ہُدا

معنوی از روئے دو باشد جملہ دیگر لفظیند
باز لفظی شد سماعی و قیاسی لے فتا

زاں نود یک داں سماعی ہفت دیگر بر قیاس
آں سماعی سیزدہ نوعست بے روئے ریا

### النوع الاول

نوع اول ہفدہ حرفِ جر بود میداں یقیں
کاندریں یک بیت آید جملہ بیچون وچرا

باؤ تاؤ کاف و لام و واو منذ و مذ خلا
رُبّ حاشا مِن عدا فی عن علیٰ حتّیٰ الیٰ

### النوع الثانی والثالث

اِنّ باَنّ کاَنّ لیت لٰکنّ لعلّ
ناصب اسم اند و رافع در خبر ضد ما و لا

### النوع الرابع

واو یا و ہمزہ و اِلّا اَیا وآی ہَیا
ناصبِ اسم اند پس ایں ہفت حرف اے مقتدا

### النوع الخامس

اَن و لن پس کے اِذن ایں چار حرفِ معتبر
نصب مستقبل کنند ایں جملہ دائم اقتضا

### النوع السادس

اِن و لم لمّا و لامِ امر و لائے نہی نیز
پنج حرفِ جازم فعل اند ہر یک بے دغا

### النوع السابع

مَن و ما مہما و ایٔ حیثما اذ ما متیٰ
اینما انّیٰ نہ اسمِ جازم آمد فعل را

### النوع الثامن

ناصب اسم منکر نوع ہشتم چار اسم
ہست چوں تمیز باشد آں منکر ہر کجا

اولیں لفظِ عشرہ باشد مرکب با احد
ہمچنیں تا تسع تسعین بر شمر ایں حکم را

باز ثانی کم چو استفہام باشد نے خبر | ثالث ایشاں کاین رابع ایشاں کذا

## النوع التاسع

نہ بود اسمائے افعالے کزاں شش ناصب اند | دونک بلہ علیک حیہل باشد و ہا
پس رُوَیْدَ باز رافع اسم را ہیہات داں | باز شتّان ست سرعان یاد گیر ایں ہیہا

## النوع العاشر

نوع عاشر سیزدہ فعل اند کایشاں ناقص اند | رافع اسم اند و ناصب در خبر چوں آو لا
کان صار اصبح اسےٰ و اضحےٰ ظل بات | ثمّ فتے ما دام ما انفک لیس باشد از قفا
مابرح مازال و افعالے کز ینہا مشتق اند | ہر کجا بینی ہمیں حکم ست در جملہ روا

## النوع الحادی عشر

دیگر افعال مقارب در عمل چوں ناقص اند | ہست آں کاد و کرب ہا او شک دیگر عسے

## النوع الثانی عشر

دیگر افعال یقین و شک بود کاں بر دو اسم | چوں درآید ہر یکے منصوب ساز د ہر دو را
خلت باشد با علمت پس حسبت باز عمت | پس ظننت بارأیت پس وجدت بےخطا

## النوع الثالث عشر

رافع اسماے جنس افعال مدح و ذم بود | چار باشد نعم بئس سار آنکہ حبذا

## عوامل قیاسیہ

بعد ازاں ہفت قیاسی اسم فاعل مصدر ست | اسم مفعول و مضاف و فعل باشد مطلقاً
پس صفت باشد کہ آں مانند اسم فاعل ست | ہفتم اسم تام باشد ناصب تمیز را

## عوامل معنویہ

عامل فعل مضارع معنوی باشد بداں
ہمچنیں معنے بود عامل یقیں در مبتدا

(۱) هٰذَا نَبِيٌّ كَرِيْمٌ (ترکیب) هٰذا اسم اشارہ مبتدا۔ نَبِيٌّ موصوف کَرِیْمٌ صفت۔ صفت اور موصوف مل کر خبر۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا ؛

(۲) سَمِعَ الصَّبِيُّ كَلَامًا (ترکیب) سَمِعَ فعل متعدی۔ الصَّبِيُّ فاعل كَلَامًا۔ مفعول بہٖ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ؛

(۳) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ (ترکیب) سَيِّدُ مضاف الْقَوْمِ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ خَادِمُ مضاف هُمْ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا ؛

(۴) قُتِلَ الْاِنْسَانُ (ترکیب) قُتِلَ فعل مجہول اَلْاِنْسَانُ مفعول مالم یسم فاعلہٗ فعل مجہول مفعول مالم یسم فاعلہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ؛

(۵) خَرَجْتُ مَخَافَةَ الشَّرِّ (ترکیب) خَرَجْتُ فعل با فاعل مَخَافَةَ مضاف الشَّرِّ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول لہٗ فعل با فاعل۔ مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ؛

(۶) كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا (ترکیب) کَانَ فعل ناقص اَمْرُ مضاف اَللّٰهِ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر اسم مَفْعُوْلًا خبر۔ فعل ناقص اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ؛

(۷) اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (ترکیب) اِنَّ حرف مشبہ بفعل۔ اللّٰهَ اسم عَلٰی جار کُلِّ مضاف شَیْءٍ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق خبر قَدِیْرٌ خبر۔ اسم اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا ؛

(۸) رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (ترکیب) رَاَیْتُ فعل با فاعل اَحَدَ عَشَرَ

ممیز۔ کُو کَباً تمیز۔ دونوں مل کر مفعول۔ فعل با فاعل مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہُوا۔

(۹) جَاءَ النَّاسُ کُلُّهُمْ (ترکیب) جَاءَ فعل النَّاسُ مؤکد کُلُّهُمْ مضاف مضاف الیہ مل کر تاکید۔ مؤکد مع تاکید کے فاعل ہُوا فعل مع فاعل کے جملہ فعلیہ ہُوا۔

(۱۰) یَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ (ترکیب) یا حرف ندا قائم مقام اَدْعُوْ فعل با فاعل حَسْرَةً مفعول بہ عَلٰی حرف جار الْعِبَادِ مجرور جار مجرور مل کر متعلق فعل۔ فعل با فاعل اپنے مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہُوا۔

(۱۱) اَوْحَيْنَا اِلٰی اُمِّ مُوْسٰی اَنْ اَرْضِعِيْهِ (ترکیب) اَوْحَیْنَا فعل با فاعل اِلٰی جار اُمِّ مضاف مُوْسٰی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق فعل اَنْ مصدریہ اَرْضِعِیْ فعل با فاعل ہٗ ضمیر مفعول۔ فعل با فاعل مع مفعول کے جملہ ہو کر بتاویل مصدر مفعول ہُوا۔ فعل با فاعل۔ اپنے مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہُوا۔

(۱۲) مَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ (ترکیب) مَنْ۔ موصولہ متضمن معنی شرط وَجَدَ فعل ضمیر راجع بسوے مَنْ فاعل خَيْرًا مفعول فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول مع صلہ کے مل کر شرط۔ فَ جزائیہ لِيَحْمَدْ فعل ضمیر راجع بسوے مَنْ فاعل۔ اَللّٰهَ مفعول۔ فعل مع فاعل و مفعول کے جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوئی۔ شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہُوا۔

# حرف کا بیان

حرف کی دو قسمیں ہیں (۱) عاملہ (۲) غیر عاملہ۔ ان دونو قسموں کا مختصر بیان **کتاب الصرف** کے خاتمہ میں علٰحدہ علٰحدہ مذکور ہو چکا ہے۔ اِس جگہ کسی قدر تفصیل کے ساتھ بہ ترتیب حروف تہجی پھر لکھا جاتا ہے:۔

## حرف الف

**الف۔** یہ حرف عربی زبان میں ہمیشہ ساکن مستعمل ہوتا ہے اور کلمات مبنیہ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے ذا و مَا وغیرہ ÷

**ھمزہ۔** کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) ندائے قریب۔ جیسے اَفَاطِمُ مَهْلاً بعضَ ھذا التدلُّل یعنے یا فاطمۃُ (۲) استفہام۔ جیسے اَ زَیْدٌ قَائِمٌ (۳) انکار ابطالی اور اسکی دو صورتیں ہیں:۔ اول یہ کہ ہمزہ کا مابعد مثبت ہو تو منفی کے معنے حاصل ہوں۔ جیسے اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا اے لَا یُحِبُّ دوم یہ کہ ہمزہ کا مابعد منفی ہو تو مثبت کے معنے حاصل ہوں۔ جیسے اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ اے شَرَحْنَا صَدْرَکَ ان دو مقاموں میں ہمزہ کے لانے سے اسکے مابعد کا ابطال مقصود ہے (۵)۔ تقریر یعنے مخاطب سے ایسی بات کا اقرار کرانا جو متکلم کا مظنون اور اُسکے نزدیک ثابت ہو۔ جیسے اَضَرَبْتَ زَیْداً ÷

**اَجَلْ** حرف جواب ہے اور نَعَمْ کی مانند متکلم کی تصدیق کلام کے واسطے آتا ہے۔ اکثر نحویوں نے ان دونو میں یہ فرق بیان کیا ہے کہ خبر کے بعد اَجَلْ کا استعمال اور استفہام کے بعد نَعَمْ کا استعمال احسن ہے ÷

اِذَا اِذْ دونو کا بیان ظروف مبنیہ کے ذیل میں ہو چکا ہے ÷

اِذْ مَا حرف شرط ہے اور اِنْ شرطیہ کا سا عمل کرتا ہے۔ جیسے اِذْ مَا دخلتَ تَجِدُ الرَّسُوْلَ فَقُل لَهٗ حقًّا ؏

اِذَنْ فعل مضارع کا ناصب اور جواب وجزا کے واسطے مستعمل ہوتا ہے جیسے اَسلِم اِذَنْ تَدْخُلَ الجَنَّةَ ؏

اَلْ اس کی تین قسمیں ہیں۔ حرف تعریف۔ اسم موصول۔ زائد۔ قسم اول چار معنوں میں مستعمل ہوتا ہے ؏

(۱) عہد خارجی جس کا مدخول متکلم اور مخاطب کو معلوم ہو۔ جیسے جَاءَ الْاَمِیْرُ

(۲) عہد ذہنی جو متکلم کے ذہن میں ایک فرد غیر معین مراد ہو۔ جیسے اَخَافُ اَنْ یَّاْکُلَهُ الذِّئْبُ ؏

(۳) جنسی جس سے مراد جنس ہو۔ جیسے الرجل افضل من المرأۃ ؏

(۴) استغراقی جو تمام افراد کو شامل ہو۔ جیسے الانسان حیوان ؏

اسم موصول جب کہ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہو جیسے الضارب والمضروب۔ زائد جب کہ اعلام پر آئے۔ جیسے الحسن الخلیل وغیرہ ؏

اَلَا (بفتح ہمزہ وتخفیف لام) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ (۱) تنبیہ جیسے اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ (۲) توبیخ وانکار جیسے اَلَا زَیْدٌ قَائِمٌ (۳) تمنی جیسے اَلَا تَنْزِلُ عِنْدِیْ (۴) عرض یعنے کسی چیز کا نرمی سے مانگنا۔ جیسے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَکُمْ (۵) تحضیض یعنے کسی چیز کا سختی سے طلب کرنا جیسے اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّکَثُوْٓا اَیْمَانَهُمْ ؏

اَلَّا (بفتح وتشدید لام) حرف تحضیض ہے۔ اور جملہ فعلیہ سے مختص ہے۔ جیسے اَلَّا تُصَلِّیْ

اِلَّا (بالکسر وتشدید لام) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ (۱) استثناء جیسے فشربوا منہ الا قلیلا (۲) صفت بمعنے غیر۔ جیسے لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (۳) عطف۔ جیسے لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْکُمْ حُجَّةٌ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ؏

اِلیٰ حرف جر ہے۔ اور مندرجۂ ذیل معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) واسطے انتہائے غایت کے خواہ زمانی ہو جیسے اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی اللَّیْلِ خواہ مکانی جیسے اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی (۲) معیت جیسے لَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَھُمْ اِلٰی اَمْوَالِکُمْ (۳) مرادف لام۔ جیسے اَلْاَمْرُ اِلَیْكَ (۴) موافقت جیسے یَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اور بمعنے عِنْدَ جیسے اَشْھٰی اِلَیَّ مِنَ الرَّحِیْقِ السَّلْسَلِ ؛

اَمْ حرف عطف ہے۔ اور کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) متصلہ جبکہ اسکا مابعد اس کے ماقبل سے مربوط اور ہمزہ استفہام اس کے پہلے ہو جیسے اَزَیْدٌ عِنْدَكَ اَمْ عَمْرٌو (۲) منقطعہ جو اس کے خلاف ہو۔ جیسے اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ۔

اَمَا (بفتح وتخفیف میم) بہ اَلَا کے معنے میں آتا ہے۔ اور اکثر اس کے بعد قسم ہوتی ہے جیسے اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ تَجِدِیْنَ وَجْدِیْ ؛

اَمَّا (بفتح وتشدید میم) کئی معنوں میں آتا ہے (۱) شرط۔ جیسے اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ (۲) تفصیل۔ جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو وَبَکْرٌ اَمَّا زَیْدٌ فَضَرَبْتُہٗ وَاَمَّا عَمْرٌو فَاَکْرَمْتُہٗ وَاَمَّا بَکْرٌ فَاَعْرَضْتُ عَنْہُ۔ اس صورت میں اَمَّا کا تکرار ضروری ہے (۳) کبھی شروع کلام کے واسطے آتا ہے۔ اور اس سے کوئی تفصیل مقصود نہیں ہوتی جیسے اَمَّا بَعْدُ ؛

اِمَّا (بہ کسر وتشدید میم) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) شک جیسے جَآءَنِیْ اِمَّا زَیْدٌ وَاِمَّا عَمْرٌو (۲) تخییر جیسے اِمَّا اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِیْھِمْ حُسْنًا (۳) تفصیل۔ جیسے اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا ؛

تنبیہ۔ بعض نحویوں کے نزدیک اِمَّا مرکب ہے اِنْ و مَا سے کبھی حذف ہو کر صرف اِنْ رہ جاتا ہے۔ جیسے اِنْ مِنْ ضَیْفٍ اے اِمَّا مِنْ ضَیْفٍ ؛

اِنْ (بالکسر) کئی معنوں میں آتا ہے (۱) شرط۔ جیسے اِنْ یَّنْتَھُوْا یُغْفَرْ لَھُمْ (۲) نفی جیسے اِنِ الْکٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ (۳) مخففہ اِنَّ

مثقلہ سے جیسے اِنْ کُلٌّ لَمَّا جَمِیْعٌ لَدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ؁
اَنْ (بالفتح) کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) ناصب مضارع جیسے اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ (۲) حرف مصدریہ جیسے فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِہٖ اِلَّا اَنْ قَالُوْا (۳) حرف زائد جیسے لَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ۔
اِنَّ - اَنَّ ان دونوں کا بیان صفحہ ۲۱ میں ہو چکا ہے ؁
اَنّٰی (مفتوحہ ومشددہ۔ مقصورہ) کلمۂ ظرف ہے۔ اور استفہام کے واسطے آتا ہے۔ جیسے یَا مَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا ؁
اَوْ (بالفتح وتخفیف) حرف عطف ہے۔ اور یا کے معنے دیتا ہے۔ خبر میں شک کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ اور انشاء میں تخییر کے واسطے آتا ہے جیسے تَزَوَّجْ ھِنْدًا اَوْ اُخْتَھَا ؁
فائدہ۔ جب ایک چیز کا عطف دوسری چیز پر اَوْ سے کیا جائے۔ تو معطوف علیہ کے صدر میں اِمَّا آسکتا ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ اِمَّا زَیْدٌ اَوْ عَمْرٌو ؁
اِیْ (بالکسر وسکون یٰ) حرف جواب ہے۔ اور تصدیق کلام متکلم کے واسطے حرف قسم کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے اِیْ وَاللّٰہِ ؁
اَیْ (بالفتح وسکون یٰ) کبھی ندا کے واسطے آتا ہے۔ جیسے اَیْ زَیْدُ اور کبھی تفسیر کے واسطے۔ جیسے عِنْدِیْ عَسْجَدٌ اَیْ ذَھَبٌ ؁
اَیَا حرف ندا ہے۔ جیسے اَیَا مَنَازِلَ سَلْمٰی اَیْنَ سَلْمَاکِ ؁

## حرف الباء

ب یہ حرف کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) الصاق یعنے اتصال۔ جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (۲) استعانت۔ جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (۳) سببیت جیسے اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ (۴) مصاحبت جیسے خَرَجَ زَیْدٌ بِعَشِیْرَتِہٖ (۵) مقابلہ ومبادلہ جیسے بِعْتُ الْفَرَسَ بِمِائَۃِ دِیْنَارٍ (۶) تعدیہ جیسے ذَھَبْتُ بِزَیْدٍ (۷) ظرفیت۔ جیسے جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ

(۸) بمعنے مِن جیسے عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ (۹) قسم جیسے بِاللّٰہِ لَاَ فْعَلَنَّ کَذَا (۱۰) زائد قیاسی جو نفی یا استفہام کی خبر میں آئے جیسے لَیْسَ زَیْدٌ بِشَاعِرٍ۔

بَلْ۔ حرف اضراب ہے۔ جو پہلی چیز سے اعراض اور دوسری چیز کے اثبات کے واسطے آتا ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو یعنے بَلْ جَاءَنِیْ عَمْرٌو۔

بلیٰ حرف جواب ہے۔ اور کلام مخاطب کی نفی اور اس کے ابطال کیواسطے آتا ہے۔ اور اس کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) یہ کلام استفہام سے خالی ہو۔ جیسے زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰی (۲) یہ کلام استفہامی ہو۔ خواہ استفہام حقیقی ہو۔ جیسے اَلَیْسَ زَیْدٌ بِقَائِمٍ کے جواب میں کوئی کہے۔ بلیٰ خواہ توبیخی۔ جیسے اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰهُمْ بَلٰی۔

## حرف التاء۔

ت یہ حرف کئی معنوں میں آتا ہے۔ (۱) قسم اور اس حالت میں لفظ اللّٰہ سے مختص ہو گا۔ جیسے تَاللّٰہِ (۲) حرف خطاب آخر اسماء میں جیسے اَنْتَ وَ اَنْتِ (۳) ضمیر آخر افعال میں۔ جیسے ضَرَبْتَ۔ ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُ۔

## حرف الثاء۔

ثُمَّ (بالضم) حرف عطف ہے۔ اور تین چیزوں کا خواستگار۔ معطوف علیہ کے حکم میں اشتراک[۱]، ترتیب[۲] اور مہلت[۳] جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو۔

ثَمَّ (بالفتح) ظرف ہے۔ اور مکان بعید کی طرف اس سے اشارہ کیا جاتا ہے۔ جیسے وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ۔

## حرف الجیم۔

جَیْرِ حرف جواب ہے۔ اور تصدیق کلام متکلم کے واسطے نَعَمْ کی مانند مستعمل ہوتا ہے۔

## حرف الحاء

حَاشَا ۔ اس کا استعمال تین طرح سے ہے (۱) حرف جار بمعنے استثناء جیسے جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ (۲) فعل اور اس کا فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے جیسے رَأَیْتُ النَّاسَ مَا حَاشَا قُرَیْشًا (۳) اسم بمعنے تنزیہ جیسے حَاشَ لِلّٰہِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْہِ مِنْ سُوْءٍ ۔

حَتّٰی ۔ کئی معنوں میں آتا ہے (۱) انتہائے غایت ۔ جیسے نمت البارحۃ حتّی الصباح (۲) بمعنے مع ۔ جیسے مات الناس حتی الانبیاء ۔
(۳) بمعنے کَے اور اس وقت مضارع کو بہ تقدیر اَنْ نصب دیتا ہے ۔
جیسے اَسْلَمْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ ۔

## حرف الخاء

خَلَا ۔ اس کا استعمال دو طرح سے ہے (۱) حرف جار بمعنے استثناء جیسے جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا زَیْدٍ (۲) فعل اور اس وقت مفعول کو نصب دیتا ہے جیسے اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ ۔

## حرف الراء

رُبَّ حرف جر ہے ۔ ہمیشہ صدر کلام میں آتا ہے اور مجرور اس کا اکثر نکرہ موصوفہ ہوتا ہے یہ حرف تکثیر و تقلیل دونوں معنوں کا فائدہ دیتا ہے ۔ جیسے رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ ۔ جب مَا کافہ اس کو لاحق ہو تو اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے اور اس وقت اکثر مخفف پڑھا جاتا ہے جیسے رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۔

## حرف السین

س مضارع پر آتا ہے ۔ اور اس کو مستقبل قریب کے معنے میں خاص کر دیتا ہے ۔ جیسے فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ ۔
سَوْفَ مضارع پر داخل ہو کر اس کو مستقبل بعید کے معنے میں کر دیتا ہے ۔ جیسے سَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ کبھی اس پر لام تاکید بھی آجاتا ہے ۔

جیسے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ؛

## حرف العین

عَدَا حرف جار ہے۔ اور اس کا مجرور مستثنیٰ کے حکم میں ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ فِي الْقَوْمُ عَدَا زَیْدًا ؛

عَلٰی کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ (۱) استعلا جیسے وَعَلَی الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ (۲) ضرر۔ جیسے عَلَیْھَا مَا اكْتَسَبَتْ (۳) شرط جیسے اَصْفَحُ عَنْ زَلَّاتِكَ الْمَاضِیَةِ عَلٰی اَنْ تُصْلِحَ اَعْمَالَكَ الْاٰتِیَةِ (۴) تعلیل جیسے وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰكُمْ (۵) بمعنے لکن جیسے فُلَانٌ جَهَنَّمِیٌّ عَلٰی اَنَّهٗ لَا یَیْأَسُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ (۶) بمعنے فی جیسے دَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَةٍ (۷) بمعنے من جیسے وَیْلٌ لِلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ؛

تنبیہ جب علٰی کے پہلے مِن آئے۔ تو اُس وقت علٰی اسم ہوتا ہے۔ جیسے نَزَلْتُ مِنْ عَلَی الْفَرَسِ ؛

عَنْ کئی معنیوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تجاوز جیسے رَمَیْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ (۲) تعلیل جیسے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی (۳) بدل۔ جیسے وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا (۴) بمعنے من جیسے هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ ؛

تنبیہ جب عن کے پہلے مِن آئے۔ تو اس وقت عن اسم ہوتا ہے۔ جیسے جَلَسَ زَیْدٌ مِنْ عَنْ یَّمِیْنِیْ ؛

عِنْدَ اور عَوْضُ کا بیان ظروف مبنیہ کے ذیل میں ہو چکا ہے ؛

## حرف الغین

غَیْرُ اسم لازم الاضافہ ہے مگر مضاف الیہ کبھی لفظ سے محذوف بھی ہوتا ہے جبکہ عبارت سابق سے اسکے معنے مفہوم ہوں۔ جیسے لَا غَیْرُ۔ لَیْسَ غَیْرُ ؛

## حرف الفاء

فَ - کا استعمال تین طرح سے ہے۔ (۱) عاطفہ۔ جب کہ ترتیب مقصود ہو۔ جیسے جَآءَ زَیْدٌ فَعَمْرٌو (۲) فائے تعقیب۔ جیسے دَخَلْتُ الْبَصْرَۃَ فَبَغْدَادَ (۳) جواب شرط۔ جیسے اِنْ جِئْتَنِیْ فَاُکْرِمُكَ ﴿

فِیْ کئی معنوں میں مستعمل ہے (۱) ظرفیت خواہ حقیقۃً ہو۔ جیسے اَلْمَآءُ فِی الْکُوْزِ۔ خواہ مجازاً جیسے وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ (۲) مصاحبت جیسے فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ (۳) تعلیل۔ جیسے فَذٰلِکُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ (۴) استعلاء جیسے وَلَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ (۵) مقایسہ جب کہ مفضول سابق اور فاضل لاحق کے درمیان واقع ہو۔ جیسے فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَلِیْلٌ (۶) مرادف اِلٰی جیسے فَرَدُّوْٓا اَیْدِیَهُمْ فِیْٓ اَفْوَاهِهِمْ ﴿

## حرف القاف

قَدْ اس کا استعمال چار طرح پر ہے ﴿

(۱) حرف تحقیق جب ماضی کے پہلے آئے۔ جیسے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا ﴿

(۲) حرف تقلیل جب مضارع کے پہلے آئے جیسے قد یصدق الکذوب ﴿

(۳) اسم بمعنے حَسْبُ جیسے قَدْ زَیْدٍ دِرْهَمٌ ﴿

(۴) اسم فعل بمعنے یکفی۔ جیسے قد زیدًا درهمٌ ﴿

قط۔ اس کا استعمال دو طرح سے ہے:۔

(۱) ظرف زمان واسطے استغراق نفی ماضی کے آتا ہے اور ماضی ومضارع دونو پر داخل ہوتا ہے جیسے ما فعلتہ قط۔ لا افعلہ قط ﴿

(۲) بمعنے انتہ اس وقت طٌ ساکن ہوتی ہے۔ اور اکثر اس کے شروع میں فَ آتی ہے جیسے قام زیدٌ فقط ﴿

## حرف الکاف

كَ حرف جارہ ہے۔ اور چار معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) تشبیہ۔ جیسے

زَیْدٌ کَالاسد (۲) تمثیل مضمون جملہ بجملہ دیگر جیسے اجعل لنا اِلٰھًا کما لھم اٰلِھَۃٌ (۳) زائدہ جیسے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (۴) بمعنے مثل اسوقت اسم کا حکم رکھتا ہے جیسے یضحکن عن کالبرد المنھم ؛

کَ غیر جارہ کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم ضمیر منصوب ومجرور ۔ جیسے مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ (۲) حرف جب کہ اسم اشارہ اور ضمیر منفصل منصوب کے آخر میں آئے۔ جیسے ذٰلِکَ وَاِیَّاکَ ؛

کَاَنَّ ۔ (بہ نون مشددہ مفتوحہ) صفحہ ۲۱ میں مذکور ہو چکا ہے ؛

کَذَا ۔ کنایہ کے واسطے آتا ہے جیسے فعلتُ کذا ۔ رأیتُ بمکانٍ کذا ۔

کَلَّا حرف ردع وزجر ہے ۔ جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؛

کِلَا وکِلتا یہ دو نو حرف لفظوں میں مفرد اور معنوں میں تثنیہ اور ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصصہ کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتے ہیں ۔ جیسے کلا الرجلین کلتا الجنتین ؛

کَمْ ۔ صفحہ ۴۴ میں مذکور ہو چکا ہے ؛

کَیْ ۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) مختصر کیف کا ۔ جیسے کَیْ تجنحون الی سلم وما ثئرت (۲) بمعنے لام تعلیل جبکہ ما استفہامیہ سے ملے ۔ جیسے یرجو الفتی کیما یضر وینفع (۳) بمنزلہ اَنْ مصدریہ ۔ جیسے لکیلا تأسوا ؛

کَیْفَ ۔ دو معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) شرط اس صورت میں اس کے بعد دو ایسے فعلوں کا آنا ضروری ہے ۔ جو لفظاً اور معنےً متفق ہوں جیسے کیف تصنع اصنع (۲) استفہام یہ کبھی اسم پر آتا ہے ۔ جیسے کیف انت اور کبھی فعل پر جیسے کیفَ تکفرُوْنَ بِاللّٰہِ ؛

## حرف اللام

ل ۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) عامل جر (۲) عامل جزم (۳) غیر عامل ؛

لام جارہ جب اسم ظاہر پر آئے ۔ تو مکسور ہوتا ہے ۔ جیسے لِزَیْدٍ مگر

مستغاث پر آئے تو مفتوح ہوتا ہے اور اس صورت میں یا کا اس کے پہلے آنا ضروری ہے جیسے یا لزید اور جب اسم ضمیر پر آئے تو مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے لنا۔ لکم مگر واحد متکلم میں مکسور ہوگا۔

لام جارہ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے (۱) اختصاص جیسے الحمد للہ (۲) تعلیل۔ جیسے ضربت زیداً للتادیب (۳) تاریخ یعنے مہینہ کی شب مقرر کرنے کے واسطے جیسے مات زید لثلث بقین من شھر رمضان (۴) انشاء تعجب کے واسطے۔ جیسے للہ درہ (۵) عاقبت یعنے انجام کار ظاہر کرنے کے لئے جیسے لدوا للموت وابنوا للخراب (۶) حصول منفعت جیسے لہا ما کسبت۔

لام جازمہ لام امر ہے جو مضارع غائب کے پہلے آکر اسکو جزم دیتا ہے اور طلب کے معنے پیدا کرتا ہے۔ جیسے لیضرب۔ فؔ اور واؔو کے بعد یہ لام اکثر ساکن ہوتا ہے۔ جیسے فلیستجیبوا لی۔ ولیؤمنوا بی۔

لام غیر عاملہ کی کئی قسمیں ہیں (۱) لام ابتداء جو مضمون جملہ کی تاکید کے واسطے آتا ہے جیسے لانتم اشد رھبۃً (۲) لام زائدہ۔ جیسے الا انھم لیاکلون الطعام (۳) جواب لو ولولا وقسم جیسے لو تزیلوا لعذبنا۔ لولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لفسدت الارض۔ تاللہ لقد اثرک اللہ علینا۔

لاؔ۔ اس کی تین قسمیں ہیں (۱) لائے نافیہ (۲) لائے نہی (۳) لائے زائدہ۔ لائے نافیہ کبھی نفی جنس کے واسطے آتا ہے جیسے لاریب فیہ اور کبھی لیس کے معنے دیتا ہے۔ جیسے لا رجل قائماً۔
لائے نہی مضارع کے پہلے آتا ہے۔ جیسے لا یضرب
لائے زائد تاکید کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لئلا یعلم اھل الکتاب۔

لعلّ۔ لکنّ۔ ان کا بیان صفحہ ۲۲ میں لکھا جاچکا ہے۔
لکنؔ (۱) بہ تخفیف نون اس وقت کچھ عمل نہیں کرتا جیسے لکن کانوا ھم

الظّٰلِمِیْنَ (۲) حرفِ استدراک اور اس کے پہلے نفی یا نہی کا ہونا ضروری ہے جیسے مَا جَاءَنِیْ زیدٌ لٰکن عمرٌو۔ لا یقم زید لٰکن عمرو ؛

**لَمْ** مضارع کو جزم دیتا ہے۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ ؛

**لَمَّا** (۱) مضارع کو جزم دیتا ہے۔ جیسے لَمَّا یضرب (۲) بمعنے حِیْنَ اِذٍ۔ اس وقت خاص ماضی پر آتا ہے اور دو جملوں کا ہونا اس کے واسطے ضروری ہے۔ جیسے لمّا جاء زید اکرمته (۳) حرف استثناء جیسے اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ ؛

**لَنْ** مضارع کو نصب دیتا ہے۔ جیسے لَنْ یَضْرِبَ ؛

**لَوْ** (۱) حرف شرط دو جملوں پر آتا ہے اور بہ سبب نفی جملہ اول کے نفی جملہ ثانی پر دلالت کرتا ہے جیسے لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ (۲) حرف تمنی جیسے لَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّةً (۳) شرط کے لئے۔ لیکن مضارع کو جزم نہیں دیتا ہے جیسے ولو تلتقی اصدائنا بعد موتنا (۴) مصدری بمنزلہ اَنْ لیکن ناصب مضارع نہیں ہے جیسے ما کان ضرّاءِ لو منت درہما (۵) عرض جیسے لو تنزل عندنا نصیب خیراً ؛

**لَوْلَا** (۱) حرف شرط دو جملوں پر آتا ہے اور بسبب وجود اول کے انتفائے ثانی پر دلالت کرتا ہے جیسے لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (۲) حرف تحضیض ہے جیسے لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ (۳) توبیخ لَوْلَا جَاءُوْا عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ؛

**لَوْمَا** بمعنے لَوْلَا کے ہے۔ جیسے لَوْمَا تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓئِکَةِ ؛

**لَیْتَ** اس کا بیان صفحہ ۲۲ میں لکھا جا چکا ہے ؛

## حرف المیم

**مَا** کی دو قسمیں ہیں۔ اسمیہ و حرفیہ۔ اسمیہ زیادہ تر تین معنے میں آتا ہے (۱) موصولہ جیسے مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ۔ (۲) موصوفہ

جیسے ربما تکرہ النفوس من الامر لہ فرجۃ کحل العقال (۳) شرطیہ جیسے وما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ ؎

مَا حرف کی بھی تین صورتیں ہیں (۱) نافیہ۔ جیسے مَا ھٰذَا بَشَرًا ؎

(۲) کافہ جیسے اِنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ (۳) بمعنے مادام جیسے اقوم ما جلس الامیر ماجب موصولہ ہوتا ہے۔ تو بمعنے الذی اور غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے ؎

مَنْ چار معنے میں آتا ہے (۱) شرطیہ جیسے مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً یُّجْزَ بِہٖ (۲) استفہامیہ۔ جیسے مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا (۳) نکرہ موصوفہ۔ جیسے مررت بمن معجب لک (۴) موصولہ بمعنے الَّذِیْ جو ذوی العقول کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ؎

مُنْذُ۔ مُذْ ان کا بیان صفحہ ۴۸ میں آچکا ہے ؎

مِنْ (۱) ابتدائیہ جیسے سرت من البصرۃ الی الکوفۃ (۲) تبعیضیہ۔ جیسے قطفت من الاثمار (۳) بیانیہ جیسے فاجتنبوا الرجس من الاوثان (۴) سببیہ جیسے لا استطیع الحرکۃ من الضعف (۵) بدل جیسے ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ ؎

(۶) فصل جب دو متضاد چیزوں پر آئے۔ جیسے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؎

## حرف النون

ن۔ اس کا استعمال چار طرح سے ہے۔ تاکید۔ تنوین۔ جمع۔ وقایہ ؎

۱۔ نون تاکید۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ثقیلہ۔ دوسری خفیفہ۔ اور دونو فعل سے مختص ہیں۔ جیسے لیسجنن ولیکونا من الصٰغرین ؎

۲۔ نون تنوین۔ جو ساکن ہو اور کلمہ کے آخر حرف میں حرکت کے بعد بغیر تاکید

کے آئے۔ اس کی پانچ قسمیں ہیں (۱) تنوین تمکن جو اسم معرب کے آخر میں واسطے اظہار اُسکے منصرف ہونے کے آئے جیسے زیدٌ و ضاربٌ (۲) تنوین تنکیر جو بعض اسموں کے آخر میں اُن کے معرفہ یا نکرہ کی تفریق کے واسطے آئے۔ اور یہ اسماء الافعال میں سماعی ہے۔ جیسے صَہٍ یعنے اُسکت سکوتاً مّا فی وقتٍ مّا۔ بخلاف صہ بلا تنوین جس کے معنے ہیں اُسکت السکوت الآن (۳) تنوین عوض جو مضاف الیہ کے عوض میں آئے جیسے فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ (۴) تنوین مقابلہ جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں آئے جیسے مُسْلِمَاتٌ یہ چاروں قسمیں اسم سے مختص ہیں (۵) تنوین ترنم جو اشعار میں واسطے تحسین صوت اور ترنم کے آئے۔ جیسے ؎

اقلی اللوم عاذل والعتابن
وقولی ان اصبتُ لقد اصابن

عتابن اصل میں عتاب اور اصابن اصاب ہے اور عاذل اصل میں عاذلۃ تھا۔ حرف ندا کو حذف کر کے منادی کو مرخم کیا۔ یہ تنوین حصولِ ترنم کی غرض سے ہر قسم کے افعال و اسماء بلکہ معرف باللام پر بھی آجاتی ہے ؎

۳۔ نون جمع مؤنث۔ جیسے یَذْهَبْنَ ؎

۴۔ نون وقایہ جو یائے متکلم کے پہلے آئے جیسے ضَرَبَنِیْ ؎

نَعَمْ حرف جواب واسطے تصدیق کلام متکلم کے مستعمل ہوتا ہے ؎

## حرف الواو

(۱) عاطفہ جیسے فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَصْحَابَ السَّفِیْنَۃِ (۲) حالیہ جیسے جَآءَ زَیْدٌ وَالشَّمْسُ طَالِعَۃٌ (۳) ناصب مفعول معہٗ جیسے جاء البرد والطیالسۃ (۴) قسمیہ جیسے وَاللّٰهِ (۵) بمعنے اَوْ وقت تقسیم جیسے هِیَ اسمٌ وفعلٌ وحرفٌ ؎

وَا۔ حرف ندا۔ یہ ندبہ سے مختص ہے۔ جیسے وازیداہ (۲) اسم فعل بمعنے اعجب۔ جیسے وابابی انت وفوك الاشنب ⁂

## حرف الہاء

ہٗ (۱) ضمیر غائب مقام جر اور نصب میں جیسے قَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ وَھُوَ یُحَاوِرُہٗ (۲) ہائے سکتہ جو آخر کلمہ میں واسطے بیان حرکت کے آئے۔ جیسے مَاھِیَہْ ⁂

ھَا (۱) اسم فعل بمعنے خذ (۲) ضمیر مؤنث مقام نصب وجر میں۔ جیسے فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا وَتَقْوٰھَا (۳) حرف تنبیہ جو اسم اشارہ پر آئے جیسے ھٰذَا (۴) اَیّ کے بعد ندائے معرفہ میں جیسے یٰاَیُّھَا الرَّجُلُ ⁂

ھَلْ (۱) حرف استفہام جیسے ھَلْ تُسَافِرُ (۲) بمعنے ہرآئینہ۔ جیسے ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ

## حرف الیاء

یِ۔ ضمیر واحد مؤنث حاضر ہے۔ جیسے تفعلین وافعلی ⁂

یَا حرف ندا ہے۔ اور اللہ و مستغاث وایھا وایتھا کے لئے اسی کا استعمال خاص ہے۔ دیکھو صفحہ ۴۸ ⁂

تمت بالخیر

حسبِ فرمائش
سُلطان بک ڈپو چارمینار حیدرآباد دکن

مطبوعہ

انتظامی پریس معظم جاہی مارکٹ حیدرآباد دکن